تصنیفِ لطیف

سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو رحمۃ اللہ علیہ

قُربِ دیدار

(اُردو ترجمہ مع فارسی متن)

فیضانِ نظر

سلطان العاشقین حضرت سخی

سلطان محمد نجیب الرحمٰن

مدظلہ الاقدس

مترجم

مسز فاطمہ برہان سروری قادری

بی۔ایس (فلاسفی)

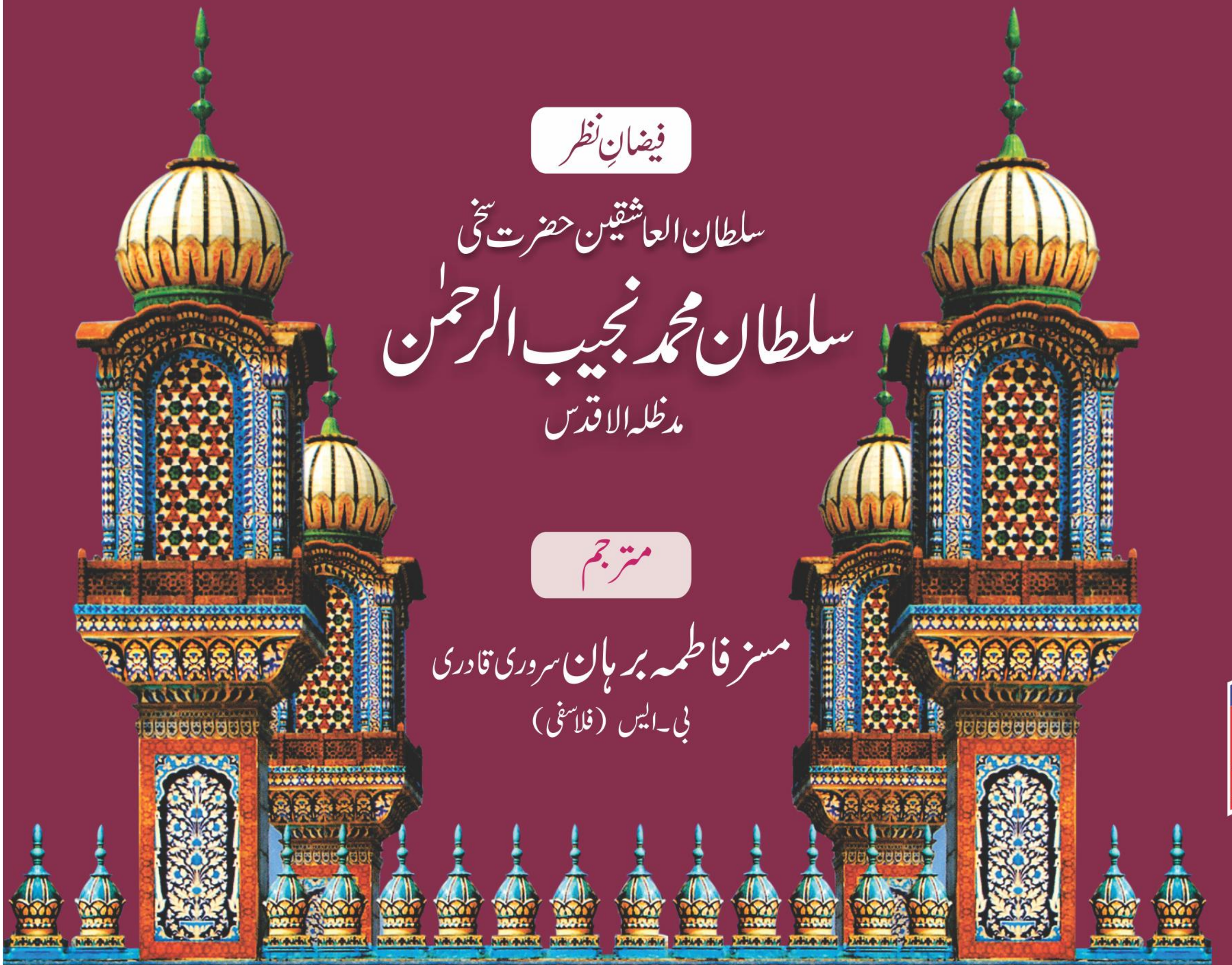

تصنیفِ لطیف سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو رحمۃ اللہ علیہ

قُربِ دیدار (اُردو ترجمہ مع فارسی متن)

سلطان الفقر پبلیکیشنز

تصنیفِ لطیف

سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو رحمۃ اللہ علیہ

قربِ دیدار

(اُردو ترجمہ مع فارسی متن)

فیضانِ نظر

سلطان العاشقین حضرت سخی

سلطان محمد نجیب الرحمٰن

مدظلہ الاقدس

مترجم

مسز فاطمہ برہان

سروری قادری

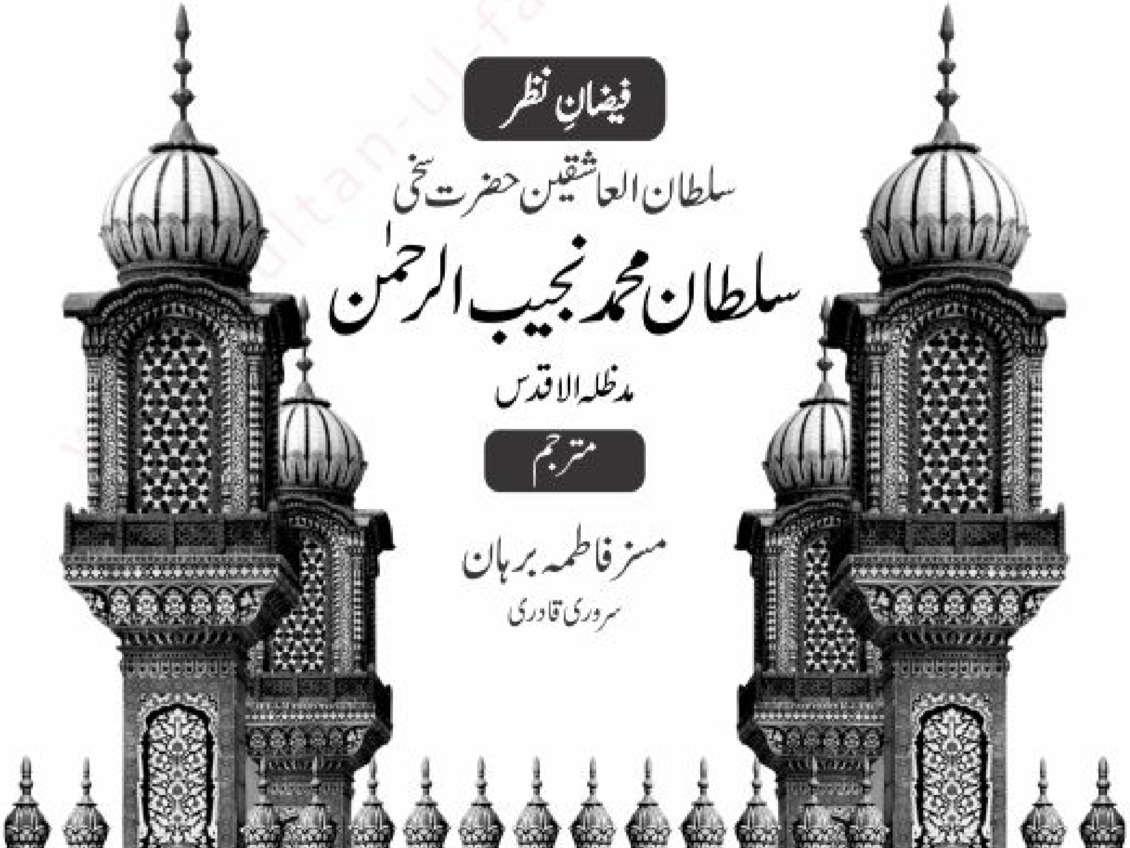

© All Copy Rights reserved with the translator and
SULTAN-UL-FAQR PUBLICATIONS (Regd.)
Lahore-Pakistan

نام کتاب قربِ دیدار (اردو ترجمہ مع فارسی متن)

تصنیفِ لطیف سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ

مترجم مسز فاطمہ برہان سروری قادری

ناشر سُلطان الفقر پبلیکیشنز (رجسٹرڈ) لاہور

بارِ اوّل اکتوبر 2017ء

بارِ دوم اگست 2023ء

تعداد 500

ISBN: 978-969-2220-36-1

سُلطان الفقر پبلیکیشنز (رجسٹرڈ) لاہور

سُلطان الفقر ہاؤس

4-5/A -ایکسٹینشن ایجوکیشن ٹاؤن وحدت روڈ ڈاکخانہ منصورہ لاہور۔ پوسٹل کوڈ 54790

Ph: 042-35436600, 0322-4722766

www.sultan-ul-ashiqeen.com www.sultan-bahoo.com
www.sultan-ul-ashiqeen.pk www.sultan-bahoo.pk
www.sultan-ul-faqr-publications.com
Email: sultanulfaqrpublications@tehreekdawatefaqr.com

انتساب

مرشد کامل اکمل جامع نور الہدیٰ

سلطان العاشقین

حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن

مدظلہ الاقدس

کے نام

جو اس پُرفتن دور میں قرب و دیدارِ الٰہی کا واحد ذریعہ ہیں

www.sultan-ul-faqr-publications.com

فہرس

صفحہ نمبر	عنوانات	نمبر شمار
05	پیش لفظ	01
07	سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُوؒ	02
15	قربِ دیدار (اردو ترجمہ)	03
25	شرح طالب	04
26	شرح مرشد	05
70	شرح ذاکر قلب	06
72	شرح تصور	07
77	شرح ذکرِ قلب و زندگیٔ قلب و بیداریٔ قلب و بقائے قلب و قوت و توفیقِ قلب	08
99	شرح دعوت	09
101	شرح دعوت کل الکمال عین الجمال	10
114	قربِ دیدار (فارسی متن)	11

www.sultan-ul-faqr-publications.com

پیش لفظ

تمام تعریفیں اس عظیم پروردگار کی ہیں جس کے قبضۂ قدرت میں ہر شے ہے، ہر ذی روح اس کے کن کا محتاج ہے جس نے کائنات کو اپنے اظہار اور پہچان کے لیے پیدا فرمایا۔ لاکھوں کروڑوں درود و سلام ہو سرورِ کائنات، باعثِ وجودِ کائنات آقا و مولیٰ اور ملجا و ماویٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ذاتِ مطہرہ پر، آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی آل اولاد اور اصحاب کبار رضی اللہ عنہم پر اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے محبوبین پر جن کی پیروی ہر مسلمان پر فرض ہے۔

سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھو رحمتہ اللہ علیہ کی باتاثیر تصنیف ''قربِ دیدار'' تمام طالبانِ مولیٰ کے لیے ہدایت کا مجموعہ، معرفت اور قربِ الٰہی کو پانے کا لازوال وسیلہ اور نعمت ہے۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ ''قربِ دیدار'' کے بارے میں فرماتے ہیں:

> ''اس کتاب کا نام ''قربِ دیدار'' رکھا گیا ہے اور قادری طالب کے لیے اسے غرق فی التوحید، نورِ ذات، رویت و دیدارِ الٰہی کی کامل کنجی کا خطاب دیا ہے۔''

میرے مرشد کامل اکمل سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس سلسلہ سروری قادری کے موجودہ امام اور دورِ حاضر کے مجدد اور امامِ زمانہ ہیں۔ یہ انہی کی کاوشوں اور محنت کا نتیجہ ہے کہ اس دورِ ظلمت میں دین کی اصل روح کو عوام الناس تک پہنچانے کے لیے سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ کی فارسی کتابوں کا ترجمہ نہ صرف اردو میں بلکہ انگریزی میں بھی کیا جا رہا ہے۔ آپ مدظلہ الاقدس نے کتاب ''قربِ دیدار'' کے ترجمہ کے لیے مجھے درج ذیل نسخہ جات فراہم کیے:

قربِ دیدار کے قلمی نسخہ جات:

۱۔قلمی نسخہ از کاتب محمد بخش ولد اللہ دتہ سیال، ساکن ٹبہ پیراں۔تاریخ کتابت ۶ شعبان المبارک ۱۳۷۱ہجری

۲۔قلمی نسخہ ’’قربِ دیدار‘‘ تصنیف لطیف حضرت سخی سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ مملوکہ شعبہ فارسی گورنمنٹ کالج یونیورسٹی لاہور۔کاتب نامعلوم

قربِ دیدار مطبوعہ فارسی متن مع اردو ترجمہ:

۱۔’’قربِ دیدار‘‘ از ڈاکٹر کے بی نسیم۔استفادہ قلمی نسخہ از کاتب محمد دین و قلمی نسخہ از کاتب گل حسن شاہ۔مطبوعہ مارچ 1996ء

قربِ دیدار اردو ترجمہ (فارسی متن کے بغیر):

۱۔قربِ دیدار۔پبلیشرز اللہ والوں کی قومی دکان

۲۔قربِ دیدار، مترجم محسن فقری، پبلیشرز شبیر برادرز، اردو بازار لاہور مطبوعہ 2005ء

میرے مرشد، میرے راہبر سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کے فیضِ نظر، تلقین وارشاد اور باطنی تربیت کے بغیر قربِ دیدار کا ترجمہ مکمل ہونا ناممکن تھا۔اس کے ساتھ میں شکر گزار ہوں مسز عنبرین مغیث سروری قادری صاحبہ کی جنہوں نے اپنے مفید مشوروں سے میری رہنمائی کی۔اللہ انہیں جزائے خیر عطا کرے اور اس کتاب کو راہِ حق کے سالکوں اور طالبوں کے لیے رہنمائی کا وسیلہ بنائے۔(آمین)

مسز فاطمہ برہان سروری قادری
بی ایس (فلاسفی)
پنجاب یونیورسٹی لاہور

لاہور
اکتوبر 2017ء

سلطان العارفین
حضرت سخی سلطان باھُو رحمۃ اللہ علیہ

سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو رحمۃ اللہ علیہ اعوان قبیلہ سے تعلق رکھتے ہیں اور اعوانوں کا شجرہ نسب حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے جا ملتا ہے۔ اعوان حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی غیر فاطمی اولاد ہیں۔

سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو رحمۃ اللہ علیہ کے اجداد وادی سون سکیسر (تحصیل نوشہرہ ضلع خوشاب) کے گاؤں انگہ میں رہائش پذیر رہے۔ انگہ کے قبرستان میں سلطان العارفینؒ کے دادا حضرت سلطان فتح محمد رحمۃ اللہ علیہ کا مزار ہے۔ اسی انگہ گاؤں میں سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو رحمۃ اللہ علیہ کی دادی محترمہ اور نانا رحمۃ اللہ علیہ کی مبارک قبریں بھی موجود ہیں۔

سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو رحمۃ اللہ علیہ کے والد محترم کا اسمِ گرامی حضرت سلطان بازید محمد رحمۃ اللہ علیہ تھا۔ سلطان بازید رحمۃ اللہ علیہ پیشہ ور سپاہی اور شاہجہان کے لشکر میں ایک ممتاز عہدے پر فائز تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تمام جوانی جہاد کی نذر کر دی۔ جب آپ کی عمر ڈھل چکی تو آپ رحمۃ اللہ علیہ اپنے علاقے میں واپس آ گئے اور اپنی ایک رشتہ دار ہم کفو خاتون حضرت بی بی راستی رحمۃ اللہ علیہا سے نکاح فرمایا۔ حضرت بی بی راستی رحمۃ اللہ علیہا ایک عارفہ کاملہ تھیں اور فنا فی ھُو کے مرتبہ پر فائز تھیں۔

سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو رحمۃ اللہ علیہ اپنی تصانیف میں اپنی والدہ محترمہ سے اپنی عقیدت و محبت کا بارہا اظہار فرماتے ہیں:

’’مائی راستی صاحبہ رحمۃ اللہ علیہا کی روح پر اللہ تعالیٰ کی صد بار رحمت ہو کہ انہوں نے میرا نام باھُو (رحمۃ اللہ علیہ) رکھا ہے۔‘‘

سلطان العارفین رحمۃ اللہ علیہ ایک بیت میں فرماتے ہیں:

راستی از راستی آراستی
رحمت و غفران بود بر راستی

ترجمہ: راستی رحمۃ اللہ علیہا راستی (حق) سے آراستہ ہیں۔ اللہ کی رحمت و مغفرت ہو راستی رحمۃ اللہ علیہا پر۔

آپؒ کے والدین کے مزارات شورکوٹ شہر میں مرجع خلائق ہیں اور مائی باپ حضرت سخی سلطان باھُو رحمۃ اللہ علیہ کے نام سے مشہور معروف ہیں۔

سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو رحمۃ اللہ علیہ یکم جمادی الثانی 1039ھ (17 جنوری 1630ء) بروز جمعرات بوقتِ فجر شاہجہان کے عہدِ حکومت میں قصبہ شورکوٹ ضلع جھنگ میں پیدا ہوئے۔ آپؒ کی والدہ ماجدہ نے آپؒ کا نام حکمِ خداوندی سے باھُو رکھا۔ سلطان العارفین رحمۃ اللہ علیہ سے قبل تاریخ میں کسی کا نام باھُو نہیں ہے۔ سلطان العارفین اسم ھُو کے عین مظہر ہیں اسی لیے آپؒ کا اسم بھی باھُو ہے۔ سلطان العارفین رحمۃ اللہ علیہ مادرزاد ولی کامل تھے اسی لیے آپؒ کی آنکھوں میں ازلی نور چمکتا تھا اور آپؒ کی پیشانی نورِ حق سے منور تھی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ زمانہ شیر خواری میں سیّدنا غوث الاعظم حضرت شیخ محی الدین عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ کی طرح ماہِ رمضان میں سحر تا افطار دودھ نہیں پیتے تھے۔ بچپن میں ہی آپؒ میں نورِ حق اس قدر جلوہ افروز تھا کہ آپؒ جس پر بھی نظر ڈالتے اسے واصل باللہ کر دیتے۔ اگر کسی کافر پر نظر ڈالتے تو وہ فوراً کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو جاتا۔ اسی خوف سے کفار اور ہندو آپؒ کے سامنے نہیں آتے تھے۔ آپؒ کی یہ کرامت آخری عمر تک جاری رہی۔ ایک دفعہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی طبیعت بہت ناساز ہوگئی تو آپ رحمۃ اللہ علیہ کے حکم سے برہمن طبیب سے علاج کے لیے رابطہ کیا گیا۔ برہمن طبیب نے جواب دیا ’’میں ڈرتا ہوں کہ اگر میں ان کی نگاہ کے سامنے گیا تو مسلمان ہو جاؤں گا۔ ان کا کرتہ یہاں بھیج دو‘‘۔ جب آپ رحمۃ اللہ علیہ کا کرتہ طبیب کے

پاس پہنچا تو وہ اسے دیکھتے ہی مسلمان ہو گیا۔

سلطان العارفینؒ نے کسی قسم کا کتابی اور ظاہری علم حاصل نہیں کیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ اپنی تصنیف ''عین الفقر'' میں فرماتے ہیں:

''مجھے اور محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو ظاہری علم حاصل نہیں لیکن وارداتِ غیبی کے سبب علمِ باطن کی فتوحات اس قدر ہیں کہ ان کے بیان کے لیے کئی دفتر درکار ہیں''۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں تیس (30) سال تک مرشد کی تلاش میں سرگردان رہا لیکن مجھے اپنے پائے کا مرشد نہیں مل سکا۔ ایک دن دیدارِ الٰہی میں مستغرق آپ رحمۃ اللہ علیہ شورکوٹ کے نواح میں گھوم رہے تھے کہ اچانک ایک صاحبِ نور، صاحبِ حشمت اور بارعب سوار نمودار ہوا جس نے اپنائیت سے پکڑ کر آپ رحمۃ اللہ علیہ کو قریب کیا اور بڑے دلنشین انداز میں فرمایا کہ میں علی بن ابی طالب (رضی اللہ عنہٗ) ہوں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کم عمر تھے، کم علم نہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے مولا علی کرم اللہ وجہہ کو دیکھا تو قریب تھا کہ خود کو آپ رضی اللہ عنہٗ پر نثار کر دیتے، حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے آپ رحمۃ اللہ علیہ پر توجہ مرکوز کی اور فرمایا ''فرزند! آج تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے دربار میں طلب کیے گئے ہو۔''

پھر جیسے وقت تھم گیا، ہر شے ساکت ہو گئی اور آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ایک لمحے میں خود کو آقا پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بارگاہ میں پایا۔ اس وقت اس بارگاہِ عالیہ میں حضرت صدیق اکبرؓ، حضرت عمرؓ، حضرت عثمانؓ اور تمام اہلِ بیت رضی اللہ عنہم حاضر تھے۔ آپؒ کو دیکھتے ہی پہلے حضرت صدیقؓ نے مجلس سے اٹھ کر آپ رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات کی اور توجہ فرما کر رخصت ہوئے۔ بعد ازاں حضرت عمر فاروقؓ اور حضرت عثمانؓ بھی توجہ فرمانے کے بعد مجلس سے رخصت ہو گئے تو مجلس میں صرف اہلِ بیتؓ اور رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہی رہ گئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مجھے ایسا معلوم ہوتا تھا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میری بیعت حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے سپرد فرمائیں گے لیکن بظاہر خاموش تھے۔ مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنے دونوں دستِ مبارک میری طرف بڑھا کر فرمایا ''میرے ہاتھ پکڑو'' اور مجھے دونوں ہاتھوں سے بیعت فرمایا۔

آپ رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں ”جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ایک مرتبہ کلمہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ مجھے تلقین فرمایا تو درجات اور مقامات کا کوئی حجاب نہ رہا۔ چنانچہ اوّل و آخر یکساں ہو گیا۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی تلقین سے مشرف ہوا تو خاتونِ جنت سیدۃ النسا حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے مجھے فرمایا ”تو میرا فرزند ہے۔“

آپ رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں ”میں نے حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ اور امام حسین رضی اللہ عنہ کے قدم چومے اور اپنے گلے میں ان کی غلامی کا حلقہ پہنا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ’مخلوقِ خدا کو خالقِ کائنات کی جانب بلاؤ اور انہیں تلقین و ہدایت کرو۔ تمہارا درجہ دن بدن بلکہ گھڑی بہ گھڑی ترقی پر ہوگا اور ابدالآباد تک ایسا ہوتا رہے گا کیونکہ یہ حکمِ سروری و سرمدی ہے۔‘ بعد ازاں آپ رحمتہ اللہ علیہ کو آقائے دوجہاں صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے غوث الاعظم محبوبِ سبحانی پیر دستگیر شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کے سپرد فرمایا۔ حضرت پیر دستگیر رضی اللہ عنہ نے آپ رحمتہ اللہ علیہ کو باطنی فیض سے مالا مال کرنے کے بعد خلقت کو تلقین وارشاد کا حکم دیا۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں ”جب فقر کے شاہسوار نے مجھ پر کرم کی نگاہ ڈالی تو ازل سے ابد تک کا تمام راستہ میں نے طے کرلیا۔“

آپ رحمتہ اللہ علیہ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بارگاہِ عالیہ میں حاضری کا حال بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:
”جو کچھ میں نے دیکھا ان ظاہری آنکھوں سے دیکھا اور اس ظاہری بدن کے ساتھ دیکھا اور مشرف ہوا۔“

رسالہ روحی شریف میں آپ رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

دست بیعت کرد ما را مصطفیؐ   خواندہ است فرزند ما را مجتبیٰؐ
شد اجازت باھُوؒ را از مصطفیؐ   خلق را تلقین بکن بہر از خدا

ترجمہ: مجھے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے دستِ بیعت فرمایا اور انہوں نے مجھے اپنا نوری حضوری فرزند قرار دیا۔ مجھے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اجازت دی کہ میں خلقِ خدا کو اللہ کی راہ کی تلقین کروں۔

آپ رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

فرزندِ خود خواندہ است مارا فاطمہؓ معرفتِ فقر است برمن خاتمہ

ترجمہ: حضرت فاطمۃ الزہراؓ نے مجھے اپنا فرزند فرمایا ہے اس لیے معرفتِ فقر کی مجھ پر انتہا ہوگئی۔

سیّدنا غوث الاعظم شیخ عبد القادر جیلانیؓ سے باطنی تربیت کی تکمیل کے بعد آپؒ نے سیّد عبد الرحمٰن جیلانی دہلویؒ کے دستِ بیعت فرمائی اور خلق کو تلقین اور رشد و ہدایت کا آغاز فرمایا۔ اس مقصد کے لیے آپؒ نے بہت سے سفر کئے۔ آپؒ نے زیادہ تر سفر وادی سون سکیسر، ملتان، ڈیرہ غازی خان، ڈیرہ اسماعیل خان، سندھ اور بلوچستان کی طرف کئے۔ آپؒ کی ساری زندگی شہر شہر، قریہ قریہ گھوم پھر کر طالبانِ مولیٰ کی تلاش کرنے اور انہیں واصل باللہ کرنے میں گزری کیونکہ خلقِ خدا کو تلقین کرنے کی یہ ذمہ داری آپؒ کو حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی بارگاہِ اقدس سے حاصل ہوئی۔

سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھوؒ ''سلطان الفقر'' کے مرتبہ پر فائز ہیں۔ جس طرح محبوبِ سبحانی قطبِ ربانی، غوثِ صمدانی حضرت سیّدنا شیخ عبد القادر جیلانیؓ کا اعلان قَدَمِیْ ھٰذِہٖ عَلٰی رَقَبَۃِ کُلِّ وَلِیِّ اللّٰہ ہے اسی طرح سلطان العارفینؒ نے اعلان فرمایا ''تا آنکہ از لطفِ ازلی سرفرازیٔ عینِ عنایت حق الحق حاصل شدہ و از حضور فائض النور اکرم نبوی ﷺ حکم ارشادِ خلق شدہ، چہ مسلم، چہ کافر، چہ بانصیب، چہ بے نصیب، چہ زندہ و چہ مردہ۔ بزبانِ گوہر فشاں مصطفیٰ ثانی و مجتبیٰ آخر زمانی فرمودہ۔'' (رسالہ روحی شریف)

ترجمہ: جب سے لطفِ ازلی کے باعث حقیقتِ حق کی عین نوازش سے سربلندی حاصل ہوئی ہے اور حضور فائض النور نبی اکرم ﷺ سے تمام خلقت کیا مسلم، کیا کافر، کیا بانصیب، کیا بے نصیب، کیا زندہ اور کیا مردہ سب کو ہدایت کا حکم ملا ہے۔ آپ ﷺ نے اپنی زبانِ گوہر فشاں سے مجھے مصطفیٰ ثانی اور مجتبیٰ آخر زمانی فرمایا ہے۔

مصطفیٰ ثانی اور مجتبیٰ آخر زمانی کے لقب سے مراد یہ ہے کہ آخری زمانہ میں جب جاہلیت

اپنے پر پھیلانے لگے گی تو سلطان العارفینؒ اور آپؒ کے سلسلہ کا کوئی امام آپؒ کی تعلیمات کو عام کر کے آپؒ ہی کے سلسلہ فقر کے ذریعے اسے نیست و نابود کر کے دینِ حق کا پھر سے بول بالا کریں گے۔

سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ کی 140 تصانیف ہیں جن میں سے صرف ایک پنجابی ابیات کی صورت میں ہے اور دیگر تمام فارسی میں ہیں۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ کی کتب علم لدّنی کا شاہکار ہیں۔ سلطان العارفین رحمتہ اللہ علیہ کا یہ فرمان ہے کہ جس کو کوئی مرشد کامل اکمل نہ ملتا ہو، وہ میری کتب کو وسیلہ بنائے۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ رسالہ روحی شریف میں فرماتے ہیں:

''اگر کوئی ولی ٔ واصل عالمِ روحانی یا عالمِ قدس شہود سے رجعت کھا کر اپنے مرتبے سے گر گیا ہو وہ اس رسالہ کو وسیلہ بنائے تو یہ رسالہ اس کے لیے مرشدِ کامل اکمل ثابت ہوگا۔ اگر وہ اسے وسیلہ نہ بنائے تو اسے قسم ہے اور اگر ہم اسے اس کے مرتبے پر بحال نہ کریں تو ہمیں قسم ہے۔''

سلطان العارفین رحمتہ اللہ علیہ کا یہ اعلان آپؒ کی ہر کتاب میں الفاظ کی ردوبدل کے ساتھ موجود ہے۔ میرے مرشد کامل سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس اپنی تصنیف شمس الفقرا میں سلطان العارفین رحمتہ اللہ علیہ کی تصانیف کے بارے میں رقم طراز ہیں:

''حضرت سخی سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ کی تصانیف کی عبارت بہت سادہ اور سلیس ہے جسے عام اور معمولی تعلیم یافتہ آدمی بھی آسانی سے سمجھ سکتا ہے۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ کی تصانیف کی عبارت میں ایسی روانی اور تاثیر ہے جو دورانِ مطالعہ قاری کو اپنی گرفت میں لے لیتی ہے۔ ان کتب کو اگر باادب اور باوضو پڑھا جائے تو فیض کا ایک سمندر کتب سے قاری کے اندر منتقل ہوتا ہے۔ اگر قاری صدقِ دل سے مطالعہ جاری رکھے تو آپ رحمتہ اللہ علیہ کے حقیقی وارث سروری قادری مرشد تک راہنمائی ہو جاتی ہے۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ نے اپنی کتب میں ضرورت کے مطابق آیاتِ قرآنی، احادیث مبارکہ اور احادیثِ قدسی کا استعمال فرمایا ہے۔ ان کتب میں جہاں کہیں بھی عبارت میں ان کا ذکر ہے، اگر ان کو وہاں سے نکال دیا جائے تو پھر معلوم ہوتا ہے کہ اگر اس جگہ آیاتِ قرآنی یا احادیث کو درج نہ کیا جاتا تو

مطلب مکمل نہ ہوتا۔ حضرت سلطان باھو رحمتہ اللہ علیہ عبارت میں اشعار کا برمحل اور خوبصورت استعمال کرتے ہیں جس سے عبارت کا اثر دوچند ہو جاتا ہے۔''

آپ رحمتہ اللہ علیہ کی جو کتب بازار میں تراجم کی صورت میں دستیاب ہیں ان کے نام درج ذیل ہیں:

(۱)۔ ابیاتِ باھُوؒ (پنجابی) (۲)۔ دیوانِ باھُوؒ (فارسی) (۳)۔ عین الفقر (۴)۔ نور الہدیٰ (کلاں) (۵)۔ نور الہدیٰ (خورد) (۶)۔ کلید التوحید (کلاں) (۷)۔ کلید التوحید (خورد) (۸)۔ محک الفقر (کلاں) (۹)۔ محک الفقر (خورد) (۱۰)۔ امیر الکونین (۱۱)۔ محکم الفقرا (۱۲)۔ کشف الاسرار (۱۳)۔ گنج الاسرار (۱۴)۔ رسالہ روحی شریف (۱۵)۔ مجالستہ النبیؐ (۱۶)۔ شمس العارفین (۱۷)۔ جامع الاسرار (۱۸)۔ اسرارِ قادری (۱۹)۔ اورنگ شاہی (۲۰)۔ مفتاح العارفین (۲۱)۔ عین العارفین (۲۲)۔ کلیدِ جنت (۲۳)۔ قربِ دیدار (۲۴)۔ تیغ برہنہ (۲۵)۔ عقلِ بیدار (۲۶)۔ فضل اللقا (کلاں) (۲۷)۔ فضل اللقا (خورد) (۲۸)۔ توفیقِ ہدایت (۲۹)۔ سلطان الوھم (۳۰)۔ دیدار بخش (کلاں) (۳۱)۔ دیدار بخش (خورد) (۳۲)۔ محبت الاسرار یا طرفتہ العین (یہ کتاب دونوں ناموں سے مشہور ہے)۔ (۳۳) تلمیذ الرحمٰن (۳۴)۔ سیف الرحمٰن (۳۵) گنجِ دین

مناقبِ سلطانی اور شمس العارفین سے آپ رحمتہ اللہ علیہ کی چند ایسی تصانیف کے نام بھی ملتے ہیں جو اب تک ناپید ہیں اور ان کے نام یہ ہیں: (۱)۔ مجموعتہ الفضل (۲)۔ عین النجا (۳)۔ مفتاح العاشقین (۴)۔ قطب الاقطاب (۵)۔ شمس العاشقین (۶)۔ دیوانِ باھو کبیر وصغیر۔ ایک ہی دیوانِ باھُوؒ (فارسی) دستیاب ہے جو یا تو کبیر ہے یا صغیر۔

آپ رحمتہ اللہ علیہ نے اپنی تصانیف میں اپنی تعلیمات کو نہ تو تصوف اور نہ ہی طریقت بلکہ ''فقر'' کا نام دیا ہے اور ''راہِ فقر'' اختیار کرنے پر زور دیا ہے۔ راہِ فقر میں مرشد کامل اکمل کی راہنمائی بہت ضروری اور اہم ہے۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں مرشد بھی وہ ہونا چاہیے جو پہلے دن ہی طالبِ مولیٰ کو اسم اَللّٰہُ ذات سنہری حروف سے لکھ کر دے اور اس کے ذکر اور تصور کا حکم دے۔ مرشد کی مہربانی' کرم اور تصور اسم اَللّٰہُ ذات سے طالب پر دو انتہائی اہم مقام' دیدارِ حق تعالیٰ اور دائمی حضوریٔ

مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کھلتے ہیں۔ باطن میں ان سے بڑے اور کوئی مقامات نہیں ہیں۔ یہ مقامات صرف ان کو حاصل ہوتے ہیں جو اخلاص اور استقامت سے مرشد کی اتباع اور رضا کے مطابق راہِ حق میں اپنا سفر جاری رکھتے ہیں [1]

آپ رحمتہ اللہ علیہ کا سلسلہ سروری قادری ہے بلکہ آپ رحمتہ اللہ علیہ سلسلہ سروری قادری کے بانی ہیں۔اس سلسلہ کی خصوصیت یہ ہے کہ اس میں مرشد کامل طالبِ صادق کو ایک ہی نگاہ میں اور ایک ہی توجہ سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مجلس میں حاضر کر دیتا ہے اور ذاتِ حق تعالیٰ کے مشاہدے میں ایک ہی توجہ سے ناظر کر دیتا ہے۔ اس پاک وطیب سلسلہ میں رنجِ ریاضت، چلہ کشی، حبسِ دم، ابتدائی سلوک اور ذکر وفکر کی الجھنیں ہرگز نہیں ہیں۔ یہ سلسلہ ظاہری درویشانہ لباس اور رنگ ڈھنگ سے پاک ہے اور ہر قسم کے مشائخانہ طور طریقوں مثلاً عصا و تسبیح و جبہ و دستار وغیرہ سے بیزار ہے۔[2]

سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھو رحمتہ اللہ علیہ نے امانتِ الٰہیہ سلطان التارکین حضرت سخی سلطان سیّد محمد عبداللہ شاہ مدنی جیلانی رحمتہ اللہ علیہ کو منتقل فرمائی جن کا مزار احمد پور شرقیہ ضلع بہاولپور میں ہے۔

سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھو رحمتہ اللہ علیہ نے تریسٹھ (63) برس عمر پائی اور یکم جمادی الثانی 1102ھ (یکم مارچ 1691ء) بروز جمعرات بوقتِ عصر وصال فرمایا۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ کا مزار مبارک شہر گڑھ مہاراجہ (ضلع جھنگ پاکستان) کے قریب قصبہ سلطان باھو میں مرجع خلائق ہے اور ہر ایک کے لیے مرکزِ تجلیات ہے۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ کا عرس مبارک ہر سال جمادی الثانی کی پہلی جمعرات کو منایا جاتا ہے۔(استفادہ 'شمس الفقرا' مجتبیٰ آخر زمانی' سلطان باھوؒ۔ تصانیف سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس)

سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھو رحمتہ اللہ علیہ کی تعلیمات اور سلسلہ سروری قادری کے تفصیلی مطالعہ کے لیے سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کی تصانیف ''شمس الفقرا''، ''مجتبیٰ آخر زمانی'' اور ''سلطان باھوؒ'' کا مطالعہ فرمائیں۔

قربِ دیدار

(اردو ترجمہ)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ خَالِقِ کُلِّ مَخۡلُوۡقَاتِ وَرَازِقِ کُلِّ مَرۡزُوۡقَاتِ لَمۡ یَزَلۡ وَلَا یَزَالۡ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوۡ لَیۡسَ فِی الدَّارَیۡنِ اِلَّا ھُوۡ ط

ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔ تمام مخلوق کا خالق اور روزی دینے والا ہے۔ لم یزل اور لایزال ہے۔ دونوں جہان میں ھُو کے سوا کوئی نہیں اور نہ ہی اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق ہے۔

اس کے بعد نبی مرسل محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ثنا جوامتِ شقی کے پیشوا و شفیع اور نبیوں اور اصفیا کے شرف ہیں۔

قطعہ

شد ہر یکی را صورتش نور از نبیؐ
نور حاضر نور شد عارف ولی

ترجمہ: آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے نور سے ہر عارف ولی کی صورت تخلیق ہوئی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے نور کی حضوری پا کر عارف ولی بھی نور ہو جاتے ہیں۔

نور نبیؐ از نور اللہ لازوال
مشتاق مخلوقات بر نورش جمال

ترجمہ: اللہ لازوال کے نور سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا نور ہے۔ تمام مخلوق آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے نورِ جمال کی مشتاق ہے۔

حَسُنَتْ جَمِيْعُ خِصَالِهٖ صَلُّوْا عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَ اَزْوَاجِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَ اَهْلِ بَيْتِهٖ اَجْمَعِيْنَ ط

اس کے بعد غلام عارف کامل، خانہ زاد، باطن آباد، قادری سروری اویسی تلمیذ الرحمٰن، فقیر باھُوؒ ولد بازید رحمتہ اللہ علیہ عرف اعوان، طالب بامطلوب، مرید لایرید ساکن قلعہ شورکوٹ عرض کرتا ہے کہ میں نے اہلِ تحقیق اور اہلِ زندیق، اہلِ تقلید اور اہلِ توحید، ناقص و خام اور کامل و مکمل میں امتیاز کے لیے اس کتاب میں چند کلمات کی صورت میں ایک کسوٹی پیش کی ہے۔

یہ کتاب رسول القطب، قطب الاقطاب، حق و باطل میں فرق کے متعلق صحیح جواب دینے کی اہل، معرفت وفقر کا مغز، ہدایت کی فہرست کا خلاصہ، تصور اسم اَللّٰہُ ذات کا مجموعہ اور اللہ تعالیٰ کی خاص الخاص تجلیات کا مشاہدہ ہے۔ اس کتاب کی برکت سے قربِ الٰہی کی حقیقی توفیق حاصل ہوتی ہے جس کی بدولت توجہ، تفکر، تصرف، تصوف، ذکرِ فیض، فکر، فنا النفس، مراقبہ، مجلس نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ملاقات، تجرید و تفرید، حضورِ الہام مع اللہ، الہام کلیم اللہ، تاثیرِ نظر، راستی راہ کی انتہا اور قُمْ بِاِذْنِ اللّٰہ (اللہ تعالیٰ کے حکم سے اُٹھ) پر عیسیٰؑ روح اللہ کی طرح قدرت حاصل ہوتی ہے۔ یہ کتاب وسیلۂ نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور مثلِ خضر ہے۔ اس کے مطالعہ سے طالب کا ظاہر و باطن قرآن اور نص و حدیث کے موافق ہو جاتا ہے جس سے اسے مقام فنا فی اللہ بقا باللہ اور زیر و زبر کے طبقات کی آگاہی حاصل ہو جاتی ہے۔

اس کتاب کا نام ''قربِ دیدار'' رکھا گیا ہے اور قادری طالب کے لیے اسے غرق فی التوحید، نورِ ذات، رویت و دیدارِ الٰہی کی کامل کنجی کا خطاب دیا ہے۔ اگر باطن میں تصور اسم اَللّٰہُ ذات کے حاضرات سے قرب و دیدارِ نورِ الٰہی، اللہ تعالیٰ کی نظر میں منظور ہونے اور مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حضوری اور اس طرح کے دیگر مراتب نہ حاصل ہوتے تو تمام سالک گمراہ ہو چکے

ہوتے۔

بیت

ہر کہ منکر می شود زین خاص راہ

عاقبت کافر شود آن رو سیاہ

ترجمہ: جو اس خاص راہ کا منکر ہے وہ کافر ہے اور آخرت میں روسیاہ ہوگا۔

راہِ تصور اسم اَللّٰہُ ذات انبیا و اولیا سے ملاقات کا وسیلہ ہے۔ حلیم اللہ کی صفت ہے اور یہ راہ صاحبِ علم اور صاحبِ حلم کو نصیب ہوتی ہے۔ جان لے کہ شریعت کا قاضی اہلِ حق اور حق الیقین کے مرتبے پر پہنچ کر ربّ العالمین کے دیدار سے مشرف ہونے والے طالب سے موت کے چار گواہ طلب کرتا ہے۔ دیدارِ الٰہی تین طریق سے روا ہے:

اوّل: جو طالب اللہ تعالیٰ کو خواب میں دیکھے تو یہ از روئے شریعت جائز اور روا ہے۔ ایسے خواب معرفت و وصال کے متعلق ہوتے ہیں، انہیں عام خواب و خیال نہ سمجھا جائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا:

- اِنِّیْ تَنَامُ عَیْنَایَ وَلَا یَنَامُ قَلْبِیْ (مسند احمد۔ 2245)

ترجمہ: میری آنکھیں سوتی ہیں لیکن میرا دل نہیں سوتا۔

نیز ارشاد فرمایا:

- اَلنَّوْمُ اَخُو الْمَوْتِ وَلَا یَنَامُ اَهْلُ الْجَنَّةِ (السلسلۃ الصحیحہ۔ 1512)

ترجمہ: نیند موت کی بہن ہے اور اہلِ جنت سوتے نہیں۔

جس طالب کا قلب ذکرِ مذکور سے زندہ اور باشعور ہو جاتا ہے اسے خواب کے ذریعے حضوری سے جواب باصواب حاصل ہوتا ہے۔

دوم: مراقبہ میں دیدارِ الٰہی بھی جائز اور روا ہے۔ یہ مراقبہ اس قسم کا ہوتا ہے جس میں جسم سے روح نکل جاتی ہے۔ ظاہری جسم مردہ معلوم ہوتا ہے لیکن باطن میں روحانی جسم حق تعالیٰ کے حضور پیش

رہتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے روبرو جواب وسوال کرتا ہے۔ یہ مراتب قربِ دیدار سے مشرف ہونے پر حاصل ہوتے ہیں۔ ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہے:

مُوْتُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا

ترجمہ: مرنے سے پہلے مرجاؤ۔

ارشادِ خداوندی ہے:

اَوَمَنْ كَانَ مَيْتًا فَاَحْيَيْنٰهُ (الانعام۔122)

ترجمہ: کیا وہ مردہ نہ تھا پس ہم نے اسے زندہ کر دیا۔

سوم: طالب روحانی جسم کے ساتھ معرفت کی آنکھ سے عین العیان دیدارِ الٰہی حاصل کرتا ہے جس سے وہ روشن ضمیر بن جاتا ہے۔ دیدارِ الٰہی سے مشرف ہونے اور لامکانی کے مراتب کو امثال کے ذریعے بیان نہیں کیا جاسکتا۔ ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہے:

اَلْمَوْتُ جِسْرٌ يُّوْصِلُ الْحَبِيْبَ اِلَى الْحَبِيْبِ

ترجمہ: موت ایک پل ہے جو دوست کو دوست سے ملا دیتی ہے۔

جب یہ تینوں مراتب ایک ہوجائیں تو قالب قبرِ قبور کی مانند ہوجاتا ہے اور قلب، روح اور سرّ ایک ہوجاتے ہیں۔ ایسا طالب ہمیشہ مشاہدۂ حضور میں مستغرق رہتا ہے اور اس کا وجود مغفور ہوجاتا ہے۔ یہ مراتب عالم و عامل باللہ، فقیر فی اللہ کامل کو حاصل ہوتے ہیں جن کا باطن معمور ہوتا ہے۔ قولہٗ تعالیٰ:

لِّيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْۢبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ (الفتح۔2)

ترجمہ: تاکہ اللہ تعالیٰ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے باعث آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم (کی امت کے مومنین) کے اگلے پچھلے گناہ معاف فرمادے۔

ارشادِ خداوندی ہے:

تُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَ تُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ (آلِ عمران۔27)

ترجمہ: تو ہی زندہ کو مردہ سے اور مردہ کو زندہ سے نکالتا ہے۔

یہ سعادتِ کبریٰ اور مراتبِ عظمیٰ صاحبِ شریعت اور اہلِ ہدایت فقرا کو نصیب ہوتے ہیں۔ اہلِ بدعت ان سے محروم رہتے ہیں کیونکہ وہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے دشمن، اہلِ شیطان کے تابع، علما کے دشمن اور رقیب ابلیس ہیں۔ بیت

ہر کہ منکر گشت ز دیدار اللہ

ہر کہ پوشد حق آن کافر روسیاہ

ترجمہ: جو دیدارِ الٰہی کا منکر ہے اور حق کو چھپاتا ہے وہ کافر روسیاہ ہے۔

قولہٗ تعالیٰ:

◆ وَمَنْ كَانَ فِيْ هٰذِهٖٓ اَعْمٰى فَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ اَعْمٰى (بنی اسرائیل۔72)

ترجمہ: اور جو شخص اس دنیا میں (دیدارِ الٰہی سے) اندھا رہا وہ آخرت میں بھی اندھا ہوگا۔

اہلِ معرفت فقیر کی نگاہ دیدارِ الٰہی پر رہتی ہے۔ اس کے لیے (ظاہری اور باطنی) دونوں آنکھیں گواہ ہیں۔ کوئی چیز دل سے باہر نہیں، جو بھی طالب چاہتا ہے کسی اہلِ دل اور صاحبِ دل سے طلب کرے۔ عارف باللہ ولی جب قلب کے لازوال مراتب پر پہنچتا ہے تو اس کے نزدیک زندگی اور موت برابر ہو جاتی ہیں۔

حدیث

✪ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا يَمُوْتُوْنَ بَلْ يَنْقَلِبُوْنَ مِنَ الدَّارِ اِلَى الدَّارِ

ترجمہ: بے شک اولیا اللہ مرتے نہیں بلکہ ایک گھر سے دوسرے گھر منتقل ہو جاتے ہیں۔

تصورِ اسم اَللّٰہُ ذات کی برکت سے صاحبِ معرفت اور صاحبِ بصیرت کو باطنی آنکھ نصیب ہوتی ہے جس سے اس پر دیدارِ الٰہی کی راہ منکشف ہوتی ہے لیکن جو بے معرفت اور بے بصر ہے وہ مادر زاد اندھا ہے۔

بیت

دل چون بیدارش بدیدارش دوام
معرفت توحید در دل حق تمام

ترجمہ: جب دل دائمی دیدار سے بیدار ہو جاتا ہے تو معرفتِ توحید اور حق میں کامل ہو جاتا ہے۔

(جان لے کہ) لوحِ محفوظ، قرآن، نص، حدیث اور تفسیر کا تمام علم لوحِ ضمیر اور دل پر تحریر شدہ ہے۔

ابیات

ہر کہ را دل زندہ بادیدار شد
زندہ دل دایم بحق بیدار شد

ترجمہ: جس کا دل دیدارِ الٰہی سے زندہ ہو جاتا ہے وہ دائمی زندگی پا کر حق کے ساتھ بیدار رہتا ہے۔

این چنین دل شد مشرف باللقا
ہر کہ را دل زندہ باذکرش خدا

ترجمہ: وہی دل دیدارِ الٰہی سے مشرف ہوتا ہے جو ذکرِ خدا سے زندہ ہو چکا ہو۔

این چنین ذکر است ذاکر جان قلب
ذاکر قلبی بود ہمراز رب

ترجمہ: ایسا ذکر جان و قلب سے کیا جاتا ہے جو ذاکرِ قلبی کو اللہ کا ہمراز بنا دیتا ہے۔

قلب کے تین حروف ہیں۔ ق، ل، ب۔ حرف 'ق' سے مراد قربِ الٰہی، حرف 'ل' سے مراد لقائے الٰہی اور حرف 'ب' سے مراد با مشاہدہ بقا باللہ ہے۔ جو ان صفات سے متصف ہے وہ صاحبِ قلب ہے وگرنہ اس کا شمار اہلِ کلب میں ہے۔ جو اس کتاب کا مطالعہ کرتا ہے' یہ کتاب باطن میں اس کے لیے دیدارِ الٰہی، معرفتِ نور اور قربِ حضور سے مشرف ہونے کا وسیلہ بن جاتی ہے۔ جو شخص ان صفات کے حصول کے لیے اس کتاب کا مطالعہ اخلاص سے کرے گا اسے ظاہری مرشد سے دستِ بیعت اور تلقین و ارشاد کی ضرورت نہیں رہے گی۔

ابیات

خوش بخوان تفسیر باتاثیر تر
از مطالعہ می شوی صاحب خضرؑ

ترجمہ: اگر اس تفسیر باتاثیر کا مطالعہ اخلاص سے کیا جائے تو یہ حضرت خضر علیہ السلام کی طرح راہبر ثابت ہوگی۔

وعدۂ مردان خدا رہبر خدا
برد حاضر با حضوری مصطفیؐ

ترجمہ: مردانِ خدا کا یہ وعدہ ہے کہ وہ راہِ خدا پر راہبری کر کے طالبِ مولیٰ کو مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حضوری تک پہنچا دیتے ہیں۔

از نبیؐ تلقین باتعلیم شد
ذکر قلب معرفت تسلیم شد

ترجمہ: مجلسِ محمدی میں انہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے تعلیم وتلقین حاصل ہوتی ہے اور ان کا قلب ذکر و معرفت میں کامل ہوجاتا ہے۔

نفس باطل را بگذار ای یار
طالب دیدار رو بحق آر

ترجمہ: اے دوست! باطل نفس کو چھوڑ دے اور طالبِ دیدار بن کر حق تعالیٰ کی طرف متوجہ ہوجا۔

قطعہ

ز ہجرت یک الف یک صد سہ کم بود
کتابی شد تصور راز محمود

ترجمہ: تقریباً 1097 ہجری میں تصور کے رازِ محمود کے متعلق یہ کتاب لکھی گئی۔

www.sultan-ul-faqr-publications.com

عمل شاہی عبید اللہ الہٰ است
کہ اورنگزیب غازی بادشاہ است

ترجمہ: فرمانبردار بادشاہ کا عمل منجانب اللہ تعالیٰ ہے۔ اورنگزیب عالمگیر غازی بادشاہ ہے۔

طالبِ مولیٰ کے لیے فرضِ عین ہے کہ مرشد کامل اکمل سے قدیم صراطِ مستقیم طلب کرے۔ اپنا مال وزر، نقد و جنس اور گھر بار راہِ خدا پر قربان کر دے کہ یہی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عظیم سنت ہے۔

ارشادِ خداوندی ہے:

◆ یٰٓاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَابْتَغُوْٓا اِلَیْہِ الْوَسِیْلَۃَ وَجَاہِدُوْا فِیْ سَبِیْلِہٖ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ (المائدہ۔35)

ترجمہ: اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور اس کی طرف وسیلہ تلاش کرو اور اس کے راستے میں کوشش کرو، شاید کہ تم فلاح پا جاؤ۔

یہ آیت وسیلۂ مرشد کی اہمیت کو اجاگر کرتی ہے۔ ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے:

⊕ مَشْیٌ عَنِ الرَّاسِ بِدُوْنِ الْاَقْدَامِ

ترجمہ: (اللہ کی راہ پر) قدموں کے بغیر سر کے بل چلنا پڑتا ہے۔

بیت

سر قدم شد قدم را با سر بجو
غرق شو فی اللہ فنا وحدت بگو

ترجمہ: حق کے راستے پر اپنے قدموں کو سر اور سر کو قدم بنا کر چل اور غرق فی اللہ فنا ہو کر وحدتِ حق کا ترجمان بن جا۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

⊕ غَمِّضْ عَیْنَیْکَ یَا عَلِیُّ وَاسْمِعْ فِیْ قَلْبِکَ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ

عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

ترجمہ: اے علی (رضی اللہ عنہ)! اپنی آنکھیں بند کر کے اپنے دل میں لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ سنو۔

مرشد کامل اکمل کی دست بیعت کے بغیر کوئی بھی شخص ذکر، تلقین، تصدیق اور یقین کے مراتب حاصل نہیں کر سکتا۔ خواہ وہ تمام عمر (ورد و وظائف) پڑھتا رہے لیکن باطن میں معرفت سے محروم رہے گا۔ ظاہری علم سے (ظاہری) تعلیم حاصل ہوتی ہے۔ مرشد کامل کی دستِ بیعت اور ارشاد و تلقین سے جو علم حاصل ہوتا ہے وہ باطن میں معرفتِ الٰہی حاصل کرنے کا وسیلہ ہے۔ چنانچہ دست بیعت اور تلقین کا یہ سلسلہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے شروع ہو کر چہار پیر، چودہ خانوادوں تک فیض بفیض عطا بعطا پہنچتا ہے جس سے ایک عارف باللہ کو معرفت، ذکر، مراقبہ، قرب مع اللہ اور ذاکر بننے کی نعمت حاصل ہوتی ہے، یہ حضوری سلسلہ ہے جو قیامت تک نہیں رُکے گا۔

جان لے کہ سلطان الفقرا کی ابتدا غیر مخلوق نورِ ایمان ہے اور انتہا غیر مخلوق نورِ ذات رحمٰن ہے۔ پس معلوم ہوا کہ آدمی کا وجود نفس، قلب، روح اور سرّ کا مرکب ہے۔ یہ چاروں مخلوق ہیں، اگرچہ ان کی عبادت باعثِ ثواب ہے لیکن ان کی بندگی حجاب ہے۔ جب نفس، قلب، روح اور سرّ سے ظلمات کے حجابات اٹھ جاتے ہیں تو ناسوتی وجود سے تقلید کی تکلیف ختم ہو جاتی ہے۔ اس کے بعد غیر مخلوق اسم اَللّٰہُ ذات کے تصور سے غیر مخلوق نورِ غیبی چوبیس لطائف میں آفتاب کی طرح روشن ہو جاتا ہے جس سے سر سے قدم تک قلب قالب اور ہفت اندام نور سے منور ہو جاتے ہیں۔ طالب کو قرب اور دیدارِ الٰہی نصیب ہوتا ہے۔ اہلِ نور کا سخن بھی نور ہوتا ہے اور عمل بھی، ان کا وجود مغفور اور باطن معمور ہوتا ہے۔

بیت

کی تواند بست مثلش راز نور
هر که دیدارش رسد شد باحضور

ترجمہ: نور ایک راز ہے۔ اس کو مثال کے ذریعے کون بیان کر سکتا ہے۔ جو کوئی دیدار تک رسائی حاصل کر لیتا ہے وہ باحضور ہو جاتا ہے۔

مرشد کامل وہ ہے جو پہلے ہی روز طالب کو تصور اسم اللہ ذات سے مرتبہ نور فی اللہ میں غرق کر کے دیدارِ الٰہی اور حضوری سے مشرف کر دیتا ہے تاکہ اسے ریاضت، خلوت اور چلہ کشی کی ضرورت نہ رہے۔ اہلِ حضور لا یحتاج کو کیا ضرورت کہ وہ دعوت اور ورد و وظائف میں مشغول رہیں۔ انہیں ذکر، فکر، مراقبہ، مکاشفہ، محاسبہ اور مجادلہ کی حاجت نہیں ہوتی کیونکہ انہیں عین العین کا مرتبہ حاصل ہوتا ہے۔ چونکہ میں حضرت آدم علیہ السلام کی نسلِ اصل سے ہوں اور اصل نورِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہے اس لیے میں معرفتِ توحید اور قرب و دیدارِ الٰہی سے مشرف ہوں۔ یہ دونوں مراتبِ عظیم میرے ہمراہ اور اس بات کے گواہ ہیں کہ میں اللہ کا منظورِ نظر ہوں اور میرے دل و نگاہ دیدارِ الٰہی سے مشرف ہیں۔ یہ مراتب علما، اولیا، ولی اللہ اور فقیر فی اللہ کے ہیں۔ فَضْلٌ مِّنْ ذَالِكَ ط

ترجمہ: یہ مجھ پر اللہ کا خاص فضل ہے۔

ہاں! یہ یقینی امر ہے کہ درجات ظاہری مراتب ہوتے ہیں۔ باطنی مراتب تصور اسم اللہ ذات سے حاصل ہوتے ہیں۔ ورد و وظائف، تلاوت، تقویٰ، طاعت، توفیق، ذکر، فکر، مراقبہ، مکاشفہ، محاسبہ، مجادلہ، کشف کرامات، ریاضت، مجاہدہ، خلوت، گوشہ نشینی اور حجروں میں بیٹھ کر چلہ کاٹنا یہ سب (ظاہری) عبادات ہیں۔ علمِ ملاقات ہی اصل صراطِ مستقیم ہے۔ نیک اعمال جن کا مقصد محض ثواب کا حصول ہو اللہ کے مقربین کے نزدیک توحید و معرفت سے دوری اور مکمل حجاب ہیں۔

ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہے:

- حَسَنَاتُ الْاَبْرَارِ سَیِّئَاتُ الْمُقَرَّبِیْنَ

ترجمہ: نیکوکاروں کی نیکیاں مقربین کے نزدیک گناہ ہیں۔

ارشادِ خداوندی ہے:

- وَاذْكُرْ رَّبَّكَ اِذَا نَسِيْتَ (الکہف۔24)

ترجمہ: اپنے ربّ کا ذکر کر جب تو (اللہ کے سوا سب کچھ) بھول جائے۔

طالبِ مولیٰ جب غرق فی اللہ ہو جاتا ہے تو مخلوق کو بالکل بھول جاتا ہے۔ چنانچہ ذکرِ مذکور بھی مخلوق ہے۔ ظاہری عبادات کا تعلق درجات سے ہے اور یہ مخلوق کی نظر میں پسندیدہ ہیں لیکن خالق کی نظر باطن پر ہوتی ہے۔ حدیث ہے:

اِنَّ اللّٰہَ لَایَنْظُرُ اِلٰی صُوَرِکُمْ وَلَا یَنْظُرُ اِلٰی اِعْمَالِکُمْ وَلٰکِنْ یَّنْظُرُ فِیْ قُلُوْبِکُمْ وَنِیَّاتِکُمْ

ترجمہ: ’’بے شک اللہ نہ تو تمہاری صورتوں کو دیکھتا ہے اور نہ ہی تمہارے اعمال کو بلکہ وہ تمہارے قلوب اور نیتوں کو دیکھتا ہے۔

بیت

نور با دیدار شد دلدار شد
مغز سر بیدار شد ہر بار شد

ترجمہ: طالبِ مولیٰ جب بھی دیدارِ الٰہی میں غرق ہوتا ہے تو ہر بار اسے نورِ دیدار سے دلداری اور مغز بیداری کی نعمت حاصل ہوتی ہے۔

جان و دل چیست معنی حق ز نور
دل ہمہ چون نور شد گردد حضور

ترجمہ: جان و دل کی حقیقت نورِ حق کے سوا اور کیا ہے؟ دل جب مکمل نور ہو جاتا ہے تو اسے حضوری نصیب ہو جاتی ہے۔

شرح طالب

طالب کی شرح یہ ہے کہ طالب کے چار حروف ہیں۔ ط، ا، ل، ب۔ حرف 'ط' سے مراد یہ کہ طالب طمعِ نفس اور طاعتِ ریا کو تین طلاق دے کر ایک ہی لمحہ میں اطاعت کے تمام مقامات طے کر لیتا

ہے لیکن اس کے لیے طالب کو وسیع حوصلہ، مستی میں ہوشیار اور نیند میں بیدار رہنا چاہیے تا کہ وہ نورِ دیدار سے دائمی مشرف ہو سکے۔ ایسا طالب علم میں عالم اور فیض میں فاضل ہوتا ہے ورنہ ہزار ہا جاہلوں کو ایک ہی نگاہ سے دیوانہ و مجنون بنانا کچھ مشکل کام نہیں۔ حرف 'ا' سے مراد اللہ کے سوا اور کسی کی محبت دل میں نہیں رکھتا اور مخلوق سے بے نیاز ہو جاتا ہے۔ نیز حرف الف سے ارادۂ صادق رکھنے والا صاحبِ تصدیق اور طالبِ تحقیق ہوتا ہے۔ حرف 'ل' سے مراد لا یحتاج اور لائقِ دیدارِ پروردگار ہوتا ہے اور حرف 'ب' سے مراد باادب، باوفا، دل صفا، باحیا اور راہِ خدا میں مال خرچ کرنے والا عارف باللہ باوصال ہوتا ہے۔

شرح مرشد

مرشد کے بھی چار حروف ہیں م، ر، ش، د۔ حرف 'م' سے مراد مومن ہے جس کے متعلق حدیث مبارکہ میں فرمایا گیا:

اَلْمُؤْمِنُ مِرْاٰۃُ الْمُؤْمِنِ (ابوداؤد۔4918)

ترجمہ: مومن، مومن کا آئینہ ہے۔

مرشد کامل مواحد، ربّ العالمین کے اسرار کا محرم، شفیق و مہربان، طالب کو اپنی نگاہِ کامل سے انبیا کی مجلس کی حضوری میں پہنچانے والا اور کون و مکان کی جمعیت جاودانی بخشنے والا ہوتا ہے۔

بیت

ہیچ نفسی نیست کز آئینہ رو پنہان کند
دل چو روشن شد کتابی دفتری درکار نیست

ترجمہ: ایسا کوئی بھی نہیں جو اپنا چہرہ آئینہ سے چھپا سکے۔ دل جب روشن ہو جاتا ہے تو اسے مطالعۂ کتاب کی ضرورت نہیں رہتی۔

حرف 'ر' سے مراد دنیا و عقبیٰ کی جانب راغب نہیں ہوتا اور اللہ کی رضا اور تقدیر پر راضی رہتا ہے۔

حرف 'ش' سے مراد شہبازِ لامکانی، نورِ قدرت اسرار سبحانی ہوتا ہے۔ حرف 'ذ' سے مراد یہ کہ اس کا دل توحید کے دریا میں مستغرق رہتا ہے اور وہ جناب سرورِ کائنات حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مجلس میں دائمی حضوری سے مشرف رہتا ہے۔

اے جانِ عزیز! جاننا چاہیے کہ طالبِ صادق جان سے بھی زیادہ پیارا اور عزیز ہوتا ہے جبکہ جھوٹا اور جاسوس طالب جان کا دشمن مثلِ شیطان ہے بلکہ شیطان سے بھی بدتر کیونکہ شیطان تو لاحول پڑھنے سے بھاگ جاتا ہے لیکن طالبِ کاذب سو بار لاحول پڑھنے سے بھی نہیں جاتا بلکہ جان لینے کے درپے رہتا ہے۔

بیت

باھوؒ گر طالب صادق چو مرشد راز بر
می رساند طالبان را با نظر

ترجمہ: اگر طالب صادق صاحبِ راز مرشد تک پہنچ جائے تو مرشد ایک ہی نگاہ سے اسے راز (اللہ) تک پہنچا دیتا ہے۔

جان لے کہ عز و جاہِ دنیا کا طالب ذلیل، مجحوب، مخنث اور بے مقصود ہے۔ طالبِ عقبیٰ مجذوب و مردود ہے۔ طالبِ مولیٰ محبوب ہوتا ہے اس کی عاقبت محمود ہے۔ جو طالب نورِ ذات کی معرفت اور عین بعین دیدار اور قرب سے مشرف ہوتا ہے وہ قاضی بن کر ہمیشہ اپنے نفس کو حساب گاہ میں کھڑا کر کے اس کا محاسبہ کرتا رہتا ہے۔ شریعت کی رو سے اللہ کے قربِ دیدار کے دو گواہ ہیں۔ ایک بے مثال نظر و نگاہ اور دوسرا قوتِ توفیق سے ازلی آگاہی۔ یہ دونوں طالب کو ہمیشہ اللہ کے حفظ و امان میں رکھتے ہیں۔

ابیات

علم را در درس دیدارش بجو
آنچہ بینی بازبان ہرگز مگو

ترجمہ: جو بھی علم تو حاصل کرے اس میں دیدارِ الٰہی کو تلاش کر۔ پھر جو مشاہدہ آنکھ کو نصیب ہو وہ زبان سے بیان نہ کر۔

علم را در درس دیدارش بخوان
ہر کہ روشن میشود عین العیان

ترجمہ: درسِ دیدارِ الٰہی کے ذریعے علمِ حقیقی حاصل کر۔ پھر جو بھی تجھ پر روشن ہو اس کا عین العیان مشاہدہ کر۔

نیست آنجائی مطالعہ قیل و قال
باجمعیت غرق فی اللہ در وصال

ترجمہ: وصال کے سمندر میں جمعیت کے ساتھ غرق فی اللہ ہو جا۔ وہاں قیل وقال اور مطالعہ کی کوئی حاجت نہیں۔

علم الفؔ و الفتش حق راز بس
آنچہ خوانی غیر حق باطل ہوس

ترجمہ: حق کے راز تک پہنچنے کے لیے علمِ الف (اسم اللہ ذات) اور اللہ کی الفت کافی ہے۔ اس کے علاوہ تو جو بھی مطالعہ کرے وہ باطل ہوس ہے۔

علم از ذکر است یا ذکر از علم
علم ذکر و تفرقہ سر درد غم

ترجمہ: علم سے ذکر حاصل کر یا ذکر سے علم۔ یہ دونوں (عاشق کے لیے) تفرقہ، سر درد اور غم کا باعث ہیں۔

ہر دو را بگذار رو در غرق نور
تا شوی عارف خدا فقرش حضور

ترجمہ: ان دونوں کو چھوڑ کر نور میں غرق ہو جا تا کہ تو عارفِ خدا بن کر فقر کی حضوری حاصل کر لے۔

خود پسندان کی شناسد از علم
بی حضوری ذکر ہم خطرات وہم

ترجمہ: خود پسندی میں مبتلا لوگ علم سے بھی کچھ حاصل نہیں کر پاتے اور بے حضوری کے باعث ان کا ذکر بھی انہیں مزید خطرات اور وہمات سے دوچار کر دیتا ہے۔

فقیر عارف ذاکر فاضل بہتر ہے یا فقیر فیاض الفضل عالمِ باطن؟ ظاہری علم سے باطنی وجود، قلب قالب اور ہفت اندام پاک نہیں ہوتے۔ جس کسی کا ظاہری وجود علمِ باطنی کے احاطۂ قدرت میں ہے اسے ظاہری علم علوم پر از خود دسترس حاصل ہو جاتی ہے۔ وہ چاہے تو نظر کے ساتھ سینہ بسینہ کسی کو علم عطا کر دے یا کسی عالم کو علم بھلا دے کیونکہ عالم باطن صاحبِ معرفتِ توحید، عین العیان عرفان الحق عارف ہوتا ہے اور ظاہری علما پر غالب ہوتا ہے۔ ظاہری عالم باادب ہوتا ہے اور باطنی عالم فقیر باامر ہوتا ہے۔ قولہٗ تعالیٰ:

✦ وَاللّٰهُ غَالِبٌ عَلٰٓى اَمْرِهٖ (یوسف۔21)

ترجمہ: اور اللہ اپنے امر پر غالب ہے۔

حدیث:

⊕ اَلْاَمْرُ فَوْقَ الْاَدَبِ

ترجمہ: امر ادب سے بڑھ کر ہے۔

امر اسم اللہ ذات کے تصور سے حاصل ہوتا ہے اور ادب کا تعلق مراتبِ صفات سے ہے۔ علما کے علم کی روشنی چراغ کی طرح ہے اور فقیر عارف باللہ فنا فی اللہ معرفت و توحید کے آفتاب کی مثل ہے۔ پس چراغ کی کیا مجال کہ وہ آفتاب کے سامنے دم مار سکے۔ علم سیم و زر کی مانند ہے اور معرفت و توحید کی مثال فولادی تلوار کی ہے۔ جو کام فولادی تلوار سے کیا جا سکتا ہے وہ سیم و زر سے نہیں ہو سکتا۔ عارف باللہ کو ابتدا میں علمائے عامل اور انتہا پر فقیرِ کامل کے مراتب حاصل ہوتے ہیں۔

بیت

راہ بسیار است مردم را بقرب حق ولی
راہ نزدیکش دل مردم بدست آوردن است

ترجمہ: لوگوں کے لیے قربِ الٰہی تک پہنچنے کے بہت سے راستے ہیں لیکن نزدیک ترین راستہ دل پر اختیار حاصل کرنا ہے۔

مصنف رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جو دل خطراتِ شیطانی کا گھر ہو اسے قابو کرنا ناقصوں کا کام ہے۔ کشف وکرامات میں پھنسے رہنا تمام لوگوں کا کام ہے کیونکہ کشف وکرامات رجوعاتِ خلق کا باعث ہیں اور دنیاوی عزوجاہ معرفت اور قربِ الٰہی سے دور رکھتی ہے۔ نفس کو فنا کر کے روح کی بقا حاصل کرنا اور عین بعین دیدارِ الٰہی میں دائمی مستغرق رہنا مردوں کا کام ہے۔ بیت

حواس جمعیت طلب کن ز فقر
کہ در فقر اللہ نہاد این اثر

ترجمہ: راہِ فقر اختیار کر کے حواس کی جمعیت کو طلب کر کیونکہ اللہ نے یہ تاثیر فقر میں رکھی ہے۔

جو طالب اپنی ذات کو عین اللہ کے راز میں غرق کر لیتا ہے اسے ظاہری حواس کے ذریعے اللہ کو یاد کرنے کی حاجت نہیں رہتی۔ راہِ باطن میں پختہ وخام، ناقص اور کامل سے باخبر ہونا چاہیے۔ اگر مرشد کامل کسی طالب کی جانب ظاہری یا باطنی توجہ کر کے تعلیم وتلقین کی نظر فرما دے تو وہ طالب سر سے پاؤں تک اپنے سارے وجود پر اسم اللہ ذات نقش دیکھتا ہے اور ذکر کی گرمی سے شب و روز جلنے لگتا ہے۔ اگر مرشد چاہے تو اپنی توجہ ونگاہ کے ساتھ اس قسم کے احوال بھی وارد کر سکتا ہے جن میں طالب اپنے وجود پر لازوال تجلیات کی بارش ذرہ وار برستے ہوئے دیکھتا ہے۔ البتہ یہ صرف ابتدائی مراتب ہیں۔ مرشد ناقص سے صرف خامی حاصل ہوتی ہے کیونکہ وہ جاہل اور بے باطن ہوتا ہے، خواہ ظاہر میں عالم فاضل ہی کیوں نہ ہو۔ ابیات

ہر کہ داند می رسیدم دور تر
این ہمہ خامی بتاثیرش نظر

ترجمہ: جو یہ سمجھتا ہے کہ وہ منزل پر پہنچ گیا تو جان لو ابھی وہ منزل سے بہت دور ہے اور اس کا یہ خیال ناقص مرشد کی نگاہ کی خام تاثیر کی وجہ سے ہے۔

ہر کہ واصل گشت باقربش حضور

قرب باقربش رساند ذات نور

ترجمہ: جس طالب کو کامل مرشد کے قرب کے ذریعے نورِ ذات کا قرب حاصل ہو جائے اسے اللہ کا وصال حاصل ہو جاتا ہے۔

جس کسی کو مقامِ قربِ الٰہی کی تحقیق حاصل ہوتی ہے وہ کسی صاحبِ توفیق (مرشد کامل) کے وسیلہ سے حاصل ہوتی ہے۔ مرشد کامل طالبوں کو ورد و وظائف اور ذکر فکر میں مشغول نہیں کرتا بلکہ انہیں ایک ہی لمحہ میں مشاہدۂ ذات اور لازوال وصال سے ہمکنار کر کے حضوری تک پہنچا دیتا ہے۔ ذکر و فکر کے ذریعے ان مراتب کو حاصل کرنا انتہائی مشکل ہے لیکن مرشد کامل کی نگاہ کے ذریعے طالبوں کو دست بدست قربِ الٰہی، مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حضوری سے مشرف کرنا اور معرفتِ اِلَّا اللّٰہ میں غرق کرنا بہت آسان کام ہے۔ جو طالب وسیع حوصلے والا، عالم فاضل اور مستی و ہوشیاری ہر حالت میں ہوشیار رہو، وہی ذاتِ نور کی حضوری اور دیدار کے لائق ہوتا ہے۔ بیت

باخدا یکتا بود ہمراز نور

الہام بالہام قربش باحضور

ترجمہ: جس کو حضوری کے ذریعے قرب اور الہام کی نعمت حاصل ہوتی ہے وہ اللہ کے ساتھ یکتا ہو کر نورِ الٰہی کا ہمراز بن جاتا ہے۔

یہ مراتب صاحبِ تصور حضور کو حاصل ہوتے ہیں۔ وہ جس کسی کی بھی صورت کا تصور اسم اللہ ذات کی طے اور تصرف سے کرتا ہے، اسے نور میں لپیٹ کر فقرِ حقیقی کے تحقیقی مراتبِ توحید و معرفت عطا کر دیتا ہے اور معرفت اور نورِ ذات میں غرق کر کے مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حضوری سے مشرف کر دیتا ہے۔ وہ اللہ کے حکم سے طالب کو کسی بھی مقام پر پہنچا سکتا ہے، چاہے تو مقامِ

ازل میں ازل کا تماشا دکھا دے، چاہے تو مقامِ ابد میں ابد کا تماشا دکھا دے یا عرش سے تحت الثریٰ تک، ماہ سے ماہی تک، آسمان و زمین کے کل طبقات، دنیا و عقبیٰ کے تمام مقامات، عقبیٰ میں حور و قصور کا تماشا دکھا دے یا چاہے تو مقامِ معرفت و توحید اور ترک و توکل تک پہنچا دے۔ قولہٗ تعالیٰ:

◆ كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِي شَأْنٍ (الرحمٰن۔29)

ترجمہ: ہر روز وہ ایک خاص شان میں ہوتا ہے۔

تصور، تصرف، توجہ، تفکر اور نظر کے یہ مراتب طالب کو حاضراتِ اسم اللہ ذات کے ذریعے حاصل ہوتے ہیں جن سے حاضر ناظر مرشد طالب کو جہاں چاہے لے جا سکتا ہے۔ جان لے کہ مراتبِ علم میں درجاتِ دنیا اور مراتبِ ذکر میں رجوعاتِ خلق کی بے شمار رجعتیں اور آفات ہوتی ہیں۔ لیکن طریقہ قادری میں دنیا اور رجوعاتِ خلق کی کوئی رجعت نہیں ہے۔ کامل قادری کی ابتدا و انتہا فنا فی اللہ ہوتی ہے اور وہ لازوال فیض و برکات اور مشاہدۂ وصال کا حامل ہوتا ہے۔ (قادری سلسلہ میں طالب پر) ضربِ کلمہ کے خاص الخاص ذکرِ جہر کی آواز سے ایک ہی لمحہ میں معرفتِ الٰہی کا راز منکشف ہو جاتا ہے۔ کلمہ کے خاص الخاص ذکرِ جہر سے درد و شوق پیدا ہوتا ہے جس کے نور سے ذکر کرنے اور ذکر سننے والا بے خود ہو جاتا ہے۔ وہ اسی کیفیت میں ستر دنوں تک رہتا ہے اور ہر روز اس کے وجود سے ستر نفسانی حجاب دور ہوتے ہیں۔ پس کامل قادری کو چلہ اور خلوت جیسے خلل و خطرات سے گزرنے کی کیا حاجت کہ وہ تو ذاتِ الٰہی میں غرق ہوتا ہے۔

قطعہ

مرشدی توفیق باتوفیق بر
مرشد نامرد طالب سیم و زر

ترجمہ: باتوفیق مرشد طالب کو توفیق تک پہنچا دیتا ہے۔ نامرد مرشد سیم و زر کا طالب ہوتا ہے۔

مرشد ناظر برد حاضر رسولؐ
معرفت توحید باید حق وصول

ترجمہ: ناظر مرشد طالب کو مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حضوری میں پہنچا دیتا ہے۔ وصالِ حق کے لیے معرفتِ توحید ہونی چاہیے۔

طالب کے باشعور ہونے کی گواہی یہ ہے کہ وہ باحضور ہوتا ہے۔ اے جانِ عزیز سن لو! راہِ باطن میں معرفت و توحید تک رسائی حاصل کرنا، مراتبِ فنا فی الشیخ، فنا فی رسول اور فنا فی اللہ کا حصول بغیر عارف باللہ مرشد کامل کے محال ہے کیونکہ تمام مراتب میں طرح طرح کے ذکر، مشاہدے اور احوال ہیں۔ اگر کوئی یہ کہتا ہے کہ موجودہ دور میں کوئی بھی ولی کامل ایسا نہیں جو دستِ بیعت اور تلقین وارشاد کے لائق ہو تو سمجھ لو یہ شیطانی حیلہ اور نفس کا فتنہ و فساد ہے۔ ایسا کہنے والے انا و ہوس کے مارے لوگ طالبِ مولیٰ کو معرفت اور مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حضوری سے محروم رکھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ یہ لوگ جاسوس، رہزن، ڈاکہ زن، غیبت گو اور عیب جو ہوتے ہیں۔ اگرچہ ظاہر میں وہ عالم ہی کیوں نہ ہو، لیکن باطن میں جاہل ہیں۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

اِتَّقُوْا عَالِمَ الْجَاهِلِ قِيْلَ مَنِ الْعَالِمَ الْجَاهِلِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ عَالِمُ اللِّسَانِ وَجَاهِلُ الْقَلْبِ

ترجمہ: جاہل عالم سے ڈرو، (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے) دریافت کیا ''جاہل عالم کون ہوتا ہے؟'' فرمایا ''جو زبان کا عالم مگر دل کا جاہل ہو۔''

فقیر عارف باللہ کے ظاہری اعمال پر نظر مت رکھ خواہ وہ دنیا کی نظر میں گناہ ہی کیوں نہ ہوں اگر نظر رکھنی ہے تو اس قرب اور معرفتِ الٰہی کی باطنی راہ پر رکھ جو انہیں حاصل ہے۔ جیسا کہ حضرت خضر علیہ السلام نے کشتی میں سوراخ کر دیا، گری ہوئی دیوار کو بنا دیا اور بچے کو قتل کر دیا۔ یہ تینوں امور حضرت موسیٰ علیہ السلام کی نگاہ میں گناہ تھے لیکن حضرت خضر علیہ السلام عین راہِ ثواب پر تھے۔ یہ واقعہ سورۃ کہف میں مذکور ہے۔ کیا تو جانتا ہے کہ علم، انا اور خود پسندی نے شیطان کو قربِ الٰہی اور حضوری سے دور کر دیا۔ اللہ تعالیٰ نے اسے سرزنش کرتے ہوئے لعنتی کا خطاب دیا، ارشادِ باری

تعالیٰ ہے:

◆ وَاِنَّ عَلَيۡكَ لَعۡنَتِىۡۤ اِلٰى يَوۡمِ الدِّيۡنِ (صٓ-78)

ترجمہ: اور بے شک تجھ پر روزِ قیامت تک میری لعنت رہے گی۔

جبکہ اصحابِ کہف کے کتے کو محبت نے دوری سے حضوری میں پہنچا دیا اس لیے (اے طالبِ صادق) محبتِ الٰہی میں تو بھی کتے سے کمتر نہ ہو۔ قولہٗ تعالیٰ:

◆ وَلَقَدۡ كَرَّمۡنَا بَنِىۡۤ اٰدَمَ (بنی اسرائیل-70)

ترجمہ: اور بے شک ہم نے بنی آدم کو عزت بخشی۔

حدیثِ قدسی:

عَبۡدِیۡ تَنۡعَمۡ بِیۡ وَاۡنَسۡ بِیۡ اَنَا خَیۡرٌ مِنۡ کُلِّ مَاسِوَی اللّٰہِ

ترجمہ: اے میرے بندے، تو مجھ سے سکون پا اور مجھ سے ہی محبت کر۔ میں ماسویٰ اللہ ہر شے سے بہتر ہوں۔

عبادات کی دو قسمیں ہیں، پہلی باطنی عبادات جن کا مقصد قربِ الٰہی ہے اور جو اللہ کے ہاں بلاواسطہ پہنچتی ہیں، دوسری ظاہری عبادات جن کا پیغام فرشتے لے کر جاتے ہیں۔ اللہ کے نزدیک وہی عبادت مقبول ہے جس میں تصدیقِ قلب اور توفیقِ روح کے ساتھ توجہ، تصرف، تفکر اور تصور کیا جائے۔ ذکر اللہ کی دو اقسام قلبی اور روحی ذکر ہیں۔ قلبی ذکر سے مراد اَلۡقَطۡعُ مِنۡ دَارِ الۡفَنَاءِ اِلٰی دَارِ الۡبَقَآءِ یعنی دار الفنا سے قطع تعلق کر کے دار البقا کا رخ کیا جائے اور روحی ذکر سے مراد اِلٰی رُؤۡیَۃِ اللّٰہِ وَاللِّقَا یعنی اللہ تعالیٰ کی رویت اور دیدار۔

پس معلوم ہوا کہ فقیرِ کامل اگر نیند کے عالم میں ہو تو معرفت اور نورِ الٰہی کے بے حجاب مشاہدے میں مستغرق رہتا ہے اور اگر بیداری کے عالم میں ہو تو عین بعین دیدار کی طرف متوجہ رہتا ہے، اس کا نفس فنا اور روح بقائے جاودانی سے ہمکنار ہوتی ہے۔ جب وہ کلمہ طیبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰہِ کا ذکر، نص وحدیث اور قرآن کی تلاوت کرتا ہے اس وقت بھی مشاہدۂ ذاتِ نور کے

دیدار سے مشرف باحضور و باشعور رہتا ہے۔ اسے دیدار کے جو مراتب حاصل ہوتے ہیں انہیں مثال کے ذریعے بیان نہیں کیا جاسکتا۔ یہ ہی مکمل توحید کہلاتی ہے' اسی کی بنا پر اولادِ آدم کو عزت اور اُمتِ رسول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو اشرف البشر ہونے کا درجہ حاصل ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

◆ وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِيْٓ اٰدَمَ (بنی اسرائیل۔70)

ترجمہ: اور بے شک ہم نے بنی آدم کو عزت بخشی۔

تلاوت میں برکت قربِ قرآن اور لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ذکرِ رحمٰن سے ہے۔ جان لے کہ کلمہ طیبہ کے چوبیس حروف ہیں، دن رات میں چوبیس گھنٹے ہیں اور انسان دن میں چوبیس ہزار مرتبہ سانس لیتا ہے۔ چوبیس ہزار سانسوں میں سے ہر ایک سانس میں عارف باللہ، اہلِ قرب صاحبِ تصور اسمِ اللّٰہ ذات کے دل پر قرب الانوار اور تفکر کرنے سے نورِ دیدارِ ذات نازل ہوتا رہتا ہے۔ یہ صاحبِ تصور و تفکر فقیر کے مراتب ہیں جو معرفت اور قربِ الٰہی میں عالم اور فیض و فضل میں فاضل ہوتا ہے۔ اس نور کی تپش دوزخ کی آگ سے زیادہ تیز ہوتی ہے جس سے سر سے پاؤں تک ساتوں اعضا اور قلب و قالب اس طرح جلتے رہتے ہیں جیسے آگ خشک لکڑی کو جلا دیتی ہے۔ اگر اس وقت وہ نورِ جلال کے قہر و غضب اور جذب کی نگاہ ڈال دے تو تحت الثریٰ سے آسمان تک اور قاف سے قاف تک بلکہ دونوں جہانوں ملک و ملکوت کو قدرتِ الٰہی سے آتشِ توحید کی تجلی سے جلا کر خاکستر اور نابود کر دے۔ صد بار آفرین اس وسیع حوصلہ وجود پر جو تصور اسم اللّٰہ ذات کی تجلیات و انوار کی تپش کو برداشت کرتا ہے لیکن مخلوق کو تنگ نہیں کرتا۔ اسم اللّٰہ ذات دونوں جہان سے زیادہ بھاری ہے۔ اس کی وضاحت اس آیتِ کریمہ میں بیان کی گئی ہے:

◆ اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَةَ عَلَى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالْجِبَالِ فَاَبَيْنَ اَنْ يَّحْمِلْنَهَا وَاَشْفَقْنَ مِنْهَا وَحَمَلَهَا الْاِنْسَانُ ؕ اِنَّهٗ كَانَ ظَلُوْمًا جَهُوْلًا (الاحزاب۔72)

ترجمہ: ہم نے بارِ امانت کو آسمانوں، زمین اور پہاڑوں پر پیش کیا، سب نے اس کو اٹھانے سے

عاجزی ظاہر کی لیکن انسان نے اسے اٹھالیا۔ بے شک وہ (اپنے نفس کے لیے) ظالم اور (اپنی شان وقدر سے) نادان ہے۔

مثنوی

اسم اللہ بس گران است بار بر
اسم را برداشت فقرش زود تر

ترجمہ: اسم اللہ ذات بہت بھاری امانت ہے۔ جس نے اس بارِ امانت کو اٹھالیا اس نے بہت جلد فقر کو پالیا۔

اللہ اللہ گفت مردم خاص و عام
ہر کہ کنہش یافتہ شد عارف تمام

ترجمہ: اللہ اللہ تو ہر خاص و عام پکارتا ہے لیکن جس نے اس کے راز کو پالیا وہ مکمل عارف بن گیا۔

اسم اللہ بر زبان گردد روان
ہر کہ یابد کنہ اللہ شد عیان

ترجمہ: جس نے اسمِ اللہ کی کنہ کو پالیا اور اس کا ورد اپنی زبان پر جاری کرلیا، وہ صاحبِ عیان بن گیا۔

ابتدا اللہ انتہا
از تصور اسم اللہ شد بقا

ترجمہ: جس کو تصور اسم اللہ ذات سے بقا حاصل ہوگئی اس کی ابتدا و انتہا اللہ ہے۔

باتصور ذات بر ذاتش نگر
تا شوی عارف خدا صاحب نظر

ترجمہ: اسمِ اللہ ذات کے تصور سے ذات کو دیکھ تاکہ تو صاحبِ نظر عارفِ خدا بن جائے۔

کثرتِ تصور اسم اللہ ذات سے جب طالب کے وجود پر اسم اللہ ذات کا غلبہ ہو جاتا ہے تو ہر عضو، گوشت پوست، رگ، مغز، ہڈیوں، ہفت اندام اور جسم و جان سب میں نورِ ذات کی تجلیات کی

www.sultan-ul-faqr-publications.com

تاثیر سرایت کر جاتی ہے اور اسم اللہ ذات قرار پکڑ لیتا ہے۔ اس نور کے روشن ہو جانے سے 'اسم' اور 'ذات' دونوں یکجا ہو کر یک وجود بن جاتے ہیں۔ یہ یگانگت سر سے پاؤں تک طالب کے سارے جسم کو اپنے حصار کی قید میں لے لیتی ہے جس سے حجابِ نفسانی، خطراتِ دنیا کی پریشانی اور عزتِ خلق کے حجابات وجود سے اٹھ جاتے ہیں اور ظاہری حواسِ خمسہ بند ہو کر باطنی حواسِ خمسہ کھل جاتے ہیں۔ طالب کے وجود سے بُرے خصائل کا خاتمہ ہو جاتا ہے اور چاروں نفس یعنی نفسِ امارہ، لوامہ، ملہمہ، مطمئنہ اور ان کی علامت چار پرندے یعنی شہوت کا مرغ، زینت کا مور، ہوا و ہوس کا کبوتر اور حرص کا کوا قتل اور ذبح ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ اس آیت کا اشارہ بھی اسی طرف ہے:

◆ قَالَ فَخُذْ اَرْبَعَةً مِّنَ الطَّيْرِ فَصُرْهُنَّ اِلَيْكَ (البقرہ۔260)

ترجمہ: فرمایا! چار پرندے پکڑ لو پھر انہیں اپنے ساتھ مانوس کر لو۔

بعد ازاں جب ذکرِ خفی کے غلبہ سے قلب زندہ ہوتا ہے تو قلب میں بھی جوش و خروش سے ذکر جاری ہو جاتا ہے۔ پھر مخلوق کی آواز طالب کو پسند نہیں آتی خواہ وہ داؤدی گلے کا گایا ہوا خوش آواز سرود ہی کیوں نہ ہو۔ نہ ہی مخلوق کے خدوخال کا حسن اسے بھاتا ہے خواہ وہ حضرت یوسف علیہ السلام کے حسن سے مماثلت ہی کیوں نہ رکھتا ہو۔ نفس جب قلب کا لباس اوڑھ لیتا ہے تو وہ باطنی اطاعت میں مصروف ہو جاتا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

◆ يَوْمَ لَا يَنْفَعُ مَالٌ وَّلَا بَنُوْنَ ۝ اِلَّا مَنْ اَتَى اللّٰهَ بِقَلْبٍ سَلِيْمٍ ۝ (الشعراء۔88,89)

ترجمہ: اس دن نہ مال اور نہ ہی اولاد کچھ نفع نہ دے گی مگر جو اللہ تعالیٰ کے پاس قلبِ سلیم کے ساتھ حاضر ہوا۔

قلب روح کا لباس پہن لیتا ہے اور روح سِرّ کا۔ نفس، قلب، قالب، سِرّ، روح سب تسبیح ذکرِ نور سے پُر نور ہو جاتے ہیں۔ ایسا تفکر صاحبِ انتہا کا ہوتا ہے، جو مشاہدۂ ذاتِ نور میں غرق اور قربِ الٰہی کی حضوری کے لائق ہوتا ہے۔ چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اَلتَّفَکُّرُ سَاعَۃٍ خَیْرٌ مِّنْ عِبَادَۃِ الثَّقَلَیْنِ

ترجمہ: ایک لمحہ کا تفکر دونوں جہان کی عبادت سے بہتر ہے۔

جب آنکھوں سے دوئی کا پردہ ہٹ جاتا ہے تو طالب کی (ظاہری باطنی) آنکھوں کو یکتائی نصیب ہوتی ہے جن سے وہ بے حجاب دیدارِ الٰہی سے مشرف ہوجاتا ہے۔ بیت

غرق بدریائے محبت را چہ آرائی خطاب
چون حباب از خود تہی شد گشت آب

ترجمہ: جو طالب دریائے محبت میں غرق ہوجائے اسے کیا خطاب دیا جائے کہ بلبلہ جب ہوا سے خالی ہوجاتا ہے تو خود پانی بن جاتا ہے۔

جان لے کہ فقر کا خزانہ عوام الناس سے پنہاں ہے۔ اس خزانے سے بحکمِ الٰہی دین و دنیا کا مکمل تصرف حاصل ہوتا ہے۔ حاضراتِ تصور اسمِ اللہ ذات کی راہ میں وحدانیت ہی وحدانیت ہے۔ یہ راہ اللہ کی عطا ہے جس میں ریاضت نہیں بلکہ اللہ کے راز ہیں۔ یہ اللہ کا فیض ہے، جس میں بغیر مجاہدے کے مشاہدہ حاصل ہوتا ہے۔ یہ فضلِ الٰہی ہے جس میں کوئی رنج نہیں بلکہ خزائن اللہ گنج ہیں۔ یہ معرفت اور محبت کی راہ ہے، جو محنت سے حاصل نہیں ہوتی، بلکہ بخششِ الٰہی ہے۔ یہ رحمتِ الٰہی کی راہ ہے جس میں ذکر مذکور نہیں بلکہ قرب اور حضوری ہے۔ یہ راہ لطفِ الٰہی ہے جس میں فکر نہیں، فنا النفس ہے۔ یہ اولیا اللہ کا شرف ہے جس میں دنیا مردار کی طلب نہیں بلکہ توحید اور دیدارِ الٰہی کا استغراق ہے۔ یہ دعوت کی سرا گاہ نہیں بلکہ مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی دائمی حضوری کی راہ ہے۔ یہ راہ (مرشد کامل اکمل) کی نظر و نگاہ اور تصور اسم اللہ ذات سے طے ہوتی ہے جو قلب کو زندہ کرتی ہے۔ اس راہ میں رجعت نہیں، جمعیت ہے۔ اس راہ میں مشق مرقومِ وجودیہ کی ستر مشقیں تفکر سے ناف اور قلب سے دماغ سر تک انگشت کی مدد سے کی جاتی ہیں جو طالب کو نفس کے خلاف کرتی ہیں اور کل و جز اور ذات وصفات کے تمام مقامات منکشف ہوجاتے ہیں۔ معلوم ہوا کہ مرقومِ وجودیہ کی مشق کرنے سے وجود روشن ہوتا ہے اور راز نورِ محمود ظاہر ہوجاتا ہے جس سے

کل جمعیت، مقصود معرفت اور معبود کی توحید حاصل ہوتی ہے۔ وجود کا دائرہ یہ ہے:

نگار جلوہ ذاتی زبان کشاید
کہ در مشاہدہ دم زنی غلط است

ترجمہ: جلوۂ ذات کا دیدار کرنے والا زبان نہیں کھولتا کہ مشاہدہ کے دوران تو سانس لینا بھی غلط ہے۔

قال النبی صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم مَنْ عَرَفَ رَبَّهٗ فَقَدْ كَلَّ لِسَانُهٗ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ''جس نے اپنے رب کو پہچان لیا اس کی زبان گونگی ہو گئی۔''

گر بنگرم جان میرود، گر جان رود چون بنگرم
حیران درین کاری شدم یا بنگرم یا جان دہم

ترجمہ: جب میں محبوب کا دیدار کرتا ہوں تو میری جان نکل جاتی ہے۔ اگر جان نکل جائے تو میں دیدار کیسے کروں۔ میں اس معاملے میں حیران ہوں کہ دیدار کروں یا جان دے دوں۔

قال النبی صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم مَنْ عَرَفَ رَبَّهٗ لَمْ يَكُنْ لَهٗ لَذَّةٌ مَعَ الْخَلْقِ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ''جو اپنے رب کو پہچان لیتا ہے اسے لوگوں سے میل جول پسند نہیں آتا''۔

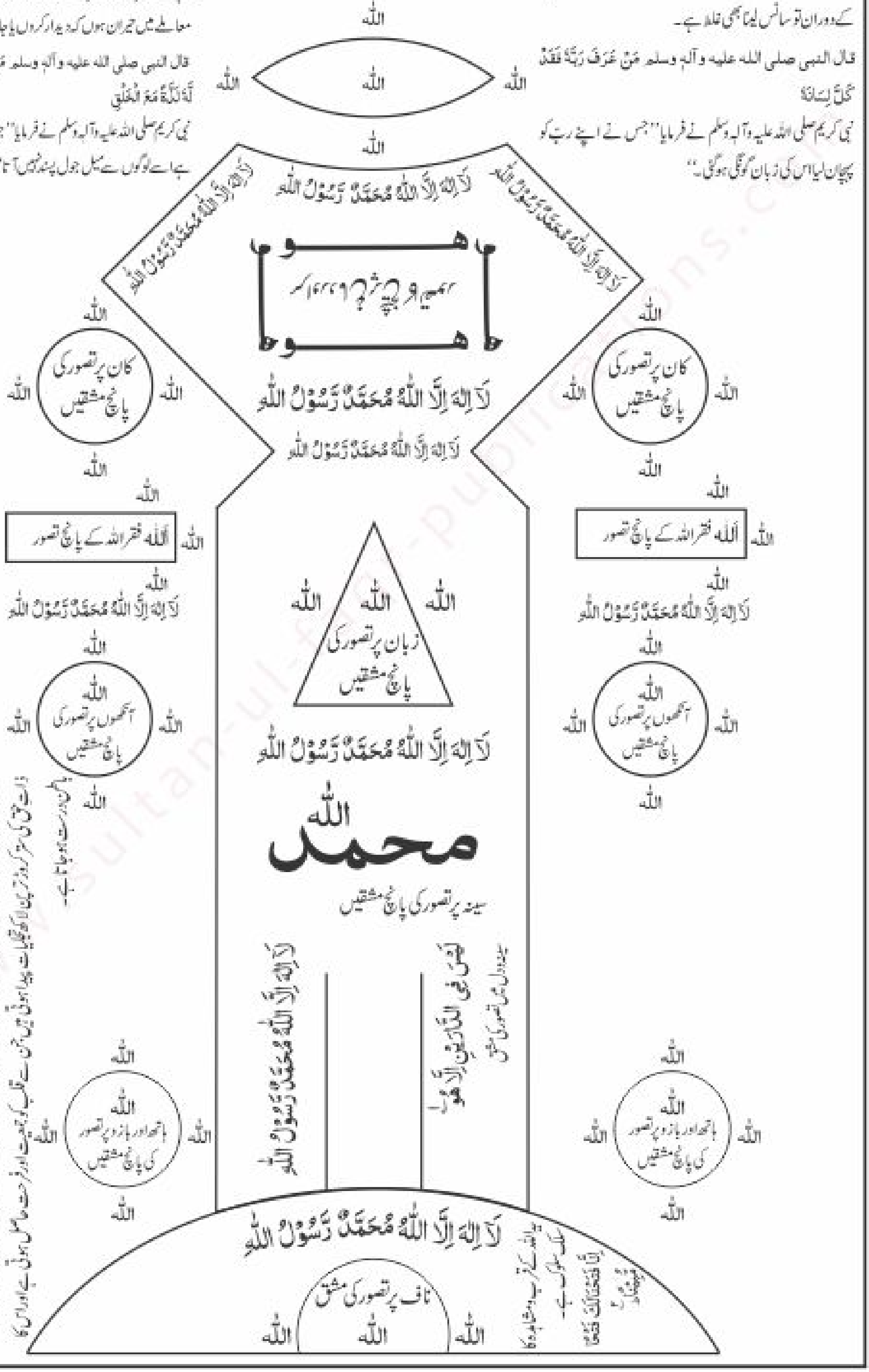

ترجمہ: انسان کے بائیں پہلوں میں موجود شیطان سے نجات کے لیے تصور اسم اللہ ذات یہ ستر مشقیں ہیں جن سے ستر قسم کی توجہ، تصرف اور تفکر حاصل ہوتا ہے۔ نفس فنا ہو جاتا ہے اور وجود میں نور ذات کی ستر ہزار تجلیات پیدا و ظاہر ہو جاتی ہیں جن کے وجہ سے سر سبحانی روشن اور واضح ہو جاتا ہے اور خناس، خرطوم و خطرات کی نفی ہو جاتی ہے۔ ذات حق کی ستر کروڑ تریں لاکھ تجلیات پیدا ہوتی ہیں جن سے قلب کو جمعیت اور فرحت حاصل ہوتی ہے اور اس کا باطن درست ہو جاتا ہے۔

---

۱ ھو کے سوا دونوں جہان میں کوئی موجود نہیں ۲ ترجمہ: بے شک ہم نے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کو فتح مبین عطا فرمائی (الفتح۔1)

بیت

از تصور اسم جثہ نور شد
باطنش معمور جان مغفور شد

ترجمہ: تصور اسم (اللہ) ذات سے طالب کا وجود نور ہو جاتا ہے۔ اس کا باطن معمور اور وجود مغفور ہو جاتا ہے۔

تصور اسمِ اللہ ذات سے کل و جز کے مراتب طے ہوتے ہیں جس سے طالب کا وجود پختہ ہو جاتا ہے۔ اللہ بس ماسویٰ اللہ ہوس۔

مثنوی

از خلاف نفس شد این راہ راز
ہر کہ از خود خود فنا شد چشم باز

ترجمہ: اس راستے کا راز نفس کی مخالفت ہے۔ جس نے اپنی ذات کو مٹا دیا اس کی باطنی آنکھ روشن ہو گئی۔

انتہا در ابتدا آمد ختم
شد وجودش نور وحدت نیست غم

ترجمہ: جب انتہا ابتدا کی طرف لوٹ کر مکمل ہو جاتی ہے تو وجود نورِ وحدت بن جاتا ہے اور کوئی غم باقی نہیں رہتا۔

گر ترا طلب است وحدت حق لقا
از تصور شد بحاصل جان بقا

ترجمہ: اگر تیری طلب وحدتِ حق کا دیدار ہے تو تصور (اسم اللہ ذات) حاصل کر جس سے تجھے حیاتِ جاودانی حاصل ہو جائے گی۔

اولش از موت مولیٰ یافتن
موت را باخود رفیقی ساختن

ترجمہ: اگر موت سے پہلے معبودِ حقیقی کو پانا ہے تو موت کو اپنا رفیق بنا لے۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا:

مُوْتُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا

ترجمہ: مرنے سے پہلے مر جاؤ۔

یہ وہ مقام ہے جہاں فقر مکمل ہوتا ہے۔

تصور اسم اللہ ذات کی تاثیر سے وجود نورِ محمود میں ڈھل جاتا ہے اور مشقِ مرقومِ وجودیہ کرنے سے طالب کل و جز کے تمام علوم کا عالم بن جاتا ہے۔ یہ کامل قادری کی صفات ہیں جو صاحبِ کُل حیّ و قیوم ہوتا ہے اور ہرگز ریاضت کی طرف رخ نہیں کرتا کہ وہ تقلید کی تکلیف اور کاروبارِ پریشان سے آزاد ہوتا ہے۔ وہ ذاتِ الٰہی میں مستغرق رہتا ہے اور ناقص تقلید سے مکمل نجات پا لیتا ہے۔ کامل قادری کے نزدیک زندگی اور موت برابر ہوتی ہیں۔

بیت

تصور در آید شود غرق نور
کہ صاحب تصور بدایم حضور

ترجمہ: جب طالبِ مولیٰ کو تصور نصیب ہوتا ہے تو وہ دائمی حضوری پا کر نورِ الٰہی میں غرق ہو جاتا ہے۔

تصور توفیق اور تحقیق سے حاصل ہوتا ہے۔ صاحبِ تصور حق تعالیٰ کا رفیق ہوتا ہے اور تصور ہی قربِ الٰہی کا حضوری طریقہ ہے۔

بیت

کہ روشن تصور بہ از آفتاب
حجابش نماند شود بی حجاب

ترجمہ: تصور اسم اللہ ذات کی روشنی آفتاب سے بڑھ کر ہے جس سے تمام حجاب اٹھ جاتے ہیں اور طالب بے حجاب (دیدارِ الٰہی سے مشرف) ہو جاتا ہے۔

تصورِ اسم اللہ ذات کی برکت سے طالب کو بغیر مجاہدے کے مشاہدہ حاصل ہوتا ہے۔ بیت

کسی را تصور بتاثیر شد
کہ غالب بکونین آن میر شد

ترجمہ: جس کے وجود میں اسم اللہ کی تاثیر رواں ہو جاتی ہے وہ دونوں جہان پر غلبہ پا کر ان کا سردار بن جاتا ہے۔

تصور کی تجلیات سے نفس مغلوب ہو کر تابع دار بن جاتا ہے اور طالبِ مولیٰ کو اپنے وجود میں اللہ تعالیٰ سے ہم کلام ہونا نصیب ہوتا ہے۔ با توجہ تصور سے نفس کی پہچان حاصل ہوتی ہے اور وہ ہست سے نیست کا سفر طے کرتا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا:

مَنْ عَرَفَ نَفْسَهٗ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهٗ مَنْ عَرَفَ نَفْسَهٗ بِالْفَنَاءِ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهٗ بِالْبَقَآءِ

ترجمہ: جس نے اپنے نفس کو پہچان لیا، پس اس نے اپنے ربّ کو پہچان لیا جس نے اپنے نفس کو فنا سے پہچانا پس اس نے اپنے ربّ کو بقا سے پہچانا۔

تصور کے غلبہ سے قلب قوی ہوتا ہے اور اسے قربِ الٰہی کی قدرت حاصل ہوتی ہے۔ روح، نفس کی قید سے آزاد ہو کر ذاتِ الٰہی کے نور کی لذت سے آشنا ہوتی ہے۔ تصور کے غلبہ سے طالبِ مولیٰ کو اللہ تعالیٰ کے گونا گوں اسرار و انوار کا مشاہدہ حاصل ہوتا ہے اور وہ فقیر لا یحتاج، صاحبِ راز اور بے نیاز بن جاتا ہے۔

جان لے کہ تصور اسم اللہ ذات اور تصور اسم محمدؐ سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بنیاد کلمہ طیبہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے تصور کی مشق میں ہے۔ صاحبِ تصور پر سب سے پہلے دو طرح کے علم واضح اور روشن ہوتے ہیں:

۱۔ عبادات اور معاملات کا ظاہری علم

۲۔ معرفت توحید اور نور ذات کے مشاہدات کا باطنی علم

سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا:

اَلْعِلْمُ عِلْمَانِ عِلْمُ الْمُعَامَلَةِ وَعِلْمُ الْمُكَاشِفَةِ

ترجمہ: علم دو ہی ہیں، ایک علمِ معاملہ اور دوسرا علمِ مکاشفہ۔

ابتدا میں صاحبِ تصور کو چاہیے کہ وہ ظاہری علم کے لیے علمائے ظاہر سے ملاقات کرے اور ان سے نص وحدیث پر گفتگو کرے اور علمِ باطنی و معرفتِ الٰہی کے لیے اولیا اللہ سے فیض یاب ہو۔ جب صاحبِ تصور انتہا الانتہا کو پہنچ جاتا ہے تو علما و اولیا پر غالب آ جاتا ہے اور فقر فنا فی اللہ کے مقام میں داخل ہو جاتا ہے۔ جو شخص علمِ ظاہری و باطنی، قرآن، شریعت نص وحدیث کا مخالف ہے اس سے بحث نہیں کرنی چاہیے کیونکہ وہ ابلیس خبیث کا مصاحب ہوتا ہے۔ جو علما باعلم و باعمل اور دینِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں قوی ہیں انہیں مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی دائمی حضوری حاصل رہتی ہے۔ ان میں سے بعض اس بات کو جانتے ہیں اور بعض نہیں۔ جو جانتے ہیں وہ مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے جمال و وصال سے مشرف رہتے ہیں اور جو خود کو مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں حاضر نہیں جانتے ان کی دعا و سوال و پیغام فرشتے مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں پہنچا دیتے ہیں۔

اَللّٰھُمَّ اسْتَجِبْ دُعَآءَ الْخَيْرِ

ترجمہ: اے پروردگار! تو ہماری دعائے خیر کو قبول فرما۔

جاننا چاہیے کہ فقیرِ کامل کے فیض سے دو طرح کے طالب مکمل ہوتے ہیں۔ اوّل عالم باللہ، عالم باللہ اسے کہتے ہیں جسے تمام قرآن وحدیث زبانی یاد ہوں اور ان کی تفاسیر سے آگاہ بھی ہو۔ اس کو باطن میں حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر خاتم النبیین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تک ہر ایک نبی و مرسل اور اصفیا کی صحبت و ملاقات کا شرف حاصل ہوتا ہے اور وہ جب چاہے مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں حاضر ہو سکتا ہے۔ دوم طالب فقیر فی اللہ۔ فقیر فی اللہ اسے کہتے ہیں جس کا نفس فنا ہو چکا ہوتا ہے اور وہ ہمیشہ دیدارِ الٰہی کے مشاہدے میں مستغرق رہتا ہے۔

مثنوی:

به ز هر لذت بود لذت لقا
لذت فانی چه باشد بی بقا

ترجمہ: دیدارِ الٰہی سے بڑھ کر کوئی لذت نہیں۔ جو لذتیں فانی اور بے بقا ہوں ان کی کیا حیثیت!

گر نبودی وجود اصل خدا
کہ رسیدی بذات نور صفا

ترجمہ: اگر اللہ کا اصل وجود ظاہر و موجود نہ ہوتا تو پھر ذاتِ نورِ صفا تک کیسے پہنچا جا سکتا؟

ذات را از ذات جو با ذات گو
غیر ذاتش ہر چہ ہست از دل بشو

ترجمہ: اللہ کی ذات کو اسم اللہ ذات سے تلاش کر۔ غیر اللہ کا خیال دل سے نکال دے تاکہ ذات سے ہمکلام ہو سکے۔

تا بیابی ذات باذاتش حضور
تا رسی در معرفت توحید نور

ترجمہ: تاکہ اسم اللہ ذات سے تجھے ذاتِ حق کی حضوری حاصل ہو جائے اور تو معرفت و توحید کے نور تک پہنچ جائے۔

باھوؒ بہر از خدا ذاتش نما
نفس را بگذار حاضر شد لقا

ترجمہ: اے باھوؒ! خدا کے لیے ذات کی پہچان عطا کر۔ اے طالب! تو نفس کو چھوڑ اور دیدار کے لیے حاضر ہو جا۔

جاننا چاہیے کہ دنیا میں چار لذتیں ایسی ہیں جن سے نفس قوی ہوتا ہے اور جو معرفت و وصالِ الٰہی کی راہ میں حجاب ہیں۔

اوّل: نفس کا انواع و اقسام کے کھانے کھانے کا ذوق اور شوق۔

www.sultan-ul-faqr-publications.com

دوم: عورت سے جماع کرنے کی لذت کیونکہ شہوت نفس پر سوار رہتی ہے۔
سوم: حکمرانی کی لذت جو مخلوق کے لیے سراسر وبال ہے۔
چہارم: علم کے دائمی مطالعہ سے کمال حاصل کرنے کی لذت۔
یہ چاروں لذتیں نفس کو برابر عزیز ہیں۔ پانچویں لذت معرفت اور دیدارِ نورِ الٰہی کی ہے جو اسم اللہ ذات کے تصور سے حاصل ہوتی ہے۔ جب انسان کو یہ لذت حاصل ہوتی ہے تو وہ پچھلی چاروں لذتوں کو بھول جاتا ہے اور ان سے ایسے بیزار اور متنفر ہوتا ہے جیسے بیمار انسان کھانے سے ہوتا ہے۔

ابیات

هر کرا شد رهبری حق پیشوا
رفت باطل هر چه بیند از لقا

ترجمہ: جس کو بھی حق کی رہبری حاصل ہو جاتی ہے اس کے وجود سے باطل نکل جاتا ہے اور وہ دیدارِ الٰہی سے مشرف ہو جاتا ہے۔

مثل بستہ کی تواند نور را
رفت از وی ما و منی و از چون چرا

ترجمہ: نور کو مثال کے ذریعے کون بیان کر سکتا ہے، اس کی نشانی یہ ہے کہ اس کے آنے سے وجود سے تکبر، خود پسندی اور چوں چرا نکل جاتی ہے۔

احتیاجی نیست مرشد راهبر مدنظرش دائمی باحق نظر
این بہ تعلیم است تلقین از خدا ظاهر و باطن هدایت خود نما

ترجمہ: جس کو مرشد کی راہبری حاصل ہو جاتی ہے اسے کسی اور کی حاجت نہیں رہتی کیونکہ مرشد کامل اللہ تعالیٰ کی دائمی حضوری سے مشرف ہوتا ہے اور جو بھی تعلیم و تلقین کرتا ہے وہ اللہ کی طرف سے ہی ہوتی ہے کہ وہ ظاہر و باطن میں ہدایت کا نمائندہ ہوتا ہے۔

www.sultan-ul-faqr-publications.com

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

◆ اِنَّكَ لَا تَهۡدِىۡ مَنۡ اَحۡبَبۡتَ وَلٰـكِنَّ اللّٰهَ يَهۡدِىۡ مَنۡ يَّشَآءُ (القصص-56)

ترجمہ: حقیقت یہ ہے کہ جسے آپ (راہِ ہدایت پر لانا) چاہتے ہیں اسے راہِ ہدایت پر آپ خود نہیں لاتے بلکہ جسے اللہ چاہتا ہے (آپ کے ذریعے) راہِ ہدایت پر چلا دیتا ہے۔

جس کسی کو بھی ہدایت نصیب ہوتی ہے، اللہ اور اس کے رسول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی جانب سے ازل ہی سے حاصل ہوتی ہے۔ چنانچہ یہ ہدایت فیض، فضل اور عنایتِ الٰہی ہے۔

قطعہ

مرشدی بازید باید خویش را
صورتی آن خویش بخشد جان صفا

ترجمہ: اپنے لیے ایسا مرشد تلاش کرنا چاہیے جو باکمال کھلاڑی کی مثل ہو اور اس کی صورت سے طالب کو تصفیہ قلب حاصل ہو جائے۔

طالب بسیار مرشد بیشمار
مرشد حق بخش طالب جان نثار

ترجمہ: طالب و مرشد بے شمار ہیں۔ لیکن کامل مرشد وہ ہے جو حق بخشے اور صادق طالب وہ ہے جو جان نثار ہو۔

سنو! فیضِ الٰہی کی فراست سے بہت سے علوم فضیلت کے درجے تک حاصل ہو جاتے ہیں۔ شاعروں کو صرف دانش و عقل، علم بازیرک، خدوخال کے حسن اور احوال کا شعور ہوتا ہے لیکن فقرا کو معرفت، تصوف، توحید اور قربِ الٰہی کا علم حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اجازت سے بذریعہ قربِ حضوری حاصل ہوتا ہے۔ اگرچہ اہلِ اللہ اور اولیا اللہ فارسی زبان میں خام ہوتے ہیں لیکن ان کے مسکۂ خام میں بھی شہد کی سی مٹھاس اور مکمل لذت ہوتی ہے۔ فقرا کا کلام کن کی کنہ سے ہوتا ہے اور ان پر اللہ کے راز الہام کی صورت میں وارد ہوتے ہیں۔ فقرا کو مجمع جمعیت سے نور

ایمانی کے جوہر کا مشاہدہ حاصل ہوتا ہے۔ فقرا کا دشمن ہمیشہ پریشان رہتا ہے کیونکہ ان کو وصالِ الٰہی کی بدولت کرامات حاصل ہوتی ہیں اور ان کا وصال مشاہدۂ جمال کے ساتھ ہے۔

جان لے کہ طالبِ مولیٰ کے لیے فرضِ عین ہے کہ پہلے مرشد کامل تلاش کرے خواہ اسے مشرق سے مغرب اور قاف سے قاف تک ہی کیوں نہ جانا پڑے۔ ناقص مرشد کی راہ ناقص تقلید پر مبنی ہوتی ہے اور اس راہ کی تاثیر کے آثار خود اس کے ناقص ہونے کی گواہی دیتے ہیں۔ مرشد کامل کی ابتدا اور انتہا ایک ہوتی ہے۔ وہ صراطِ مستقیم پر ہوتا ہے اور اسے حضوری، نورِ الٰہی کی تجلیات کا مشاہدہ، قربِ الٰہی، توحید کی معرفت اور سلک سلوکِ تصور کے تمام مراتب اور ان پر تصرف حاصل ہوتا ہے۔ ناقص مرشد کے مریدوں کی تعداد جتنی زیادہ ہوتی ہے اتنا ہی وہ قرب اور معرفتِ الٰہی سے دور اور دنیا و آخرت میں ذلیل و خوار ہوتا ہے۔ مرشد کامل کے طالبوں کی تعداد جتنی زیادہ ہوتی ہے اتنا ہی اسے روز بروز قربِ الٰہی کے اعلیٰ درجات اور ظاہر و باطن میں ترقی حاصل ہوتی ہے اور وہ حق تعالیٰ کا مقرب ہوتا چلا جاتا ہے۔ ہاں یہ بات یقینی ہے کہ ایسے مرشد بے شمار ہیں جو اپنے طالبوں کو ذکر، فکر، مراقبوں اور مکاشفوں میں مصروف رکھتے ہیں۔ ایسے نفس پرست مرشد بھی بہت ہیں جو طالب کو (نقش اور تعویذات بنانے کے لیے) دائرے پُر کرنے، جنوں اور مؤکلوں کو قابو کرنے، ورد وظائف، دعوت اور تلاوت میں مشغول رکھتے ہیں۔ ایسے مرشد نایاب ہیں جنہیں معرفت و قربِ الٰہی، جمعیت، مشاہدۂ نورِ ذات اور مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حضوری حاصل ہوتی ہے۔ اہلِ دیدار مرشد کامل وہ ہے جو ظاہر میں خود تربیت کرے اور باطن میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی مجلس میں پہنچا کر تلقین و ارشاد سے سرفراز کروائے۔

تعلیم کیا ہے اور تلقین کسے کہتے ہیں؟ تعلیم سے علم ظاہری واضح ہو جاتا ہے اور تلقین سے روشن ضمیری حاصل ہوتی ہے جس سے طالب دونوں جہان پر غالب آ جاتا ہے۔ حاضرات اسم اللہ ذات کے علم سے طالب کو چار طرح کی تعلیم حاصل ہوتی ہے اور ہر ایک تعلیم کے ساتھ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم باطن میں اسے چار قسم کی تلقین فرماتے ہیں۔ سب سے پہلے مرشد طالب کو حاضرات اسم

اللہ ذات کے تصور کی تعلیم دیتا ہے اور اپنی توجہ سے باطن میں اسے مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حضوری میں پہنچا دیتا ہے۔ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اسے تلقین سے سرفراز فرماتے ہیں جس سے اس کے وجود سے نفسانی و شیطانی حجابات اور دل پر پڑے تمام پردے مکمل طور پر اٹھ جاتے ہیں اور وہ ازل سے ابد تک کا تماشا عین بعین دیکھ سکتا ہے۔ ظاہر میں طالبِ مولیٰ کو علم ظاہری پر قدرت حاصل ہوتی ہے اور باطن میں خُلقِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی تلقین، حلم، ظاہری علم کے مطالعہ کے لیے جمعیتِ خاطر، دانش مندی و شعور اور مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی دائمی حضوری حاصل ہوتی ہے۔ یہ مراتب مبتدی قادری کے ہیں جو مرشد کامل سے طالب صادق کو حاصل ہوتے ہیں۔ دوسرے مرتبہ پر مرشد کامل طالبِ مولیٰ کو حاضراتِ اسم اللہ ذات کی تعلیم کے ساتھ تصورِ عظیم اور توجہ کے ساتھ قدیم مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حضوری سے مشرف کرتا ہے جہاں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اسے تلقین فرماتے ہیں ''خُذْ یَدِیْ'' یعنی ''میرا ہاتھ پکڑ''۔ پھر باطن میں جو حکم اسے ملتے ہیں، حضوری کے ذریعے وہ ان کی وضاحت بھی پا لیتا ہے۔ ان مراتب کے ظہور سے باطن معمور اور وجود مغفور ہو جاتا ہے۔ اس طرح کی فتح صرف قادری طالب کو نصیب ہوتی ہے۔

تیسرے مرتبہ پر مرشد کامل طالبِ مولیٰ کو حاضرات اسم اللہ ذات سے تفکر اور تصرف کی تعلیم دیتا ہے اور باطن میں مجلسِ محمدی میں پہنچا کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی نگاہ و تلقین سے نوازتا ہے اور توحید کے دریا میں غرق کر دیتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی نگاہ و تلقین سے طالبِ مولیٰ کا نفس دائمی طور پر فنا ہو جاتا ہے، وہ دیدارِ الٰہی اور نورِ ذات کے مشاہدے سے مشرف ہو کر مطلق عارف باللہ بن جاتا ہے۔ فقیر اہل راز، لایحتاج اور بے نیاز ہوتا ہے۔

چوتھے مرتبہ پر مرشد کامل طالبِ مولیٰ کو توحید کی معرفت عطا کرتا ہے اور توجہ کے ساتھ حاضراتِ اسم اللہ ذات کے کل الکلید تصور کی تعلیم دے کر باطن میں مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حضوری سے مشرف کرتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اسے لطف و کرم اور التفات کے

ساتھ بغل گیر کرتے ہیں یا نگاہ فرما کر اپنے فضل سے مراتب عطا فرما دیتے ہیں۔ پھر اسے بصد تصدیق، صدیق بالیقین کے مرتبہ سے نواز کر سلطان الفقرا کے حوالے فرما دیا جاتا ہے۔ پس طالبِ مولیٰ کو رحمتِ نور کا فیض اور حضوریٔ قربِ الٰہی حاصل ہوتی ہے اور وہ اِذَا تَمَّ الْفَقْرُ فَهُوَ الله ترجمہ ''جہاں فقر مکمل ہوتا ہے وہیں اللہ ہے'' کے مراتب پالیتا ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا:

اَلْفَقْرُ فَخْرِیْ وَالْفَقْرُ مِنِّیْ

ترجمہ: فقر میرا فخر ہے اور فقر مجھ سے ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

رَبِّ اِنِّیْ لِمَآ اَنْزَلْتَ اِلَیَّ مِنْ خَیْرٍ فَقِیْرٌ (القصص۔24)

ترجمہ: اے میرے ربّ واقعی میں اس خیر و برکت کا جو تو نے میری طرف اتاری ہے، محتاج ہوں۔

فقیرِ کامل طالبِ مولیٰ کو ایک لحہ میں ان چاروں مراتب، چاروں تعلیم و تلقین سے سرفراز کر دیتا ہے۔ ایسا ہی مرشد لائقِ ارشاد ہوتا ہے اور اگر ایسا نہیں ہے تو طالبِ مولیٰ کو فوراً اس سے جدا ہو جانا چاہیے کیونکہ خام مرشد فساد کا موجب ہوتا ہے۔ وہ قصہ و افسانہ خواں ہوتا ہے اور راہِ فقر اور باطنی معرفت سے بیگانہ ہوتا ہے۔ مرشدی اور طالبی کوئی آسان کام نہیں۔ مرشد اور طالب کے مراتب میں مشاہدۂ اسرارِ پروردگار کے عظیم راز ہیں۔

سنو اے تیلی کے بیل! کامل مکمل اکمل مرشد تمام جمعیتوں کا جامع اور کُل ہوتا ہے اور اس کے قبضۂ قدرت میں تمام مقاماتِ جز ہوتے ہیں۔ طالبانِ مولیٰ کے لیے ریاضت اور مجاہدہ راہزن کی طرح ہے کہ مرشد کامل اپنے ایک ہی سخن سے انہیں مشاہدۂ حضور، قربِ الٰہی اور معرفت کی ابتدا و انتہا کی تمامیت تک پہنچا دیتا ہے۔ پس معلوم ہوا کہ مرشد کامل اکمل کا سخن کُن کی کنہ سے ہوتا ہے ''یَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنَ'' ترجمہ: ''وہ حکم دیتا ہے 'ہو جا' پس وہ ہو جاتا ہے''۔ مرشد بے شمار ہیں اور ان میں سے ہزاروں ایسے ہیں جو نام و ناموس اور شہرت کے خواست گار ہیں۔ مرشد کامل علما باللہ فقیر فی اللہ

دنیا میں بہت نایاب ہوتے ہیں۔ سلک وسلوکِ تصور کی ابتدا و انتہا حضوری ہے۔ مرشد کامل صاحب تصور کل الکلید کو چاہیے کہ وہ ایک ہی لمحہ میں (طالب پر) ابتدا و انتہا منکشف کر دے۔ اگر مرشد ایسا کامل ہے تو طالبِ مولیٰ کو مرشد پر کامل و درست یقین کرنا چاہیے۔ حدیث:

اَلطَّالِبُ عِنْدَ الْمُرْشِدِ کَالْمَیِّتُ بَیْنَ یَدَیِ الْغَاسِلِ

ترجمہ: مرشد کے ہاتھ میں طالب اس طرح ہوتا ہے جیسے مردہ غسل دینے والے کے ہاتھ میں۔

جان لے کہ اگر کسی کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی دنیاوی محبت ہو تو خواہ روئے زمین کے تمام اولیا کرام ایک جگہ جمع ہو جائیں تب بھی اس شخص کو معرفت اور محبتِ الٰہی کا ایک ذرّہ بھی نصیب نہیں ہو سکتا۔ پس معلوم ہوا کہ جس قدر کسی کے دل میں دنیاوی محبت ہو گی اسی قدر وہ نفاق، جھوٹ، طمع، خود پسندی، حرص، حسد، غرور اور نفسانی خواہشات سے لبریز ہو گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا:

لَا یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ مَنْ کَانَ فِیْ قَلْبِہٖ مِثْقَالَ ذَرَّۃٍ مِنَ الْکِبْرِ (مسلم-267)

ترجمہ: جس کسی کے دل میں ذرّہ برابر بھی کبر ہو گا وہ ہرگز جنت میں داخل نہیں ہو گا۔

دل کی پاکیزگی کیسے حاصل کی جائے اور صفاتِ قلب کیا ہیں؟ جو طالب مشقِ مرقومِ وجودیہ اور اسم اللہ ذات کا تصور ہمیشہ کرتا ہے اس کے وجود سے طمع، حرص، عجب و کبر اور تمام ناشائستہ خصائل کا خاتمہ ہو جاتا ہے اور خناس، خرطوم و خطرات مر جاتے ہیں۔ اسم اللہ ذات کے تصور کے غلبات سے جس کا قلب پاک ہو جاتا ہے، وہ خناس و خرطوم اور شیطان سے خلاصی پا لیتا ہے اور اللہ کے ساتھ دائمی مخلص، روشن ضمیر اور نفس پر حاکم ہو جاتا ہے۔ یہ مشقِ مرقومِ وجودیہ کا فیض ہے جو طالب کو مرشد کامل سے ابتدا میں ہی حاصل ہو جاتا ہے۔ مطلب یہ کہ تصور اسم اللہ ذات کے حاضرات کی تعلیم سے طالبِ مولیٰ پر باطنی حقیقتیں واضح ہوتی ہیں اور وہ روشن ضمیر بن جاتا ہے۔ قلب کی مشق کرنے سے قبور کا عین العیان مشاہدہ ہوتا ہے اور عین العیان حضوری حاصل ہوتی ہے۔ طالب رحمتِ خداوندی سے اللہ کی نظر میں منظور ہو کر مطلق عارف باللہ ہو جاتا ہے، اس کے سامنے

عرش سے تحت الثریٰ تک دنیا اور آخرت کے تمام خزانے ظاہر ہو جاتے ہیں لیکن اس کا دل دنیا و آخرت کے تماشوں سے بیزار ہو چکا ہوتا ہے، پس وہ لا یحتاج ہوتا ہے۔ فقیر کو مردانِ خدا کا مرتبہ حاصل ہوتا ہے۔ دنیا کا طالب مخنث ہے، عقبیٰ کا طالب مؤنث اور مولیٰ کا طالب مذکر ہے۔ جب فقیرِ کامل کو مکمل جمعیت حاصل ہو جاتی ہے اور اس کے وجود سے نفسانی خصائل کا مکمل خاتمہ ہو جاتا ہے پھر اس کی توجہ رواں ہو جاتی ہے۔ دینی و دنیاوی معاملات میں وہ جس چیز پر بھی توجہ کرتا ہے اس کا کام روز بروز ترقی پذیر رہتا ہے اور یہ ترقی قیامت تک متواتر جاری رہتی ہے۔ اسی کو توفیق کلی کہتے ہیں۔ جس کو تحقیقی طریق سے روشن توجہ کا یہ طریقہ آتا ہے اسے کیا احتیاج کہ وہ درمِ دنیا اور اہلِ دنیا کے لیے دعا کرے یا دعوت پڑھے۔ یہ ولایت و ہدایت کا انتہائی مرتبہ ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

◆ وَالسَّلٰمُ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى (طٰہٰ۔47)

ترجمہ: اور اس پر سلام ہو جو ہدایت کی اتباع کرے۔

ایسا شخص عارف باللہ ہوتا ہے۔ اللہ بس باقی ہوس۔ بیت

باھُوؒ کاملان را نیست مشکل راز راہ

طالبان را میرسانند یک نگاہ

ترجمہ: اے باھُوؒ! کامل مرشد کے لیے رازِ الٰہی کی راہ بالکل مشکل نہیں، وہ طالب کو ایک ہی نگاہ سے اس راہ کی منزل تک پہنچا دیتے ہیں۔

جان لے کہ فقیرِ کامل ولی اللہ عارف باللہ صاحبِ تصور اسم اللہ ذات عین بعین (اللہ کو) دیکھتا ہے۔ اسے چلہ کشی اور حجرے میں خلوت نشینی جیسے اعمال اختیار کرنے سے شرم آتی ہے کیونکہ چلہ کشی ریا کارانہ عمل ہے جس سے نفس مضبوط ہوتا ہے اور خلوت نشینی میں خطراتِ شیطانی کا خلل ہوتا ہے۔ منتہی کامل کو کیا ضرورت کہ وہ اس طرح کی کسی بھی چیز میں مشغول ہو کیونکہ وہ تو دنیا، نفس اور شیطان لعین پر غالب ہوتا ہے۔

ابیات

خلوتی خلل است حجرہ باحجاب
عین بینا را نباشد این عذاب

ترجمہ: خلوت خلل ہے اور حجرہ حجاب ہے۔ جن کی باطنی آنکھیں روشن ہو جائیں وہ اس طرح کے عذاب میں مبتلا نہیں ہوتے۔

ہر کہ در توحید غرقش بانبیؐ
دل باحضوری خلوتش قرب از قوی

ترجمہ: جو کوئی توحید میں غرق ہو جاتا ہے وہ آپؐ کا ہم مجلس بن جاتا ہے۔ اس کا دل حضوری میں خلوت نشین رہتا ہے اور قربِ الٰہی کی بدولت قوی ہو جاتا ہے۔

بی حجابش خاصگان ہم بی حجاب
ہر کہ در زندان خلوت شد خراب

ترجمہ: خواص اور اللہ کے درمیان نفس کا کوئی حجاب نہیں ہوتا اس لیے وہ بے حجاب اللہ کا دیدار کرتے ہیں لیکن جس کا وجود نفسانی خواہشات کے زندان میں قید ہے اس کی خلوت خرابی کا باعث ہوگی۔

باھُوؒ! بہر از خدا ہمراز کن
ہم راز را آواز کن از کن سخن

ترجمہ: اے باھُوؒ! خدا کے لیے کن کے راز کا محرم بنا دے۔ جو آوازِ کن کے راز کا محرم ہو جاتا ہے اس کا کلام کن کا کلام ہو جاتا ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

◆ یَقُوْلُ لَہٗ کُنْ فَیَکُوْنُ ○ (مریم۔35)

ترجمہ: وہ حکم دیتا ہے 'ہو جا' پس وہ ہو جاتا ہے۔

حدیث

⊕ اِذَا تَمَّ الْفَقْرُ فَھُوَ اللّٰہ

ترجمہ: جہاں فقر مکمل ہوتا ہے وہیں اللہ ہے۔

فقیر کن کی کنہ سے کلام کرتا ہے یعنی وہ جس چیز کو بھی کہتا ہے 'ہوجا' وہ اللہ کے حکم سے ہوجاتی ہے بشرطیکہ فقیر صاحبِ سخن کو ''کن'' کے ہر مقام اور توحید کی معرفت حاصل ہو اور وہ قربِ الٰہی میں غرق فی النور اور فنا فی اللہ ہو۔ یا صاحبِ سخنِ کُن فقیر حضورِ حق میں باعین العیان غرق ہو اور اپنی ہر عرض والتماس کا جواب باصواب پاتا ہو۔ اس کا کلام اس حدیث کے مطابق ہوتا ہے:

⊕ جَفَّ الْقَلَمَ بِمَا ھُوَ کَآئِنٌ (مسند احمد 10292، سلسلۃ الصحیحہ 3106)

ترجمہ: جو کچھ ہونے والا ہے اسے لکھ کر قلم خشک ہو چکا ہے۔

گویا قلم کی بات اس کے منہ نکلتی ہے۔ اس کے منہ کی دوات سے نکلنے والا ہر سخن ازل کی سیاہی سے لکھا گیا ہوتا ہے۔ وہ جو بھی بات کرتا ہے اس کی تاثیر روز بروز بڑھتی جاتی ہے اور قیامت تک یہ ترقی رواں رہتی ہے، کبھی نہیں رکتی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ارشاد ہے:

⊕ لِسَانُ الْفُقَرَاءِ سَیْفُ الرَّحْمٰنِ

ترجمہ: فقرا کی زبان اللہ تعالیٰ کی تلوار ہوتی ہے۔

کیونکہ تصور اسم اللہ ذات سے عالم باللہ فقیر فی اللہ کے منہ، قلب اور روح کی زبان ایک ہو کر سرّ کی زبان بن جاتی ہے، ان کا نفس فنا ہو چکا ہوتا ہے اور وہ ربّ العالمین کے دائمی دیدار سے مشرف ہوتے ہیں۔ مشاہدہ ومعرفت کے سلک سلوک میں فقیر اہل تصوف کو موکلوں کی آوازیں سننے سے کوئی سروکار نہیں ہوتا۔ وہ عین بعین اللہ کا دیدار کرنے والا طالب ہوتا ہے۔ اللہ بس ماسویٰ اللہ ہوس۔ قطعہ

رزق دانی چیست برسد از خدا
بہر لقمہ چون بہر در این گدا

ترجمہ: تو جانتا ہے رزق کیا ہے؟ رزق اللہ تعالیٰ کی طرف سے پہنچایا جاتا ہے۔ پھر یہ گدا ایک ایک لقمے کی خاطر ہر ایک کے دروازے پر کیوں جاتے ہیں؟

گر بر درش قدمی رود صاحب نظر
نظر عارف کیمیائے سیم و زر

ترجمہ: عارف کی نظر کیمیائے سیم و زر ہوتی ہے۔ وہ جس کسی کے در پر بھی قدم رکھتا ہے اسے صاحبِ نظر بنا دیتا ہے۔

خدا بگرداند مرا بہر از کرم
گر روم یا می نشینم نیست غم

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنے فضل و کرم سے نوازا ہے۔ اب چاہے میں چلوں یا بیٹھوں (یعنی کسی بھی حال میں رہوں) مجھے کوئی غم نہیں۔

نفس را رسوا کنم بہر از گدا
بردرش قدمی برم بہر از خدا

ترجمہ: میں گدا بن کر اپنے نفس کو رسوا کرتا ہوں۔ میں لوگوں کے دروازے پر اللہ کی خاطر جاتا ہوں (یعنی انہیں اللہ کی طرف بلانے کی خاطر)۔

زیر قدم فقر گنج بیکران
قدم فقر برسر شاہ جہان

ترجمہ: فقر کے قدموں تلے عظیم خزانہ ہے۔ فقر کا قدم جہان کے بادشاہوں کے سر پر ہے۔

فقر راز حق بحق یابد بحق
در مطالعہ فقر لوح دل یک ورق

ترجمہ: فقر رازِ حق ہے اور فقر کے مطالعہ میں دل کی تختی ایک ورق ہے جس میں اگر حق لکھا ہو تو حق مل جاتا ہے۔

www.sultan-ul-faqr-publications.com

از تصور اسم اللہ جان صفا
از تصور اسم اللہ شد لقا

ترجمہ: تصور اسم اللہ ذات سے تصفیہ قلب اور دیدارِ الٰہی نصیب ہوتا ہے۔

کی تواند بست صورت بی مثال
ہر کہ صورت را بہ بندد در زوال

ترجمہ: کون ہے جو اس بے مثال کی صورت کو بیان کر سکے۔ جو بھی اسے صورت میں قید کرتا ہے وہ زوال میں ہے۔

باھوؒ! بانظر اللہ چو دل بیدار شد
بیدار دل را دائمی دیدار شد

ترجمہ: اے باھوؒ! جب دل اللہ کی نظرِ کرم سے بیدار ہو جاتا ہے تو اسے دائمی دیدار حاصل ہو جاتا ہے۔

معرفت کسے کہتے ہیں؟ معرفت جاننے اور پہچاننے کو کہتے ہیں۔ جس نے بھی پہچان لیا وہ دیدار تک پہنچ گیا۔ جس نے دیدار حاصل کر لیا وہ نورِ ذات تک پہنچ گیا اور توحید کو اختیار کر کے مشاہدۂ معرفت اور دیدار کی لذت چکھ لی۔ جس نے معرفت حاصل کر لی وہ عارف باللہ ہو گیا۔ اس کی باطنی آنکھ ہمیشہ معرفت اور دیدار سے مشرف رہتی ہے۔ وہ باادب، خاموش اور شریعت میں ہوشیار ہوتا ہے۔ معرفت کے یہ مراتب علما باللہ اور فقیر اولیا اللہ کو حاصل ہوتے ہیں۔ علما باللہ کی توجہ، نظر، تفکر، تصور، تصرف سے طالب روزِ اوّل ہی عالم باللہ بن جاتا ہے جبکہ اولیا اللہ کی نظر، توجہ، تصرف، تصور اور تفکر سے طالب پہلے دن ہی اولیا اللہ کے مرتبہ پر پہنچ جاتا ہے۔ فرمانِ نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہے:

مَنْ عَرَفَ رَبَّہٗ فَقَدْ کَلَّ لِسَانُہٗ

ترجمہ: جس نے اپنے ربّ کو پہچان لیا پس اس کی زبان گونگی ہو گئی۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

◆ اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ (یونس۔62)

ترجمہ: بے شک اللہ تعالیٰ کے اولیا پر نہ کچھ خوف ہے اور نہ ہی وہ غم زدہ ہوں گے۔

حدیثِ قدسی:

دَعْ نَفْسَكَ وَتَعَالِ

ترجمہ: اپنے نفس کو چھوڑ دے اور اللہ تک رسائی حاصل کر۔

دنیا، شیطان، نجس، مردود اور مردار ہے۔ مثنوی

تا نہ بینم باچشم باور کجا
دیدۂ بیدار نہ بیند سر ہوا

ترجمہ: جب تک میں اپنی آنکھ سے دیکھ نہ لوں تب تک کامل یقین کیسے کروں؟ جس کی باطنی آنکھیں بیدار نہیں وہ محض نفسانی خواہشات کے مطابق دیکھتا ہے۔

این چشم پر آب و خون خواب بر
چشم نورش معرفت نور از نظر

ترجمہ: یہ خون اور پانی سے بھری ہوئی جسمانی آنکھیں خواب دیکھنے کے لیے ہیں۔ نورِ معرفت حاصل کرنے کے لیے باطنی آنکھوں کا نور چاہیے جو فقیرِ کامل کی نگاہ سے حاصل ہوتا ہے۔

ہر طرف بینم بیابم ذات نور
یک نظر عارف برد باحق حضور

ترجمہ: میں جس طرف نظر کرتا ہوں نورِ ذات ہی دیکھتا ہوں۔ عارف کی ایک ہی نگاہ حضورِ حق میں پہنچا دیتی ہے۔

گر توجہ میکند آن اہل راز
فقر لایحتاج گردد بی نیاز

ترجمہ: اگر اہلِ راز مرشد تجھے اپنی توجہ سے نواز دے تو تجھے فقرِ لا یحتاج عطا کر کے بے نیاز بنا دے گا۔

چشم دو عین است آخر شد دو عین

از دوئی برخیز یکتا جان بین

ترجمہ: آنکھیں دو ہیں (ایک ظاہری اور ایک باطنی)۔ جب وہ دونوں ایک ہو جاتی ہیں تو ان سے دوئی کا پردہ اُٹھ جاتا ہے اور وہ ایک ہی ذات کو دیکھتی ہیں۔

شد بسد سکندری خود درمیان

درمیان خود رفتہ شد عین العیان

ترجمہ: تیری اپنی ذات سدِ سکندری[1] کی طرح اللہ اور تیرے درمیان حائل ہے۔ جب تو خود کو درمیان سے نکال دے گا تو تجھے عین العیان (دیدار) حاصل ہو جائے گا۔

پردہ بیرون آمدن حکمت نما

غرق شو با اسم اللہ دل صفا

ترجمہ: تمام حجابات سے نکل آنے پر حکمت حاصل ہوتی ہے۔ پس تو اسم اللہ ذات میں غرق ہو کر تصفیہ قلب پا لے۔

ذکر فکر پردہ شد علمش حجاب

ذکر را بگذار مذکورش بیاب

ترجمہ: راہِ معرفت میں علم، ذکر اور فکر بھی حجاب ہیں۔ ذکر سے گزر اور مذکور تک پہنچ۔

ذکر بی مذکور گردد صد حجاب

غرق فی التوحید فی اللہ کامیاب

ترجمہ: مذکور کو پہچانے بغیر ذکر کرنا سو حجابوں کے برابر ہے۔ غرق فی التوحید اور فنا فی اللہ ہو جانے

---

[1] کانسی کی دیوار جس کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ سکندر بادشاہ نے چینی تاتار اور چین کے درمیان بنائی تھی۔

سے ہی کامیابی حاصل ہوتی ہے۔

غرق باعین است عین از غرق بین
تاشوی عارف خدا دیدار بین

ترجمہ: غرق عین کے ساتھ ہے۔ غرق ہو کر عین (ذاتِ خداوندی) کو دیکھ تاکہ تو اس کا دیدار کرنے والا عارفِ خدا بن جائے۔

مرد طالبِ مولیٰ کے قلب و روح ہر لحہ اور ہر دم دیدار کے مشتاق رہتے ہیں۔ مردِ مطلوب هَلْ مِنْ مَّزِيْدٍ هَلْ مِنْ مَّزِيْدٍ اَلْمُشْتَاقُ اِلَى الْمُشَاهِدَةِ ترجمہ: ''ہم تیرے مشاہدے کے مشتاق ہیں۔ کیا اور ہے؟ کیا اور ہے؟'' کی فریاد کرتا رہتا ہے۔ بیت

نظر بر دیدار دل دیدار در
دل نظر یکتائی نظار تر

ترجمہ: نظر بھی دیدار میں گم ہے اور دل بھی دیدار میں غرق ہے۔ جب دل اور نظر یکتا ہو جاتے ہیں تو دیکھنے والے کے لیے دیدار مزید واضح ہو جاتا ہے۔

اگر تجھے فقر کی نگاہ حاصل ہے تو دیدار کی طرف رخ کر۔ ورنہ اہلِ دیدار اور فقر کا گلہ اور ان کا انکار مت کر کیونکہ ایسا کرنا تیرے لیے دونوں جہان میں ذلت و خواری کا باعث ہوگا۔

بیت

خندہ بر سینۂ صافان میکنی ہشیار باش
ہر کہ بر آئینہ خندد رویش خندی خود کند

ترجمہ: باصفا لوگوں کا مذاق اڑانے سے باز آ جا کیونکہ جو کوئی آئینے کو دیکھ کر ہنستا ہے وہ اپنی ہنسی خود اڑاتا ہے۔

اگر بے بصر مادرزاد اندھے کو ہزار مرتبہ سورج اور آئینہ دکھایا جائے تو بھی اسے کوئی چیز نظر نہیں آتی۔ مردہ دل طالب لبِ گور تک اندھا ہی رہتا ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

◆ وَمَنْ كَانَ فِيْ هٰذِهٖٓ اَعْمٰى فَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ اَعْمٰى (بنی اسرائیل۔72)

ترجمہ: اور جو شخص اس دنیا میں (دیدارِ الٰہی سے) اندھا رہا وہ آخرت میں بھی اندھا رہے گا۔

بیت

چشم باطن معرفت با دل نظر
چشم ظاہر داشتند ہم گاؤخر

ترجمہ: صاحبِ دل کی نظر و نگاہ سے معرفت اور باطنی بصیرت حاصل ہوتی ہے (حقیقی آنکھ چشمِ باطن ہے کہ) ظاہری آنکھیں تو گدھے اور بیل کے پاس بھی ہیں۔

فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

◆ مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰى (النجم۔17)

ترجمہ: ان (نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کی نظر نہ (حق سے) ہٹی اور نہ حد سے بڑھی۔

بیت

دنیا را بگذار و عقبیٰ را مبین
نظر بر اللہ بود عارف یقین

ترجمہ: دنیا کو چھوڑ اور عقبیٰ کو بھی مت دیکھ۔ عارف کی نظر تو مکمل یقین کے ساتھ صرف اللہ پر ہی رہتی ہے۔

اگر کسی تصنیف کا مصنف عارف باللہ فقیرِ کامل اور نفس پر حاکم ہے تو اس کتاب کے مطالعہ سے قاری کے وجود میں تصنیف کی تاثیر کلی طور پر رواں ہو جاتی ہے اور وہ روشن ضمیر بن جاتا ہے۔ اس کی باطنی آنکھ روشن ہو جاتی ہے، وہ بابصیرت عامل کامل اور نفس پر حکمران ہو جاتا ہے۔ اگر تصنیف تاثیرِ کلی رکھتی ہو تو اس کا مطالعہ کرنے والے کو تجلیاتِ ذات کے مشاہدہ سے معرفت نصیب ہوتی ہے اور وہ قربِ الٰہی اور مطلق وصال سے مشرف ہو جاتا ہے۔

بیت

ہیچ علمی بہتر از تفسیر نیست
ہیچ تفسیری بہ از تاثیر نیست

ترجمہ: کوئی بھی علم، علمِ تفسیر سے بہتر نہیں۔ کوئی تفسیر تاثیر سے بہتر نہیں۔

گر کسی دل روشن از تفسیر نیست
آں تفسیری باتاثیر نیست

ترجمہ: اگر تفسیر پڑھنے سے دل روشن نہیں ہوتا تو ایسی تفسیر تاثیر نہیں رکھتی۔

اگر عالم صاحبِ تفسیر بے تاثیر ہے تو وہ مفسد ہے۔ اگر چلہ کرنے والے کی تاثیر بغیر علم تفسیر کے ہے تو وہ رجعت کھا کر مرتے وقت دیوانہ یا کافر ہو جائے گا۔ جو جاہل ہے، وہ عارف فقیر نہیں ہو سکتا اور جو فقیر ہے وہ جاہل نہیں ہو سکتا۔

بیت

علم را آموز از مہد تا لحد
انتہائی نیست علمش تا حد ز حد

ترجمہ: مہد سے لحد تک علم حاصل کر۔ علم کی کوئی انتہا نہیں خواہ ایک حد سے دوسری حد یعنی ازل سے ابد تک کا علم حاصل ہو جائے۔

علم مونسِ جان ہے۔ جاہل فقیر شیطان کا ساتھی ہے۔

بیت

علم ظاہر شیر باطن شد شکر
ہر دو را آمیز بہ از شہد تر

ترجمہ: ظاہری علم دودھ کی طرح ہے اور باطنی علم شکر کی طرح۔ دونوں کو ملا لے تا کہ شہد سے زیادہ بہتر ہو جائے۔

دعوت پڑھنے کے لائق وہ شخص ہے جو عامل کامل اور عین العیان ہو، جس کا وجود مغفور ہو اور روحانی جسم قربِ ربانی کی حضوری سے مشرف ہو۔ ایسا شخص صاحبِ توجہ و توفیق، صاحبِ تصور تحقیق اور صاحبِ تصرف و تصدیق و تفکر ہوتا ہے۔ صدیق وہ ہے جس کو فنا فی اللہ عارف باللہ کا مرتبہ حاصل ہو، اسم اللہ ذات میں مستغرق رہتا ہو اور مشاہدۂ باطنی میں نورِ ذاتِ الٰہی کی تجلیات سے فیض یاب ہو۔ جس شخص کو یہ صفات حاصل ہیں وہ اس لائق ہے کہ اولیا اللہ روحانی کی قبروں پر جا کر دعوت پڑھ سکے۔ جب کامل صاحبِ دعوت کسی ایسی قبر پر جائے جو بمنزلہ تیغ برہنہ ہو تو قبر کے نزدیک بیٹھ کر قرآن مجید سے سورۂ الملک یا سورۂ یٰسین یا سورۂ مزمل پڑھے یا پھر جتنا قرآن اسے یاد ہے وہ پڑھے اور دل سے روحانی کی طرف متوجہ ہو جائے۔ اگر دعوت پڑھنے والا غالب ہے تو روحانی ہاتھ باندھ کر اس کے سامنے کھڑا ہو جائے گا اور باادب ہو کر قرآنِ مجید سنے گا اور اگر دعوت پڑھنے والا ناقص ہے تو روحانی ایک ہاتھ یا ایک بالشت کے فاصلے پر اس کے روبرو باادب بیٹھ کر قرآنِ مجید سنے گا۔ اگر اس وقت دعوت پڑھنے والا علمی ترتیب سے اس روحانی کو قید کر لے تو وہ ساری عمر اس کی قید سے ہرگز رہائی حاصل نہیں کر پائے گا، وہ جہاں چاہے گا روحانی حاضر ہو جائے گا۔ ایک صاحبِ باطن عارف باللہ ناظر کو روحانی اولیا اللہ پر اس قدر قوت اور قدرت حاصل ہوتی ہے کہ اگر تمام عالم اور روئے زمین کے جن و انس اور فرشتے ایک جگہ جمع ہو جائیں تو بھی صاحبِ باطن عارف باللہ تمام عالم کے زندہ روحانی سب پر غالب ہو گا۔ اگر صاحبِ دعوت باترتیب دعوت پڑھے گا تو حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تک اور روزِ قیامت تک آنے والے تمام انبیا، اولیا اللہ، غوث، قطب، شہید، ابدال، اوتاد، فقیر، درویش، عارف، ولی، مومنوں اور مسلمانوں کی ارواح اور کائنات کی تمام زندہ ارواح دعوت پڑھنے والے کے گرد بگرد صف باصف کھڑی ہو جائیں گی اور وہ سب کے ساتھ مصافحہ کرے گا۔ دعوت پڑھنے والے کو اپنی تمام زندگی میں اور مرنے کے بعد بھی اس مجلس کی ملاقات حاصل رہے گی۔ اس قسم کی دعوت پڑھنا صرف صاحبِ عیان کے لیے ممکن ہے کیونکہ ایسا عیان العیان یہ دعوتِ قبور قرآن کی برکت سے

پڑھتا ہے اور تمام ارواح کو اللہ تعالیٰ کے حکمِ حضوری سے قید کرتا ہے۔ جو اہلِ دعوت یہ کامل راہ نہیں جانتا وہ دعوت پڑھنے کے کسی علم سے آگاہ نہیں۔ جو بھی کسی اہلِ دعوت، اہلِ حضور، غالب بر روح و قبور فقیر کو ایذا پہنچائے گا وہ دونوں جہان میں اور آخرت میں بھی ذلیل و خوار ہوگا۔

جان لے کہ خاموشی کی چار قسمیں ہیں۔ پہلی قسم کی خاموشی اہلِ دنیا، متکبر اور ظالم لوگوں کی ہے جو تکبر اور نفسانی خواہشات کی وجہ سے غریب، عاجز، مظلوم، مسکین اور فقیروں سے ہمکلام نہیں ہوتے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا:

❁ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مَظْلُوْمًا وَّلَا تَجْعَلْنِیْ ظَالِمًا

ترجمہ: اے اللہ تعالیٰ! تو مجھے مظلوم بنا اور ظالموں میں سے نہ بنا۔

❁ اَللّٰھُمَّ اَحْیِنِیْ مِسْکِیْنًا وَّ اَمِتْنِیْ مِسْکِیْنًا وَّ احْشُرْنِیْ فِیْ زُمْرَۃِ الْمَسَاکِیْنِ

ترجمہ: اے پروردگار! تو مجھے مساکین جیسی زندگی دے، مساکین جیسی موت عطا کر اور حشر کے روز مساکین کے ساتھ اٹھا۔

غریب[1] وہ ہے جس کے وجود میں غلطی، غیبت، غضب وغصہ کی غلاظت نہ ہو اور شکستہ اسے کہتے ہیں جس نے اپنی گردن پر اطاعتِ الٰہی کا طوق پہنا ہوا ہو۔ مسکین[2] کا خطاب سب اولیا اللہ کو ربّ الارباب کی طرف سے عطا ہوا ہے۔

خاموشی کی دوسری قسم وہ لوگ اختیار کرتے ہیں جن کا مقصد اپنے عیبوں کو چھپانا ہوتا ہے۔ وہ خاموشی کی آڑ میں خودفروشی اور دکانداری کرتے ہیں۔ ایسے دکاندار ظاہر میں جمعیت سے آراستہ

---

[1] 'غریب' فقر کی اصطلاح ہے۔ حضرت سلطان باھوؒ کی تعلیمات کے مطابق غریب کے معنی وہ فقیر (انسانِ کامل) ہے جس کے وجود سے غیر اللہ نکل گیا ہو اور اس کے اندر ھو (اللہ تعالیٰ) کے سوا کچھ بھی نہ ہو۔ (شمس الفقرا از سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس)

[2] حضرت سلطان باھوؒ کی اصطلاحاتِ تصوف میں مسکین کے معنی ہیں ''ساکن مع اللہ'' یعنی ہر لحہ اللہ کی معیت میں رہنا۔ (شمس الفقرا از سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس)

نظر آتے ہیں لیکن ان کا باطن معرفت سے محروم اور پریشان حال ہوتا ہے۔ ان کی درویشی سراسر مکروفریب ہوتی ہے۔ جان لو کہ ان کی خاموشی حلیمی، سلیمی اور علم درحقیقت لوگوں کو پھانسنے کا جال ہے اور از روئے تکبر ہوتی ہے۔

تیسری قسم کی خاموشی ان لوگوں کی ہے جن کا قلب تفکر، ذکر، فکر، مراقبہ اور اللہ کی جانب متوجہ رہنے سے زندہ ہو جاتا ہے۔ یہ وہ قلب ہے جو اللہ سے پیوست ہے۔ وہ اپنے قلب سے الہام اور روزِ الست کے کُن فیکون کے پیغام حاصل کرتے ہیں۔ ان کی خاموشی اس وجہ سے ہے کہ ان کی آنکھیں عین العیان دیدار میں مست ہیں اور وہ قربِ رحمٰن میں جڑے ہوئے ہیں۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

◆ اَلرَّحۡمٰنُ عَلَی الۡعَرۡشِ اسۡتَوٰی (طٰہٰ-5)

ترجمہ: وہ رحمٰن ہے جس کا استویٰ عرش پر ہے۔

بیت

عرش اکبر دل بود از دل بہ بین
نظر حق بر دل بود حق الیقین

ترجمہ: دل اللہ کا عرشِ اکبر ہے، اُسے دل میں دیکھ۔ یہ بات حق الیقین سے جان لے کہ نظرِ حق دل پر رہتی ہے۔

چہارم خاموشی ان لوگوں کی ہے جن کی جان بے حجاب دیدار کی وجہ سے کباب ہو گئی ہے اور وہ خونِ جگر پیتے ہیں۔ یہ لوگ نفس، دنیا اور شیطان کو فراموش کر کے معرفتِ الٰہی میں محو رہتے ہیں۔ ایسا عارف باللہ جو توحیدِ الٰہی میں غرق اور نورِ ذات کے دیدار سے مشرف ہوتا ہے اس کے لیے اس طرح کی خاموشی فرضِ عین ہے اور اس کی یہ خاموشی اللہ کے ساتھ خلوت ہوتی ہے۔ ایسے عارف باللہ باطن میں مست اور ظاہر میں شریعت میں ہوشیار ہوتے ہیں۔ وہ بدعت اور غیر شرعی کاموں سے ہزار بار استغفار کرتے ہیں۔ ان کے ذکر میں لازوال ذوق شامل ہوتا ہے اور اس طرح کے

ذکر کو ذکرِ اللہ یگانہ کہتے ہیں۔ بہت زیادہ بولنا اور بے معنی کلام رجعت کا پیش خیمہ ہے۔ ناقص کے پاس نہ معرفت کی حکمت ہے اور نہ حکمِ حضوری اور قربِ الٰہی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا:

لَا تُکَلِّمُوْا کَلَامِ الْحِکْمَۃِ عِنْدَ الْجُھَّالِ

ترجمہ: جاہلوں کے سامنے دانائی کی باتیں نہ کیا کرو۔

اس حدیث میں جاہل سے مراد وہ شخص ہے جو علمِ تصوف، علمِ باطن اور وصال ومعرفتِ الٰہی سے محروم ہے۔

حدیث:

مَنْ عَرَفَ رَبَّہٗ فَقَدْ کَلَّ لِسَانَہٗ

ترجمہ: جس نے اپنے ربّ کو پہچان لیا اس کی زبان گونگی ہوگئی۔

حدیث:

اَلسَّکُوْتُ رَأْسَ الْاِسْلَامِ

ترجمہ: خاموشی اسلام کی بنیاد ہے۔

حدیث:

اَلسَّکُوْتُ تَاجُ الْمُؤْمِنِیْنَ وَمَنْ سَکَتَ سَلِمَ نَجَا اَلسَّکُوْتُ قُرْبُ الرَّبِّ اَلسَّکُوْتُ اَنِیْسُ الرَّحْمٰنِ اَلسَّکُوْتُ مَعَ اللّٰہِ قَالَ الْقَلْبِ اَلسَّکُوْتُ اَحْیَاءُ الْعُلُوْمِ اَلسَّکُوْتُ خَیْرٌ اَلسَّکُوْتُ مِفْتَاحُ الْجَنَّۃِ اَلسَّکُوْتُ حِصَارٌ مِّنْ شَرِّ الشَّیْطَانِ اَلسَّکُوْتُ الْحِکْمَۃِ اَلسَّکُوْتُ سَلِیْمُ الْقَلْبِ اَلسَّکُوْتُ یُمِیْتُ النَّفْسِ اَلسَّکُوْتُ یُحْیِ الْقَلْبِ اَلسَّکُوْتُ سَلَامَۃٌ الرُّوْحِ اَلسَّکُوْتُ نُوْرُ الْھُدٰی اَلسَّکُوْتُ ثَمَرَۃُ الْاِیْمَانِ اَلسَّکُوْتُ نَجَاتُ الْخَلْقِ اَلسَّکُوْتُ خَلْوَتِ التَّوْحِیْدِ اَلسَّکُوْتُ جَامِعُ الْجَمِیَّتِ۔

ترجمہ: خاموشی مومن کا تاج ہے۔ جو خاموش رہا وہ سلامت رہا اور نجات پا گیا۔ خاموشی قربِ الٰہی

ہے۔خاموشی انیس الرحمٰن ہے۔خاموشی قلب کا اللہ سے گفتگو کرنا ہے۔خاموشی علوم کو زندہ کرتی ہے۔خاموشی خیر ہے۔خاموشی جنت کی چابی ہے۔خاموشی شیطان کے شر کے خلاف حصار ہے۔خاموشی حکمت ہے۔خاموشی قلب کی پاکیزگی ہے۔خاموشی نفس کی موت ہے۔خاموشی قلب کی حیات ہے۔خاموشی روح کی سلامتی ہے۔خاموشی ہدایت کا نور ہے۔خاموشی ایمان کا ثمرہ ہے۔خاموشی مخلوق سے نجات ہے۔خاموشی توحید کی خلوت ہے۔خاموشی جامع الجمعیت ہے۔

ابیات

لب مجنبند عارفان روئش نگر
عارفان را دائمی باحق نظر

ترجمہ: عارف لب نہیں ہلاتے صرف دیدار میں مگن رہتے ہیں۔ان کی نظر ہمیشہ اللہ پر رہتی ہے۔

ہر کہ گوید غیر او شد خر آواز
خاموشی خلوت خانہ شد حق براز

ترجمہ: جو شخص غیر اللہ کے بارے میں گفتگو کرتا ہے اس کی آواز گدھے کی مثل ہے۔تنہائی کے گوشے میں لب بستہ ہونا اللہ کے ساتھ رازداری ہے۔

سر ز تن گردد جدا سخنش مگو
عارفان ہمسخن باحق گفتگو

ترجمہ: عارفوں کا سرتن سے جدا کر دیا جائے تب بھی وہ غیر اللہ کے بارے میں گفتگو نہیں کرتے۔وہ حق تعالیٰ کے ساتھ ہم سخن رہتے ہیں اور اسی کے متعلق گفتگو کرتے ہیں۔

باھُوؒ ظاہرش باخلق باطن حق کلام
ظاہر و باطن ز باطن شد تمام

ترجمہ: باھُوؒ! وہ ظاہر میں مخلوق سے اور باطن میں حق تعالیٰ سے ہمکلام ہوتے ہیں۔باطن کے مکمل ہو جانے سے ان کا ظاہر و باطن ایک ہو جاتا ہے۔

www.sultan-ul-faqr-publications.com

یافتہ دیدار در دیدہ درو
دیدار در دیدہ بہ بین خوش روبرو

ترجمہ: جن کو دیدارِ الٰہی حاصل ہو چکا ہے ان کی آنکھوں سے دیدار حاصل ہوتا ہے۔ تو ان کے روبرو بیٹھ کر اچھی طرح ان کی آنکھوں میں دیدارِ الٰہی کر۔

تو درو دیدار با دیدار در
ہر یکی تحقیق کن ناظر نظر

ترجمہ: اے طالب! تو دیدارِ الٰہی کے لیے دیدار والے (مرشد کامل) کے در پر چلا جا۔ وہ اپنی ایک نظر سے ہر آنے والے کو تحقیق ناظر بنا دیتا ہے۔

ہر کہ دعویٰ کرد من دیدار در
منصفی! انصاف دہ مثل خضر

ترجمہ: اگر کوئی اس بات کا دعویٰ کرتا ہے کہ اس نے دیدار حاصل کر لیا ہے، تو اے منصف! حضرت خضر علیہ السلام کی طرح انصاف کر۔

روئی در آئینہ عکسی بین شود
زشت و زیبا ہر یکی عکسی دہد

ترجمہ: تُو اپنے چہرے کا اصل عکس کسی (قلبِ باصفا کے) آئینے میں دیکھ۔ چہرہ اچھا ہو یا بُرا، آئینہ ہر عکس دکھاتا ہے۔

بایک نظر ناظر کند ناظر خدا
بایک نظر حاضر برد با مصطفیؐ

ترجمہ: ناظر مرشد کی ایک ہی نظر سے اللہ کا دیدار اور مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حضوری حاصل ہو جاتی ہے۔

راہ این کامل نظر ناظر ز نور
بایک نظر با تو رساند در حضور

ترجمہ: کامل ناظر مرشد کی راہ یہ ہے کہ وہ نورِالٰہی سے نظر کرتا ہے اور ایک ہی نگاہ سے تجھے مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حضوری سے مشرف کر دیتا ہے۔

ذکر فکر باز دارد از خدا
کشف و کراماتش ز نفس با ہوا

ترجمہ: ذکر، فکر اور کشف و کرامات جن کا تعلق نفسانی خواہشات سے ہے، اللہ سے دوری کا باعث ہیں۔

عین بین از عین باعین است راز
ہر کہ بادیدار دایم در نماز

ترجمہ: عین اللہ کو عین اللہ کی آنکھوں سے دیکھنا راز ہے۔ جس کو دائمی دیدار حاصل ہے وہ ہمہ وقت نماز میں ہے۔

پنج پنجاہ رحمتش نازل نمود
ہر کہ پنجاہ پنج یابد باسجود

ترجمہ: طالبِ صادق پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے پچپن رحمتیں نازل ہوتی ہیں۔ جو ان پچپن رحمتوں کو پالیتا ہے وہ ہر لحہ باسجود رہتا ہے۔

یہ مراتب صاحبِ تصور کو تصرف، توجہ، تفکر، معرفتِ توحید، تجرید تفرید اور فرد الفرد ہو جانے سے حاصل ہوتے ہیں۔ روحانی، عیانی، خیالی، احوالی اور جمالی مراتب ایک دوسرے سے مختلف ہوتے ہیں۔ بیت

از نظر خلق است گم یعنی خضر
از خضر گم گشتہ عارف راز بر

ترجمہ: لوگوں کی نظر و نگاہ سے خود کو گم کر لو (یعنی ان کی نظر و نگاہ کا مرکز و محور نہ بنو) مخلوق سے خود کو اس طرح پوشیدہ کر لو جس طرح حضرت خضر علیہ السلام مخلوق سے پوشیدہ ہیں۔ جو کوئی اس طرح خود کو پوشیدہ کر لیتا ہے وہ عارف اور اللہ کا راز دان بن جاتا ہے۔

حدیث قدسی:

اِنَّ اَوْلِیَآئِیْ تَحْتَ الْقَبَآئِیْ لَا یَعْرِفُھُمْ غَیْرِیْ

ترجمہ: بے شک میرے اولیا میری قبا کے نیچے ہیں، ان کو میرے سوا کوئی نہیں پہچانتا۔

خاموشی کی مزید چار قسمیں ہیں:

خاموشی کی پہلی قسم اہلِ دنیا، متکبر اور ظالم لوگوں کی خاموشی ہے جو ریا اور کفر کی وجہ سے غریبوں اور مظلوں سے کلام نہیں کرتے۔ حدیث:

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مَظْلُوْمًا وَّلَا تَجْعَلْنِیْ ظَالِمًا

ترجمہ: اے اللہ مجھے مظلوم بنا اور ظالموں میں سے نہ بنا۔

دوسری خاموشی بے باطن اہل دکان مشائخ کی ہے جو اپنی عیب پوشی اور مکر و فریب کے لیے خاموشی اختیار کرتے ہیں۔

حدیث شریف میں ہے:

نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ غَضَبِ الْحَلِیْمِ

ترجمہ: میں حلیم کے غضب سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔

تیسری قسم قلبی ذاکر مومنوں کی خاموشی ہے جو مراقبہ، ذکر اور فکر سے اپنے دل کو کدورتوں اور ریا سے صیقل کرتے ہیں۔ چہارم خاموشی صاحبِ تصور عین العیان کی ہے جو ہمیشہ معرفت اور قربِ الٰہی میں مستغرق رہتے ہیں۔ صاحبِ تصور عارف باللہ کو اللہ تعالیٰ اور سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی جانب سے حکم والہام ہوتا ہے، اس کا یہ حال اس کے قال سے ظاہر ہوتا ہے۔ وہ اللہ کا کلام سنتا اور بولتا ہے، اگر حکم ہوتا ہے تو دیکھتا ہے ورنہ دست بستہ رہ کر گوش و ہوش اور باطنی آنکھ سے معرفتِ

الٰہی کی طرف متوجہ رہتا ہے۔

جان لو کہ ایک ذکر زوال ہے اور دوسرا ذکر اللہ لازوال۔ جس طالب کے وجود میں معرفت اور قرب و وِصالِ الٰہی سے اللہ کا لازوال ذکر پیدا ہو جاتا ہے، اس کے وجود میں نفس، مخلوق، دنیا اور شیطان زوال پذیر ہو جاتے ہیں اور ان چاروں کے حجابات ختم ہو جاتے ہیں۔ اس کے وجود سے دوئی ختم ہو جاتی ہے جس سے وہ اللہ کے ساتھ یکتا ہو جاتا ہے۔ یہ ہے باطن آباد کرنے والے ذکرِ اللہ کی شرح۔ ایسا ذکر کرنے والے کو مبارک باد۔ بیت

ہر کہ دعویٰ کرد من ذاکر خدا

خود پرستی رفت از وی دل صفا

ترجمہ: اگر کوئی اس بات کا دعویٰ کرے کہ وہ ذاکر خدا ہے تو اس کا ثبوت یہ ہے کہ اس کے وجود سے خود پرستی نکل جاتی ہے اور دل مصفا ہو جاتا ہے۔

ایسا صاحبِ ذکر ہمہ وقت اللہ کے ذکر میں محو رہتا ہے۔ وہ اللہ کے حکم سے اللہ کے ساتھ ذکر کے دور پہ دور کرتا رہتا ہے۔ اسے آوازِ سرود اور مخلوق کی آواز نہیں بھاتی اگرچہ وہ خوش الحان آواز کسی داؤدی گلے کی ہی کیوں نہ ہو کیونکہ اس کے کان حق کو سننے میں مشغول رہتے ہیں۔ اسے مخلوق کے خدوخال کا حسن پسند نہیں آتا خواہ وہ حضرت یوسف علیہ السلام کے حسن کی مثل ہی کیوں نہ ہو کیونکہ اس کی آنکھیں شوق واشتیاق سے نورِ حضور کے دیدار میں مگن ہوتی ہیں۔ ایسا ذاکر لب بستہ ہو کر اللہ سے ہمکلام رہتا ہے‘ اس کی زبان حق کے سوا اور کچھ نہیں بولتی اگرچہ اسے ہر کلام کے عوض ملکِ سلیمانی کی حکومت ہی کیوں نہ پیش کی جائے۔

ابیات

مرا ز پیر طریقت نصیحتی یاد است

کہ غیر یاد خدا ہرچہ ہست برباد است

ترجمہ: مجھے پیر طریقت کی نصیحت یاد ہے کہ اللہ تعالیٰ کی یاد کے سوا جو کچھ بھی ہے سب برباد کر دیئے

والا ہے۔

دولت بسگان دادند و نعمت بخران

ما امن امانیم تماشا نگران

ترجمہ: (دنیاوی) دولت اور نعمتیں کتوں اور گدھوں میں بانٹ دی گئی ہیں۔ اللہ کے فضل سے ہم امان میں ہیں اور ان کا تماشا دیکھ رہے ہیں۔

قدرتِ ازلی اور فیضِ فضلی سے درونِ قلب میں اسمِ اعظم مرقوم ہوتا ہے اور اسمِ اعظم حیّ و قیوم ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

◆ اُولٰٓئِكَ كَتَبَ فِیْ قُلُوْبِهِمُ الْاِیْمَانَ (المجادلہ۔22)

ترجمہ: یہی لوگ ہیں جن کے دلوں میں اللہ تعالیٰ نے ایمان رقم کر دیا ہے۔

اللہ رحمٰن کے قرب کی حقیقت اسی کو معلوم ہے جس کے دل میں اسمِ اعظم مرقوم ہے۔ غیر مخلوق اسم اللہ ذات کے تصور سے قلب کے اندر سے نورِ ایمان اٹھتا ہے جو سر سے قدم تک ہر عضو کو نور سے منور کر دیتا ہے اور وجود سے ہر غیر اللہ کے خیال کو مٹا دیتا ہے۔

شرح ذاکر قلب

جان لے کہ ذاکر قلبی کا قلب بیدار ہوتا ہے اور اسے زندگی اور موت کے بعد بھی کبھی نہ فنا ہونے والی بقا حاصل ہوتی ہے۔ وہ خواب میں میدانِ حشر کے پل صراط سے با آسانی گزر کر دیدارِ الٰہی کے لیے جنت میں داخل ہو جاتا ہے۔ جو شخص خواب میں، مراقبہ میں یا پھر باطن میں دیدارِ الٰہی سے مشرف ہو کر دیدار میں غرق ہو جاتا ہے اس کا قلب نورِ توحیدِ ذات کے دیدار سے حیات و ممات میں دائمی زندہ ہو جاتا ہے۔ اس کا جسم قبر کی مٹی، کیڑے مکوڑوں، گلنے سڑنے اور نجاست سے محفوظ رہتا ہے۔ ایسا ذاکر روزِ محشر صحت مند اور درست جسم کے ساتھ قبر سے اس طرح اٹھے گا جیسے کوئی سو کر اٹھتا ہے۔ جب ایسا صاحبِ بیدار قلب اور دیدارِ الٰہی سے مشرف ذاکر قبر سے جذب کی حالت

میں اٹھے گا تو اپنے سر کو عرشِ اکبر پر مارے گا اور ہاتھ سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا دامن مبارک پکڑ لے گا۔ اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اپنی زبانِ مبارک سے اسے فرمائیں گے ''اے زندہ دل ذاکر! قلبِ فقیر کو دائمی بقا حاصل ہے۔ تو ربّ العالمین کے دیدار کا مشتاق، عاشق اور دیوانہ رہا ہے۔ ہوشیار اور باخبر و باشعور ہو جا کہ آج روزِ قیامت ہے۔'' اس کے بعد وہ مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حضوری میں بہشت میں داخل ہو جائے گا جہاں اس کے قلب کو دیدارِ الٰہی سے مراتبِ بقا حاصل ہوں گے اور پھر کبھی بھی اس کی نظریں دیدارِ الٰہی سے جدا نہیں ہوں گی۔ جو شخص ان صفات سے متصف نہیں اس کے قلب کو زندہ، بیدار اور بقا یافتہ نہیں کہا جا سکتا۔ بیت

طلب کن ذکر قلبش و از قلب
ذاکر قلبش بحرم راز ربّ

ترجمہ: تو ایسے ذاکر کے قلب سے ذکرِ قلبی طلب کر جو رازِ الٰہی کا محرم ہو۔

فقیرِ کامل کے سات مراتب ہوتے ہیں۔ وہ ظاہر میں محتاج اور باطن میں لایحتاج ہوتا ہے۔ ظاہر میں عاجز و گدا اور باطن میں غنی ہوتا ہے۔ اس کا ظاہر اہلِ رنج اور باطن صاحبِ تصرف و گنج ہوتا ہے، وہ ظاہر میں اہلِ سوال اور باطن میں عارف باللہ، ولی اللہ اور صاحبِ وصال ہوتا ہے۔ ظاہر میں دنیاوی علوم میں جاہل اور باطن میں عارف عالم فاضل ہوتا ہے۔ ظاہر میں وہ گمنام لیکن باطن میں اٹھارہ ہزار عالم میں مشہور و معروف ہوتا ہے۔ ظاہر میں اہل تقلید اور باطن میں اہل توحید ہوتا ہے۔ تو جو کچھ طلب کرنا چاہتا ہے ایسے فقیرِ کامل سے کر۔ جو خود فقیر ہوتا ہے وہ دوسرے فقیر کو اس کے اخلاص، اعتقاد، باطنی طلبِ مولیٰ، اللہ کے راز رکھنے، علم و شعور، باطنی جمعیت اور حضوری کی صفات سے پہچان لیتا ہے۔ فقیرِ کامل کل الکلید ہے۔ اس کا وِرد قدرت کا وِرد ہے اور اسی سے اسے حضوری حاصل ہوتی ہے۔ اس کا الہام قدرت کا الہام ہونے کی وجہ سے نور ہے۔ اس کا ذکر، قدرت کا ذکر ہونے کی وجہ سے نور ہے۔ اس کا فکر، قدرت کا فکر ہونے کی وجہ سے نور ہے، اس کا تصور، قدرت کا تصور ہونے کی وجہ سے نور ہے۔ اس کا تفکر، قدرت کا تفکر ہونے کی وجہ سے نور ہے،

اس کا تصرف' قدرت کا تصرف ہونے کی وجہ سے نور ہے، اس کی آواز' قدرت کی آواز ہونے کی وجہ سے نور ہے، اس کی نظر' قدرت کی نظر ہونے کی وجہ سے نور ہے، اس کا راز' قدرت کا راز ہونے کی وجہ سے نور ہے، اس کا مشاہدہ' قدرت کا مشاہدہ ہونے کی وجہ سے نور ہے، اس کے ہاتھ' دستِ قدرت ہونے کی وجہ سے نور ہیں، اس کا قلب' قلبِ قدرت ہونے کی وجہ سے نور ہے، اس کی روح' روحِ قدرت ہونے کی وجہ سے نور ہے، اس کا سرّ' سرِّ قدرت ہونے کی وجہ سے نور ہے، اس کا نفس' نفسِ قدرت ہونے کی وجہ سے نور ہے، اس کے گوش' گوشِ قدرت ہونے کی وجہ سے نور ہیں، اس کی معرفت' معرفتِ قدرت ہونے کہ وجہ سے نور ہے، اس کا قرب' قربِ قدرت ہونے کی وجہ سے نور ہے، اس کی حضوری' حضوریٔ قدرت ہونے کی وجہ سے نور ہے، اس کا فیض' فیضِ قدرت ہونے کی وجہ سے نور ہے، اس کا فضل' فضلِ قدرت ہونے کی وجہ سے نور ہے، اس کی عطا' عطائے قدرت ہونے کی وجہ سے نور ہے اور اس کی جمعیت' قدرتِ جمعیت سے نور ہے۔ ان تمام میں نور و مذکور کا تصور ہے اور ہر ایک مقامِ نور پر نورِ حضور کی ہزار ہا تجلیات وارد ہوتی ہیں جو طالب کو منور کر دیتی ہیں۔ جس پر ان صادق انوار کی ایک تجلی بھی صادر ہو جائے وہ ایک ہی لمحہ میں عین اللقا سے مشرف ہونے کے لائق ہو جاتا ہے۔ مراتبِ اولیا و فقیر کامل رکھنے والا دونوں جہان کا فقیر اسے کہتے ہیں جو ظاہری اور باطنی تمام علوم کی کل کلید سے واقف ہو۔ اگر کسی کو عطا کرنا چاہے تو خزانہ بخش دیتا ہے اور لا یحتاج بنا دیتا ہے۔

شرحِ تصور

تصور سے بغیر ریاضت کے راز، بغیر محنت کے معرفت اور بے قراری کے بغیر قربِ الٰہی حاصل ہوتا ہے۔ ابتدا میں طالب سی حروف والے قاعدہ کا تصور کرتا ہے جس کے ہر حرف کا تصور اسے قربِ الٰہی اور مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حضوری سے مشرف کر دیتا ہے۔ پہلا سبق جو طفل خوانی کی طرح ہے، آغاز میں ہی صاحبِ تصور کو قرب فی اللہ لا مکانی اور لا تعداد و لا حد ہدایتِ رحمانی

عطا کر کے اس کے تصفیہ شدہ قلب کو مدینۃ القلب بنا دیتا ہے اور اسے تصورِ طواف القلب میں مشغول کر دیتا ہے۔ باطنی آنکھوں کو حاصل ہونے والا یہ تصور عین عنایتِ الٰہی ہے جو طالب کو فرد الفرد بنا کر فرحتِ روح، فیض السرّ، قربِ سرّ اسرار جمعیتِ کُل اور اللہ پر توکل عطا کرتا ہے اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے حسن و جمالیت (کے دیدار) سے مکرم کر دیتا ہے۔

تصور کی مندرجہ ذیل اقسام ہیں:

تصورِ غواصی، تصورِ غیاثی، تصورِ غوثی، تصورِ قطبی، تصورِ اخلاصی، تصورِ حیاتی، تصورِ مماتی، تصورِ توحیدی، تصورِ تفریدی، تصورِ تجریدی، تصورِ دعوتی، تصورِ توفیقی، تصورِ حقیقی، تصورِ طریقی، تصور جامع الجمعیت کل، تصورِ کلید، تصورِ زائد، تصورِ فکر، تصورِ فنا النفس، تصورِ قلبی، تصورِ روحی، تصورِ سرّی، تصورِ بقا البقا، تصورِ فنا الفنا، تصورِ فضلی، تصورِ فیضی، تصورِ ذات، تصورِ صفات، تصورِ کل۔

یہ سب تصورات سی حروف والے قاعدے کا مجمل مجموعہ ہیں۔ اگر مرشد کامل چاہے تو طالب کو یہ تمام تصورات ایک ہی قدم اور لمحہ میں طے کروا دے جس سے اس کا حوصلہ وسیع اور وجود پختہ ہو جاتا ہے اور وہ علما باللہ اور فقیر فی اللہ کے مراتب اور کرامت معنوی سے متصل ہو جاتا ہے۔ مرشد کامل مکمل اکمل الکل عارف باللہ شہسوار ہوتا ہے جس کے ہاتھ میں تصور کی تیغ برہنہ ہوتی ہے جو مثلِ ذوالفقار ہے۔ اس کا قلب زندہ ہوتا ہے جس میں وہ دونوں جہان کا تماشا دیکھتا ہے۔ اس کی روح بیدار ہوتی ہے اور وہ دیدارِ الٰہی کے نوری مشاہدات اور حضوری سے مشرف ہونے کے لائق ہوتا ہے۔

قطعہ

ہر کرا ز تصور کامل الکلی وصال
عین بائینش رسد حق الجمال

ترجمہ: جو تصور میں کامل ہو جائے وہ مکمل وصال سے مشرف ہو جاتا ہے۔ وہ عین اللہ کو اپنی آنکھوں سے دیکھتا ہے اور حق الجمال تک رسائی حاصل کر لیتا ہے۔

ہر کہ دیوانہ شود باذکر حق
زیر پائش عرش و کرسی ہر طبق

ترجمہ: جو کوئی دیوانہ وار ذکرِ حق کرتا ہے اس کے قدموں تلے عرش و کرسی اور زمین و آسمان کے تمام طبق آجاتے ہیں۔

فقہ خوان اور افسانہ گو لوگوں کے بہت سے مراتب ہوتے ہیں لیکن ان کا باطن معرفتِ خداوندی کے احوال سے بے خبر ہوتا ہے۔ جو طالب مستی میں بھی شریعت محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر ہوشیاری سے کاربند رہتا ہے وہ معرفت کا مغز حاصل کر لیتا ہے اور صاحبِ توفیق، حق کا رفیق اور عین العیان دیدار کا نظارہ کرنے والے بن جاتا ہے۔ جس کا سرّ و باطن صحیح ہوتا ہے وہی بااعتبار ہوتا ہے۔ اس کی آنکھوں کو ازل سے ابد تک اور دنیا سے آخرت تک نورِ ذات خداوندی کا مشاہدہ حاصل ہوتا ہے۔ وہ غیر شرعی کاموں سے باشعور رہتا ہے اور بدعت وحبِ دنیا سے ہزار بار استغفار کرتا ہے۔ جس طالب کی آنکھیں ازلی چشمۂ فیض و فضل (مرشد کامل کی نگاہ) سے سیراب ہو جاتی ہیں اسے دیدارِ الٰہی حاصل ہو جاتا ہے۔ اس کی آنکھیں چشمِ دیدار کے نور سے روشن ہوتی ہیں لہٰذا کوئی راز اس سے چھپا نہیں رہتا کہ حق کو پوشیدہ رکھنا کفر ہے اور دین میں باطل کی ملاوٹ کرنا شرک ہے۔ (نعوذ باللہ منہا)

جان لے کہ فقیرِ کامل کی انتہا کیا ہے؟ اس کی انتہا یہ ہے کہ اس کے ورد وظائف قدرتِ الٰہی سے، اس کی تلاوت قدرتِ الٰہی سے، اس کی نماز قدرتِ الٰہی سے، اس کا ذکر قدرتِ الٰہی سے، اس کا فکر' فکرِ قدرتِ الٰہی سے، اس کا مذکور' مذکورِ قدرتِ الٰہی سے، اس کا الہام' الہامِ قدرتِ الٰہی سے، اس کی حضوری' حضوریٔ قدرتِ الٰہی سے، اس کا تصور' تصورِ قدرتِ الٰہی سے، اس کا تصرف' تصرفِ قدرتِ الٰہی سے، اس کی نظر' نظرِ قدرتِ الٰہی سے، اس کا مشاہدہ' مشاہدۂ قدرتِ الٰہی سے، اس کا نور' نورِ قدرتِ الٰہی سے، اس کا غرق فی التوحید ہونا توحیدِ قدرتِ الٰہی سے، اس کا ذکرِ زبان' ذکرِ زبانِ قدرتِ الٰہی سے، اس کا فنا فی اللہ ہونا اور مع اللہ ذکرِ روح کرنا' ذکرِ روح قدرتِ الٰہی

سے، اس کے نفس کا فنا ہونا بقائے قدرتِ الٰہی سے، اس کا سِرّ، سِرِّ قدرتِ الٰہی سے، اس کا فیض، فیضِ قدرتِ الٰہی اور فضل وعطائے الٰہی ہوتا ہے۔

یہ مراتب قربِ الٰہی کے مراتب ہونے کے باعث نور ہیں اور ہر ایک مرتبہ پر ہزار ہا بلکہ بے شمار انوار وارد ہوتے ہیں جس سے طالب صاحبِ مذکور اور صاحبِ حضور بن جاتا ہے اور اس کا وجود مغفور ہو جاتا ہے۔ اگر چہ وہ خلقت میں گمنام ہوتا ہے لیکن باطن میں اٹھارہ ہزار عالم میں مشہور اور ظاہر ہوتا ہے۔ ابیات

فقر از نور است نور از نور شد
قلب قالب نور و جان مغفور شد

ترجمہ: فقر نور سے ہے اس لیے خود بھی نور ہے۔ اس نور کے طفیل قلب قالب نور ہو گئے اور وجود مغفور ہو گیا۔

فقر سِرّی از خدا اسرار راز
باحضوری قلب قالب بانماز

ترجمہ: فقر اللہ کے رازوں کا راز ہے جو قلب وقالب کو حضوری والی نماز سے مشرف کر دیتا ہے۔

گر ترا چشم است زین احوال بین
پنج را پانچ بردار و یقین

ترجمہ: اگر تیرے پاس چشم بینا ہے تو اس سے ان احوال کو دیکھ۔ جب باطنی پانچ حواس ظاہری پانچ حواس پر حاوی ہوتے ہیں تو طالب کو کامل یقین حاصل ہو جاتا ہے۔

ہر طرف بینم بہ بینم ذات نور
قبلہ نورش سجدہ با جان شد حضور

ترجمہ: میں جس طرف بھی دیکھتا ہوں اس کی ذات کا نور نظر آتا ہے۔ میرا قبلہ نورِ ذات ہے جس کو سجدہ کرنے سے میری روح حضوری سے مشرف ہو گئی ہے۔

www.sultan-ul-faqr-publications.com

دل ترا رفتہ است باخطرات گاہ
باادب در سجدہ بر قبلہ نگاہ

ترجمہ: تیرا دل خطرات کی جانب کیوں مائل ہو گیا ہے؟ تو سجدے میں باادب رہ اور اپنی نگاہ قبلہ کی طرف رکھ۔

در عبادت سجدہ دل تو کی ربود
عارفان رو قبلہ دل باحق نمود

ترجمہ: عبادت کرتے ہوئے سجدے میں تیرا دل کون لے گیا؟ عارفین کا چہرہ قبلہ کی طرف اور دل میں حق کا جلوہ رہتا ہے۔

الٰہی! ہمیں نماز میں راز عطا فرما! جس نمازی کا دل نماز میں بانیاز، باحضور اور تصور مع اللہ میں مشغول رہتا ہے اسے حق کی طرف سے برحق راز عطا ہوتے ہیں۔ ایسا نمازی ہی صاحبِ ذکر ہے۔

جان لے کہ فقیر ولی اللہ، اولیا اللہ، عارف باللہ، کامل کل جامع الجمعیت اور کل الکلید ہوتا ہے۔ قادری چند چیزوں کی وجہ سے پہچانا جاتا ہے۔ پہلی یہ کہ وہ خلق کی نظر میں گدا ہوتا ہے لیکن خالق کی نظر میں غنی ہوتا ہے۔ وہ مخلوق کے نزدیک رنج میں ہوتا ہے لیکن خالق کے ہاں وہ صاحبِ گنج ہوتا ہے۔ صاحبِ گنج ناظر مرشد اسے اللہ تعالیٰ سے خزائن و گنج دلوا کر لایحتاج بنا دیتا ہے۔ خلقت کے نزدیک وہ اہلِ سوال ہوتا ہے لیکن خالق کے نزدیک وہ عارف باللہ ولی اللہ باقرب و وصال ہوتا ہے۔ خلق کی نگاہ میں جاہل ہوتا ہے لیکن خالق کے نزدیک عالم فاضل فیض بخش اور نافع المسلمین ہوتا ہے۔ جاہل اسے کہتے ہیں جو علم کا مخالف ہو اور (حقیقی) عالم وہ ہے جو مخلوق کے نزدیک اہلِ تقلید ہوتا ہے لیکن خالق کے نزدیک فنا فی اللہ اور فنا فی التوحید ہوتا ہے۔ ابیات

مرد آن باشد کہ باشد شہ شناس
می شناسد شاہ را در ہر لباس

ترجمہ: مرد وہ ہوتا ہے جو بادشاہ کی پہچان رکھتا ہے اور اسے ہر لباس میں پہچان لیتا ہے۔

باھُوؒ می شناسد اولیا را با نظر
ہمچو زرگر می شناسد سیم و زر

ترجمہ: باھُوؒ اولیا اللہ کو ایک ہی نظر میں پہچان لیتا ہے جیسے سنار سونے چاندی کو پہچان لیتا ہے۔

شرح ذکرِ قلب و زندگیٔ قلب و بیداریٔ قلب و بقائے قلب و قوت و توفیقِ قلب

طالبِ مولیٰ کا قلب جب ایک بار بیدار ہو جاتا ہے تو پھر دائمی طور پر اللہ کی جانب متوجہ رہتا ہے اور طالب اللہ کا مشتاق، عاشق اور دیوانہ بن کر اس کے دیدار سے مشرف اور پروردگار کی ربوبیت اور رویت میں مستغرق رہتا ہے۔ بعض کو مراقبہ میں اور بعض کو خواب میں وصال نصیب ہوتا ہے۔ ایسا خواب یا مراقبہ عام خواب و خیال نہیں ہوتا۔ بعض کو عین العیان اس مرتبے کا شرف حاصل ہوتا ہے۔ جو طالب خام نفس، کیفِ جان، حبِ دنیا اور خطراتِ نفسانی سے نجات حاصل کر لیتا ہے اس کا قلب ذکرِ الٰہی سے دائمی بقا حاصل کر کے وحدانیت میں غرق اور ربّ العالمین کے دیدار سے مشرف رہتا ہے۔ ایسا طالب مولیٰ زندگی میں بھی اللہ کے ساتھ رہ کر اس کی قدرت کی نشانیوں سے لذت اٹھاتا ہے اور قبر میں بھی ہرگز نہیں مرتا۔ اس صاحبِ قلب کی قبر خلوت خانہ کی مثل ہوتی ہے جہاں وہ اس طرح رہتا ہے جیسے خواب میں اللہ کے ساتھ ہو۔ ذکرِ الٰہی کی برکت سے نہ اسے کیڑے مکوڑے کھاتے ہیں نہ خاک اس کے وجود کو میلا کرتی ہے۔ بلکہ اس کا جسم زندہ قلب کی بدولت خشک و صاف رہتا ہے۔ یہ صاحبِ قلب قیامت کے روز اپنی قبر سے جذب، وجد اور سکر کی کیفیت میں اُٹھے گا اور اُڑ کر عرشِ اکبر پر پہنچے گا۔ حالتِ جذب میں وہ اپنا سر عرشِ اکبر سے ٹکرائے گا اور اپنا ہاتھ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے دامن پر رکھ دے گا۔ حضرت

محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم لطف و کرم اور التفات سے فرمائیں گے ''اے جذبِ قلب رکھنے والے صاحبِ ذکر! ہوش میں آجا کہ آج قیامت کا دن ہے''۔ پھر وہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی دائمی صحبت اور دیدارِ الٰہی سے مشرف ہو کر ہمیشگی کی حیات پالے گا اور بغیر حساب کتاب کے بہشت میں داخل ہو جائے گا۔ یہ ہیں مراتب مُوْتُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا ''مرنے سے پہلے مر جاؤ''۔ باطن صفا ذاکرِ قلبی زندگی میں اور مرنے کے بعد جس وقت بھی دیدارِ الٰہی سے مشرف ہوتا ہے، دنیا و عقبیٰ کی آسائشوں اور حور و قصور کو بھول جاتا ہے۔

✿ تَنْسَوْنَهَا بِغَمٍّ اِذَا رَاَيْهَا

ترجمہ: جب وہ اللہ کا دیدار کرتے ہیں تو تمام غم بھول جاتے ہیں۔

ذکرِ قلبی ان ہی لوگوں کو نصیب ہوتا ہے جو روزِ ازل ہی سے فیض و فضلِ الٰہی سے بہرہ ور ہوتے ہیں۔ ذکرِ قلبی کی حقیقت ان ہی سے معلوم کرنی چاہیے۔

بیت

ذکر قلبی طلب کن قرب از قلب
ذاکر قلبی بحرم راز رب

ترجمہ: ایسے قلب سے ذکرِ قلبی طلب کر جسے قربِ الٰہی حاصل ہو۔ ذاکرِ قلبی اللہ کا محرمِ راز ہوتا ہے۔

پس معلوم ہوا کہ قدرتِ الٰہی سے اسمِ اعظم قلب میں مرقوم ہو جاتا ہے جس سے قلب میں ایمان کا نور پیدا ہوتا ہے کیونکہ اسم اللہ ذات نورِ رحمان کی تاثیر رکھتا ہے۔ اس نور کی برکت سے طالب روشن ضمیر اور عین العیان بن جاتا ہے۔ جب قلب میں سے اسم اعظم اور اسم اللہ ذات کا نور، جو درحقیقت ایمان کا نور ہے کہ نورِ ایمان اللہ کی عطا ہے، آفتاب کی طرح طلوع ہو کر چمکتا ہے اور قلب سے نورِ حق و ایمان کا جلوہ اٹھتا ہے تو قربِ رحمانی کی بدولت نورِ ایمان طالب کے سر سے قدم تک ہر عضو میں سرایت کر جاتا ہے۔ اس کے وجود میں سر سے قدم تک غل و غش، جھوٹ، تکبر

اور عقل سے پیدا ہونے والی نفسانی خواہشات نکل جاتی ہیں۔ اس کے بعد جب اسم اللہ ذات کا تصور کیا جاتا ہے تو اسم اللہ ذات کے چار حروف سے طالب کے وجود میں توکل، ترک، معرفت اور توحید کے چار دریا رواں ہو جاتے ہیں۔ جب وہ ان دریاؤں میں غوطہ لگاتا ہے تو فقیر عارف باللہ بن جاتا ہے۔ یہ مراتب ذاکر کو ضربِ قدرت اور نور الہدیٰ قادری کی قوت سے حاصل ہوتے ہیں۔ ابیات

قادری صاحب ادب راسخ یقین
قادری از عین رحمت راز بین

ترجمہ: قادری صاحبِ ادب اور پختہ یقین رکھنے والا ہوتا ہے۔ وہ عینِ رحمت سے رازِ الٰہی دیکھتا ہے۔

قادری صاحب نظر صاحب کرم
باحیا و قادری اہل از شرم

ترجمہ: قادری صاحبِ نظر اور صاحبِ کرم ہوتا ہے۔ وہ باحیا اور اہلِ شرم ہوتا ہے۔

قادری را شیر نر روبہ نظر
بانظر ہرگز نہ بیند سیم و زر

ترجمہ: قادری کے سامنے نر شیر بھی لومڑی کی طرح نظر آتا ہے۔ قادری کی نظر سیم و زر کی طرف ہرگز نہیں جاتی۔

غزل

نیست آرام درآن دل کہ ہوس بسیار است
گل شود غنچہ درآن باغ کہ خس بسیار است

ترجمہ: اس دل کو آرام نصیب نہیں ہوتا جس میں ہوس بھری ہو۔ ایسا دل اس باغ کی مانند ہے جس میں خس و خاشاک بہت زیادہ ہوں جس کی وجہ سے پھول مرجھا کر کلی بن جاتے ہیں۔

دلی بی وسوسہ از گوشہ نشینان مطلب
کہ ہوس در دل مرغان قفس بسیار است

ترجمہ: گوشہ نشینوں سے وسوسوں سے پاک دل کی امید نہ رکھ کیونکہ جو پرندے قید میں ہوتے ہیں ان کے دل میں بہت زیادہ ہوس ہوتی ہے۔

از بدان فیض محال است بہ نیکان برسد
حق بیداری دزدان بعبس بسیار است

ترجمہ: ناممکن ہے کہ بدوں سے نیکوں کو فیض ملے۔ چوروں کے اندر حق کا بیدار ہونا بہت ہی مشکل ہے۔

مثنوی

پشت و پا زن بر دو عالم تا فلک پیما شوی
از سرائی دنیا دون برخیز تا رعنا شوی

ترجمہ: اپنے قدم دونوں جہانوں پر رکھ تا کہ تو فلک پیما بن جائے۔ کمینی دنیا کی سرائے سے نکل جا تا کہ تجھے رعنائی حاصل ہو جائے۔

ترک کبر و عجب کن تا قبلہ عالم شوی
خصلت ابلیس را بگذار تا آدم شوی

ترجمہ: کبر و عجب کو ترک کر دے تا کہ تو تمام عالم کا قبلہ بن جائے۔ شیطان کی خصلتوں کو چھوڑ دے تا کہ تو بنی آدم بن جائے۔

مجو آرائش از دل نامرادی تا نظر دارد
کہ نخل ایمن نباشد از تزلزل تا ثمر دارد

ترجمہ: جب تک تیرے دل کی نظر نامراد دنیا پر ہے، وہ اللہ کی محبت سے آراستہ نہیں ہو سکتا کیونکہ جب تک پودہ اتنا مضبوط نہیں ہو جاتا کہ اس کے گرنے کا خوف نہ رہے، تب تک اس پر پھل نہیں

لگتا۔

غزل

سادہ لوحان جنون از بیم محشر غافل اند

بیم رسوائی نباشد نامہ ننوشتہ را

ترجمہ: سادہ لوح مجنون عاشق محشر کے خوف سے آزاد ہوتے ہیں کیونکہ جس کا اعمال نامہ ہی نہ لکھا جارہا ہو اسے رسوائی کا کیا خوف۔

جمع کردن خویش را در عہد پیری مشکل است

پیش راہ نتوان گرفتن لشکر برگشتہ را

ترجمہ: بڑھاپے میں خود کو راہِ حق کی طرف مائل کرنا بہت مشکل ہے کہ لشکر سے علیحدہ ہو جانے والا راہ پر آگے نہیں بڑھ سکتا۔

مطلب کونین در آغوش ترک عداوت بہ

آں نیابد مطلبش تا مدعا دارد کسیرا

ترجمہ: دل سے دونوں جہان کی طلب کو ترک کردے، ان سے دشمنی رکھنا بہتر ہے۔ جو اللہ کے سوا کسی اور کی طلب رکھتا ہے وہ اپنا مقصود کبھی نہیں پاسکتا۔

غزل

پیران تلاش رزق فزون از جوان کنند

حرصش گدائی شود شام بیشتر دارد

ترجمہ: بوڑھوں میں رزق کی طلب جوانوں سے زیادہ ہوتی ہے۔ عمر بڑھنے کے ساتھ ساتھ ان کی مانگنے کی حرص بڑھتی جاتی ہے۔

مہمائی فنا را از علائق نیست پروائی

نیندیشد ز خار آن کس کہ دامن در کمر دارد

ترجمہ: فنا کی مہم پر نکلنے والے کو تعلقات کی پرواہ نہیں ہوتی۔ جو آدمی دامن کو کمر سے باندھ کر رکھتا ہے اسے کانٹوں سے کوئی خوف نہیں ہوتا۔

ز ابراہیم ادھمؒ پرس قدر ملک درویشی
کہ طوفان دیدہ از آسائش ساحل خبر دارد

ترجمہ: ملک و درویشی کی قدر حضرت ابراہیم ادھم علیہ السلام سے معلوم کر، ساحل پر پہنچنے کی اہمیت وہی جانتا ہے جس نے طوفان دیکھا ہو۔

اے عزیز! معرفت کسے کہتے ہیں اور توحید کو پانے سے کیا مراد ہے؟ علم اور عقل میں کیسے فرق کیا جا سکتا ہے؟ نورِ ذات کے مشاہدے، دیدار اور حضوری کی راہ کونسی ہے؟ قربِ الٰہی، جمعیت با جمال، عین بعین وصال سے آگاہی کیسے حاصل ہوتی ہے؟ جسم، جثہ اور جان کو نفسانیت سے نکال کر عین العیان (دیدار) تک کس کی نگاہ پہنچاتی ہے؟

خود نماند درمیانش بی حجاب
معرفت توحید ہر یک را جواب

ترجمہ: جب تو فنا ہو جائے گا تو سارے حجابات اٹھ جائیں گے اور معرفتِ توحید کے متعلق سب جواب مل جائیں گے۔

آبجو در آب گم شد آب گو
ہمچنان است قرب دیدارش برو

ترجمہ: نہر کا پانی جب دریا سے مل جائے تو اسے دریا ہی کہہ۔ اسی طرح تو بھی اللہ کے قرب و دیدار کی طرف بڑھ۔

نیست آنجا ذکر فکری نی آواز
عین بعین است فی اللہ غرق راز

ترجمہ: عین بعین غرق فی اللہ ہونا راز ہے۔ اس مقام پر نہ ذکر اور فکر ہے نہ کوئی اور آواز۔

حیرتش عبرت نباشد در جمال
شد حضوری وحدتش باحق وصال

ترجمہ: جمال (کی تجلیات) سے طالب کو حیرت و عبرت نہیں ہوتی۔ اس میں حضوری کے ساتھ وحدتِ حق کا وصال حاصل ہوتا ہے۔

انتہا با ہر طریقہ شد تمام
قادری را ابتدا شد زین مقام

ترجمہ: قادری سلسلہ کو یہ مقام حاصل ہے کہ جہاں تمام طریقوں (سلاسل) کی انتہا ہوتی ہے، قادری سلسلے کی وہاں سے ابتدا ہوتی ہے۔

اس کے علاوہ قادری کی ابتدا یہ ہے کہ قربِ حق کی وجہ سے وہ عرش سے تحت الثریٰ تک کا تماشا اپنے قدموں تلے دیکھتا ہے اور ہر طبق کی طیر سیر کرتا ہے۔ جو مراتب سروری قادری طالب کو حاصل ہوتے ہیں ان میں یہ سب سے کمتر اور ادنیٰ مرتبہ ہے۔ سروری قادری طالب وہ ہے جو ظاہر میں عامل اور باطن میں کامل ہو۔ ظاہر میں عامل وہ ہے جو تمام جزوی وکُلی علم وعلوم اور بیان وقال سے آگاہ ہو اور باطن میں کامل وہ ہے جو دل، روح اور سرّ کی آنکھوں سے معرفتِ الٰہی کے رازوں اور قدرتِ سبحان کا عیاں مشاہدہ کرتا ہو اور کل و جز کے تمام مراتب اور کون ومکان کا نظارہ اس کے مدِنظر ہو۔ پس معلوم ہوا اگر کسی کو لوحِ محفوظ کا دائمی مطالعہ حاصل ہو جائے تو وہ ماہ سے ماہی تک کے تمام مناظر دیکھ سکتا ہے اور قدرتِ الٰہی سے ان مقامات کی طیر سیر کر سکتا ہے۔ البتہ ان طبقات کے نظارے کا تعلق باطن کے مراتب سے نہیں ہے اور ایسا شخص معرفت و توحید الٰہی سے بے خبر ہوتا ہے۔ اگر مرشد کسی کو باطن میں خواب یا مراقبہ کے ذریعے علمِ نص و حدیث، قرآن، تفسیر اور فقہی مسائل کا علم عطا کرتا ہے تو ہر ایک علم کی تعلیم سے وہ طالب روشن ضمیر بن جاتا ہے۔ خواب یا مراقبہ میں حاصل ہونے والے باطنی علم کی قدرت سے وہ ظاہری علما عامل، عالم فاضل پر غالب آ جاتا ہے اور علمِ باطنی کے ذریعے ان سے بحث ومباحثہ اور جواب باصواب کرتا ہے۔ ایسے مراتب جن

میں باطن معرفت اور توحیدِ الٰہی سے بے خبر رہتا ہے حجاب کا باعث ہیں۔ ایسا عالم علما کے مرتبہ پر ہوسکتا ہے لیکن فقیر اولیا اللہ کے مرتبہ پر نہیں۔

اگر مرشد کسی کو باطن میں توجہ باطنی سے خواب یا مراقبہ میں دستِ بیعت کر کے ذکر کی تلقین کرتا ہے تو طالب کے ظاہر و باطن میں ذکر جاری ہو جاتا ہے۔ اس باتوجہ ذکر کی تاثیر کی گرمی سے طالب کا وجود بے قرار اور شب و روز سوزش میں مبتلا رہتا ہے۔ لوگوں کو لگتا ہے جیسے طالب بے خود، مست، مجنون اور دیوانہ ہو گیا ہے۔ جس ذکر سے طالب باطنی معرفت، مشاہدۂ حضوری اور قرب و وصال سے محروم رہتا ہے اس سے حاصل ہونے والے مراتب کا تعلق زوال سے ہے۔ ایسا مرشد خام تر، بے بصر اور طالب خام خیال ہوتا ہے۔ اگرچہ اسے تجلیات نظر آتی ہیں لیکن دراصل یہ نفس کی ناری تجلیات کا اظہار ہوتی ہیں جبکہ احمق ان تجلیات کے ظہور کو دیدارِ ذاتِ الٰہی کی تجلیات سمجھ بیٹھتے ہیں۔ ایسا شخص نورِ حضور اور نورِ معرفت سے دور تر ہوتا ہے۔

توحیدِ الٰہی کی باطنی معرفت رکھنے والا درویش کسے کہتے ہیں اور توحید کی باطنی معرفت سے کیا مراد ہے؟ توحیدِ الٰہی کی باطنی معرفت یہ ہے کہ طالب کو خاص قرب مع اللہ اور مشاہدۂ ذات حاصل ہو اور وہ با اخلاص ہو کر ہر وقت حالتِ حضوری میں رہتا ہو۔ راہِ باطن میں دو طریق، دو توفیق اور دو رفیق ہیں جن کی تحقیق اور حق الیقین کے لیے قاضی عین الحق دو گواہ طلب کرتا ہے۔ اوّل اسم اللہ ذات کا تصور ہے جس سے ذات و صفات کے کل مقامات ایک ہی لمحہ میں طے ہو جاتے ہیں اور ان حاضرات سے وجود ہمیشہ کے لیے زندہ ہو جاتا ہے۔ دوم عین العیان ناظرات کا مشاہدہ ہے جو طالب کو دائمی حاضر و ناظر باعین مرشد کامل کی نظر سے حاصل ہوتا ہے۔ مرشد کامل اپنی نظرِ عین سے طالب کو عین تک پہنچا دیتا ہے جس کے بعد اسے ذکر، فکر ریاضت کی کوئی حاجت نہیں رہتی۔ مرشد پہلے ہی روز طالب صادق کو تصور اسم اللہ ذات کے حاضرات اور عین العیان ناظرات کا سبق پڑھا دیتا ہے۔ مرشد کامل کی توجہ سے طالب سبق کے پہلے ہی روز جہاں چاہے خود کو پہنچا سکتا ہے۔ مرشد کامل صاحبِ باطن معمور ہوتا ہے، وہ اپنی توجہ سے طالب کو اسم اللہ ذات کے باتصرف

حاضرات اور باتوفیق ناظرات عطا کرتا ہے اور باطن میں حقیقی مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حضوری سے مشرف کر کے طالب کو نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے تعلیم، علم و تلقین، ذکر اور منصب و مراتب دلواتا ہے۔

اگر طالب کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ذات پر کامل یقین حاصل ہو جائے تو طالب کے وجود میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اخلاق، نیک خصائل و عادات اور جمعیت محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی تاثیر رواں ہو جاتی ہے۔ ایسے طالب کا باطن بے باطل اور برحق ہوتا ہے کیونکہ وہ حق پر اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے طریق باتوفیق پر ہے اور تحقیقاً یہی صراطِ مستقیم ہے۔ جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا سچا طالب ہے وہ قابلِ ستائش ہے اور اس کی عاقبت محمود ہے۔ جو طالب مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر اعتقاد نہیں رکھتا وہ نفس مردود کی قید میں ہوتا ہے اور اس کی عاقبت بھی مردود ہوتی ہے کیونکہ مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور مرشد کامل کی تلقین ایسی کسوٹی ہے جس کے ذریعے طالب کو پرکھا جاتا ہے کہ طالب صادق ہے یا کاذب۔ اگر مرشد کامل طالب کو تصور اسم اللہ ذات کے حاضرات و ناظرات سے اسم اللہ ذات میں غرق کر دے تو اسم اللہ ذات کے تصور سے سر سے لے کر قدم تک نورِ ذات کی تاثیر سے وہ مع اللہ حضوری میں غرق ہو جاتا ہے۔ اس کا وجود اللہ کی نظر میں منظور ہو جاتا ہے اور اس کا ظاہر و باطن پاک ہو جاتا ہے۔ اب خواہ مخلوق کی نظر میں وہ ناپسندیدہ ہی کیوں نہ ہو، اسے مخلوق کا کوئی خوف نہیں رہتا۔ جس کو اس طریق کی توفیق حاصل ہو جاتی ہے اس کا باطن بے باطل ہو جاتا ہے اور وہ صحیح تحقیق والا بن جاتا ہے۔

اگر مرشد کامل کسی طالب کو تصور اسمِ اللہ ذات کے حاضرات و ناظرات سے حضرت محبوبِ سبحانی قدرت معشوق ربانی پیر دستگیر حضرت شاہ محی الدین سلطان سیّد عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کی بارگاہ کی حضوری اور غلامی سے مشرف کرتا ہے اور ان سے تعلیم و تلقین دلواتا ہے تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ بھی اسے اپنے کرم سے نوازتے ہیں اور مجلسِ محمدی کی دائمی حضوری سے مشرف کر دیتے ہیں۔ ایسے طالب کا باطن اس طریق کی توفیق سے باطل سے پاک ہو جاتا ہے۔ صحیح

تحقیق منجانبِ حق ہے اور برحق ہے۔ جو طالب ان تینوں مراتب کے ذریعے نورِ ذاتِ مطلق کے دیدار، توحید اور قربِ الٰہی سے مشرف ہوتا ہے وہ باحضور کہلاتا ہے۔ ابیات

شد قادری را سہ مراتب سہ مقام
بی ذکر بی فکر در وحدت تمام

ترجمہ: قادری کو بغیر ذکر اور فکر کے یہ تینوں مراتب و مقام حاصل ہوتے ہیں جس سے وہ وحدت میں غرق ہو جاتا ہے۔

مرشد کامل بود این راز راہ
با توجہ برد مجلس مصطفیؐ

ترجمہ: مرشد کامل ہی اس راہ کا راز ہے۔ وہ اپنی ایک توجہ سے مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حضوری میں پہنچا دیتا ہے۔

باھُوؒ را ھو برد غم غیرت نماند
قلب باھُوؒ روز و شب اللہ بخواند

ترجمہ: باھُوؒ ھُو کے مقام پر پہنچ گیا ہے جہاں کوئی غیرت و غم نہیں۔ باھُوؒ کا قلب ہمہ وقت ذکرِ اللہ میں مشغول رہتا ہے۔

کاملان را ختم آخر ھو تمام
کنہ اعظم اللہ نداند اہل خام

ترجمہ: اسم اعظم اللہ کی کنہ سے کاملوں کی انتہا ’ھُو‘ ہے۔ اہلِ خام اس کنہ سے ناواقف ہیں۔

اس راہِ باطن میں جان کی بازی لگانی پڑتی ہے تاکہ طالب ظاہر میں دنیا سے لامحتاج اور بے نیاز ہو جائے۔ فقر نورِ ذات میں غرق ہو کر رضائے الٰہی حاصل کرنا ہے۔ فقر کے انتہائی مراتب یہ ہیں کہ ذاتِ نور کی حضوری حاصل ہو، وجود مغفور اور باطن معمور ہو۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ارشاد ہے:

⊕ خُلِقَتِ الْعُلَمَآءُ مِنْ صَدْرِیْ وَخُلِقَتِ السَّادَاتُ مِنْ صُلْبِیْ وَخُلِقَتِ الْفُقَرَآءُ مِنْ نُوْرِ اللّٰہِ تَعَالٰی

ترجمہ: علما میرے سینے، سادات میری پیٹھ سے اور فقرا اللہ تعالیٰ کے نور سے پیدا کیے گئے ہیں۔

فقیر کے دل میں حرص، طمع، حسد، کبر نہیں ہوتا کیونکہ اس کا دل اسم اللہ ذات کی تاثیر سے سیر ہوتا ہے اور اسے دائمی جمعیت حاصل ہوتی ہے۔ چنانچہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا فرمان ہے:

⊕ خَلَقَ اللّٰہُ تَعَالٰی کُلَّ شَیْءٍ مِّنْ طِیْنِ الْاَرْضِ وَخُلِقَتِ الْفُقَرَآءُ مِنْ طِیْنِ الْجَنَّۃِ

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے تمام چیزوں کو زمین کی مٹی سے پیدا کیا ہے لیکن فقرا کو جنت کی مٹی سے پیدا کیا۔

جس فقیر کو نورِ الٰہی کا اصل وصل حاصل ہوتا ہے اس کا باطن مکمل ہو جاتا ہے اور اسے سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی دائمی صحبت حاصل رہتی ہے۔ دنیا و عقبیٰ اس کی طلب میں صبح و شام حلقہ بگوش اور فرمانبردار غلام کی طرح رہتی ہیں۔ دنیا اور آخرت میں اللہ تعالیٰ کے تمام باطنی خزانوں کا تصرف اسے حاصل ہوتا ہے خواہ وہ انہیں استعمال میں لائے یا ان کی طرف نگاہ تک نہ کرے، اسے پورا اختیار ہوتا ہے۔ نظرِ رحمت خداوندی سے فقیر کو ابتدا میں ہی یہ تصرف حاصل ہو جاتا ہے تاکہ دنیا کی طرف سے اس کا دل سرد ہو جائے اور باطن میں اسے جمعیتِ کُل حاصل ہو جائے۔

حدیث

⊕ مَنْ لَہُ الْمَوْلٰی فَلَہُ الْکُلُّ

ترجمہ: جس کو مولیٰ مل گیا اس کو سب مل گیا۔

بیت

در مدرسہ دیدار توحیدش سبق
شد مطالعہ کل و جز جملہ خلق

ترجمہ: دیدار کے مدرسہ کا سبق توحید ہے۔ اس کے مطالعہ سے تمام مخلوق اور کل و جز کا علم حاصل ہو

جاتا ہے۔

کنہ کن را یافتم لاریب غیب
ہر کرا احمق کرد ظاہر نیست غیب

ترجمہ: میں نے کن کی کنہ کو پالیا ہے جو لاریب غیب ہے۔ احمق جو کچھ بھی ظاہر کرتے ہیں درحقیقت اس کا تعلق غیب سے نہیں ہے۔

ارشادِ خداوندی ہے:

◆ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ ۝ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ (البقرہ۔ 3,2)

ترجمہ: پرہیزگاروں کے لیے ہدایت ہے جو غیب پر ایمان رکھتے ہیں۔

ایسا کونسا سلک سلوک ہے جس میں طالبِ مولیٰ جب چاہے دریائے توحید میں غرق ہو جائے، مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حضوری اور ملازمت سے مشرف ہو کر دیدارِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پالے اور اس وقت خود کو معرفتِ اِلَّا اللّٰہ تک پہنچا لے؟ وہ راہ تصور اسم اللہ ذات کے حاضرات کی راہ ہے جس سے طالب کو قرب، معرفت، مشاہدۂ نور اور توحید ذات کی حضوری حاصل ہوتی ہے۔ حاضرات اسم اللہ ذات سے سرّ اسرارِ ربانی منکشف ہوتے ہیں اور جمعیتِ جاودانی، عین العیانی حاصل ہوتی ہے۔ مرشد کی توجہ ونظر سے اسے ایک ہی لمحہ میں لامکان تک رسائی حاصل ہو جاتی ہے۔ یہ طالب مرید قادری غرق الحق فنافی اللہ کی ابتدا ہے۔ قطعہ

گر تو خواہی معرفت توحید ذات
باتصور مردہ دل را کن حیات

ترجمہ: اگر تو توحیدِ ذات کی معرفت چاہتا ہے تو تصور اسم اللہ ذات سے مردہ دل کو زندہ کر۔

عرش زیرش فرش بروی خوش نشین
معرفت توحید کلی این بہ بین

ترجمہ: عرش مرشد کامل کے قدموں تلے ہے۔ اگر تُو خوشی سے اس کے قدموں میں بیٹھا رہے گا تو

تجھ پر توحید کی مکمل معرفت ظاہر ہو جائے گی۔

جان لے کہ ذکر فکر کی راہ میں رجعت و زوال کی آفات ہیں۔ ورد و وظائف اور دعوت پڑھنے کی راہ میں ریاضت، رجوعاتِ خلق، رجعت، ریا و رنج کی آفات ہیں۔ چلہ کشی اور خلوت نشینی کی راہ میں خلل و خطراتِ شیطانی کا ڈر ہے اور حجرہ نشینی کی راہ میں وسوسوں اور وہمات کا ڈر ہے۔ یہ سب مطلق حجابات ہیں۔ بغیر ریاضت کے قرب و معرفتِ الٰہی کے خزائن پانے کی راہ تصور اسم اللہ ذات ہے جس کی طے سے کل و جز کے تمام مراتب، مقامات اور درجات عطا ہوتے ہیں۔ مرشد کامل وہ ہے جو اسم اللہ ذات کی طے سے طالب پر ان تمام مطالب کو واضح کر دیتا ہے اور اس پر اسم اللہ ذات کی حقیقت ظاہر کر دیتا ہے۔

بیت

با تو گویم بشنو ای اہل از ہوس
ہر مطالب اسم اللہ با تو بس

ترجمہ: اے اہلِ ہوس میں تجھ سے کہتا ہوں سن! صرف اسم اللہ ذات سے ہی تجھے تمام مطالب حاصل ہو سکتے ہیں۔

اسم اللہ ذات بہت بھاری امانت ہے۔ اس کو اٹھانے کے لیے وسیع حوصلہ، مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی دائمی حضوری اور قوی قوت درکار ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا:

❁ اَلدُّنْيَا لَكُمْ وَالْعُقْبٰى لَكُمْ وَالْمَوْلٰى لِيْ

ترجمہ: دنیا اور عقبیٰ تمہارے لیے ہیں میرے لیے تو صرف مولیٰ ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

◆ مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰى (النجم-17)

ترجمہ: ان (نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کی نظر نہ (حق سے) ہٹی اور نہ حد سے بڑھی۔

www.sultan-ul-faqr-publications.com

حدیث:

لَوْ كَانَتِ الْجَنَّةُ نَصِيْبُ الْمُشْتَاقِيْنَ بِدُوْنِ جَمَالِهٖ فَوَا وَيْلَاهُ وَلَوْ كَانَتِ النَّارُ نَصِيْبُ الْمُشْتَاقِيْنَ بِجَمَالِهٖ فَوَا شَوْقَاهُ

ترجمہ: اگر مشتاقوں کے نصیب میں جنت دیدارِ جمالِ الٰہی کے بغیر ہو تو وہ اس پر راضی نہیں ہوں گے لیکن اگر انہیں دیدارِ جمالِ الٰہی کے ساتھ دوزخ بھی نصیب ہوگی تو وہ اس پر راضی ہوں گے۔

ابیات

علم بہر از معرفت روشن ضمیر
ہر کہ خواند بہر دنیا بی نظیر

ترجمہ: جو شخص علم کو معرفتِ الٰہی کے لیے حاصل کرتا ہے وہ روشن ضمیر بن جاتا ہے اور جو دنیا کے لیے حاصل کرتا ہے وہ بصیرت کھو بیٹھتا ہے۔

علم بہر از تقویٰ طاعت حق پسند
گر ترا عقل است بشنو ہوشمند

ترجمہ: اے ہوشمند، اگر تجھے عقل ہے تو سن! علم کو تقویٰ، طاعت اور حق پسندی کے لیے حاصل کر۔

عالم دین درم بی دین طلب
باتو گویم بشنو ای بی ادب

ترجمہ: اے بے ادب، میری نصیحت سن! وہ عالم بے دین ہے جو دین کو دولت کے حصول کے لیے استعمال کرتا ہے۔

علم بہر از راز رہبر باخدا
باتو گویم بشنو ای سر ہوا

ترجمہ: اے نفسانی خواہشات رکھنے والے، میں تجھ سے کہتا ہوں سن! جو علم اسرارِ الٰہی کے لیے حاصل کیا جائے وہ اللہ تک راہبر ہے۔

www.sultan-ul-faqr-publications.com

زیادہ علم حاصل کرنا فرض نہیں، البتہ اللہ سے ڈرنا اور گناہوں سے بچنا فرض عین ہے۔

حدیث:

لَا فَرَقَ بَیْنَ الْحَیْوَانِ وَالْاِنْسَانِ اِلَّا بِالْعِلْمِ

ترجمہ: حیوان اور انسان میں فرق کرنے والی چیز علم ہے۔

علم وہ ہے جو حق تک لے جائے اور جس سے حق حاصل ہو جائے۔ ایسا علمِ حق معرفت و حقیقت تک پہنچا دیتا ہے اور مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں داخل کر کے اللہ کے دیدار سے مشرف کر دیتا ہے۔ علم کا معنی ہے جاننا۔ لیکن کیا جاننا؟ حقیقی علم وہ ہے جس کو حاصل کرنے سے باطل، انا، کفر، شرک، کبر، عجب، طمع، حرص، حسد اور ہوا وجود سے نکل جائیں اور جو اللہ کی ذات میں غرق کر دے، نفسانی خواہشات فنا ہو جائیں اور روح کو بقا حاصل ہو جائے۔

بیت

ز دل چشم بکشا و بہ بین ذات نور
تو نفس این فنا کن روی در حضور

ترجمہ: دل کی آنکھ کھول اور نورِ ذات کو دیکھ۔ تو اپنے نفس کو فنا کر کے حضوری حاصل کر لے۔

قولہٗ تعالیٰ:

وَفِیْٓ اَنْفُسِکُمْ ؕ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ (الذاریات۔21)

ترجمہ: اور میں تمہارے اندر ہوں کیا تم نہیں دیکھتے۔

بندے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان نفس خبیث کا پردہ ہے۔ جب یہ دیو نفس درمیان سے ہٹ جاتا ہے تو طالب عالم باحدیث بن جاتا ہے۔ بیت

ز شہ رگ نزدیک چون گویند دور
اسم اللہ برد مارا در حضور

ترجمہ: اللہ تو شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہے پھر تو اسے دور کیوں کہتا ہے؟ اسم اللہ نے ہمیں

حضوری میں پہنچا دیا ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

◆ فَاَیۡنَمَا تُوَلُّوۡا فَثَمَّ وَجۡہُ اللّٰہِ (البقرہ۔115)

ترجمہ: پس تم جدھر دیکھو گے اللہ کا چہرہ دکھائی دے گا۔

بیت

ہر طرف بینم بجلوۂ ذات نور
از تصور اسم اللہ با حضور

ترجمہ: جس طرف بھی دیکھتا ہوں ذاتِ نور کا جلوہ عیاں ہے۔ اسم اللہ ذات کے تصور سے میں باحضور ہو گیا۔

وہ کونسی راہ ہے جس میں دعوت کا تمام علم و عمل یکبارگی حاصل ہو جاتا ہے اور دعوت رواں ہو جاتی ہے اور اس کا عالم اطاعت سے عامل بن جاتا ہے؟ اطاعت کی توفیق مرشد کامل کی توجہ، التفات اور اجازت کے بغیر ہاتھ نہیں آتی۔ بیت

ہر کہ را مرشد نہ او شیطان مرید
ہر کہ با مرشد بود گو بایزیدؒ

ترجمہ: جس کا مرشد نہیں وہ شیطان کا مرید ہے۔ جس کو کامل مرشد مل گیا وہ حضرت بایزید بسطامی رحمتہ اللہ علیہ کی طرح بن گیا۔

وہ کونسی راہ ہے جس میں دعوت کا تمام علم و عمل یکبارگی حاصل ہو جاتا ہے اور دعوت رواں ہو جاتی ہے؟ وہ راہ اولیا اللہ کی قبور پر دعوت پڑھ کر عامل بننے کی راہ ہے۔ وہ کونسی راہ ہے جس میں فقیر کو کامل معرفت، کامل توحید، کامل فقر، کامل قرب اور مشاہدہ ایک ہی پل میں بغیر مجاہدے کے حاصل ہو جاتا ہے۔ وہ راہ کامل تصور اسم اللہ ذات سے غرق فی اللہ ہو کر حضوری پانے کی راہ ہے۔ یہ فیض اور بخششِ الٰہی ہے جو مرشد کامل طالب کو عطا کرتا ہے۔

www.sultan-ul-faqr-publications.com

مرشد کامل کس عمل اور کس چیز سے پہچانا جاتا ہے؟ اس کا کلام کن کی کنہ سے ہوتا ہے۔ وہ طالبِ مولیٰ کو ذکر، فکر اور مستی میں مشغول نہیں کرتا اور نورِ ذات کے مشاہدے، توجہ، تصور اور حضوری کے علاوہ اور کوئی باطنی راہ نہیں جانتا۔ جان لے کہ فقیر صاحبِ جوہر کا قالب، قلب، مقدس روح، جسم، جان اور وجود معرفتِ رحمان کی توحید گاہ ہوتا ہے کیونکہ اسے اللہ تعالیٰ کے احسان سے جمعیتِ قرب حاصل ہوتی ہے۔ پس معلوم ہوا کہ فقیر اہلِ تصور اسم اللہ ذات ذکر، فکر، مراقبہ، مکاشفہ، مجادلہ، کشف و کرامات، عزہ و جاہ، دنیاوی درجات، ورد و وظائف کی راہ کو نہیں اپناتا۔ عین بعین ذات کا لازوال وصال اور مکمل فنا فی اللہ ہونا ہی اس کی راہ ہوتی ہے۔ صادق صدیق اور صاحبِ تصدیق باتوفیق طالبِ مولیٰ وہ ہے جو مرشد سے صرف معرفت، مشاہدۂ نور ذات اور معمور باطن طلب کرتا ہے۔ صادق صدیق طالب مولیٰ صحیح حضوری سے مشرف ہوتا ہے۔ تصور اسم اللہ ذات رازِ بے ریاضت ہے اور قادری مرشد کامل کا فیض بخش طریق ہے جس کا تمام عالم قدردان ہے۔ حدیث

وَمَنْ اَرَادَ الدُّنْیَا فَلَهُ الدُّنْیَا وَمَنْ اَرَادَ الْعُقْبٰی فَلَهُ الْعُقْبٰی وَمَنْ اَرَادَ الْمَوْلٰی فَلَهُ الْکُلُّ

ترجمہ: جس نے دنیا کا ارادہ کیا اس کے لیے دنیا ہے اور جس نے عقبیٰ کا ارادہ کیا اس کے لیے عقبیٰ ہے اور جس نے مولیٰ کا ارادہ کیا پس اس کے لیے سب کچھ ہے۔

یہ سمجھنا ضروری ہے کہ جو طالب ذات کو پا لے وہ صفات سے بلاواسطہ متصف ہو جاتا ہے۔ جس طالب کو توحید کا کل الکلید مشاہدہ حاصل ہو جائے وہ لا یحتاج اور بے نیاز ہو جاتا ہے اور کسی سے کوئی التجا نہیں کرتا۔ عملِ دعوت اختیار کرنے والے ایک مبتدی کے لیے وہ کونسا عملِ دعوت ہے جو سخت و غالب ہو؟ عملِ تیغ برہنہ کس دعوت کا نام ہے؟ باتوفیق دعوت پڑھنے کے پانچ طریقے ہیں۔ علمِ دعوت میں عامل کامل وہ ہے جو پہلے قرآن یا دعائے سیفی یا اسمائے باری تعالیٰ یا مع اللہ دور مدور دعوت پڑھنے کے ساتھ جواب باصواب کا طریقہ جانے۔ اس کے بعد حضرت محمد صلی اللہ علیہ

وآلہٖ وسلم کے حضور بھی اسی طرح دعوت کے دور مدور کرے اور جانے۔ پھر حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر خاتم النبیین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تک تمام انبیا، مرسل، اصفیا علیہم السلام کے ساتھ دعوت کے دور مدور کرے اور ان سے سیکھے، پھر مؤکل فرشتوں اور تمام شہدا، غوث، قطب، فقرا اور درویشوں کے ساتھ دعوت کے دور مدور کرے اور سیکھے۔ بعدازاں دعوت پڑھنے کا حکم پہلے اللہ تعالیٰ سے حاصل کرے' اس کے بعد دعوت کی اجازت حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے طلب کرے۔ پھر تمام صحابہ کبار رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور پنجتن پاک سے دعوت کی اجازت طلب کرے اور ان سے بخشش اور عطا مانگے۔ اس کے بعد سب سے پہلے حضرت پیر دستگیر شاہ محی الدین عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ از روئے لطف وکرم امرِ دعوت مرحمت فرماتے ہیں اور تمام انبیا، اولیا اللہ، مرسل و نبی، اصفیا، غوث وقطب اور فقرا اشارہ کرتے ہیں جس سے وہ شخص دعوت میں عامل، کامل، مکمل اور کل الکلید بن جاتا ہے۔ ایسا شخص جب دعوت پڑھنا چاہے تو کسی ولی اللہ کی قبر پر جائے جو تیغ برہنہ کی مثل ہو اور قبر کے قریب بیٹھ کر دعوت پڑھے تو اسے قبر سے جواب باصواب ملتا ہے۔ اُس کے لیے ہر ایک کے حضور دعوت پڑھنا آسان کام ہے۔ اگرچہ دعوت پڑھنے میں بے شمار رجعتیں اور آفات ہیں لیکن کامل صاحبِ دعوت کو نہ ہی رجعت ہوتی ہے نہ ہی زوال، اور نہ ہی اسے حصار کی ضرورت ہوتی ہے۔ عارف باللہ ولی اللہ پروردگار کے ساتھ یگانہ ہوتا ہے۔ کامل دعوت خواں ناظر کی نگاہ میں تمام غیبی اور ظاہری خزانے موجود ہوتے ہیں لیکن اسے کیا ضرورت ہے کہ وہ اہلِ دنیا کے لیے دعوت پڑھے۔ جو شخص دنیا یا کسی دنیا دار کے لیے دعوت پڑھتا ہے، وہ ناقص ہے اور اسے دعوت کے سلک سلوک کی ابتدا و انتہا کا کچھ علم نہیں۔ کامل شخص دعوت کو صرف تین امور کے لیے پڑھتا ہے۔ اسے دینِ ظاہر کا معائنہ اور اللہ کے تمام خزانوں کا تصرف حاصل ہوتا ہے لیکن اس کے باوجود اس کا دل دنیا و دولتِ دنیا سے سرد رہتا ہے اور اس کی نظر میں سیم وزر برابر ہوتے ہیں۔ وہ تین امور حسبِ ذیل ہیں:

اوّل یہ کہ بادشاہِ اسلام نے راہزن کافروں کے خلاف جنگ شروع کر رکھی ہو۔ دوم کوئی شخص

دعوت پڑھتے وقت رجعت میں آ کر دیوانہ اور مجنون ہو گیا ہو۔ سیوم یہ کہ کسی عامل عالم، وارثِ انبیا کو کوئی مشکل مہم درپیش ہو۔

جو فقیر عملِ دعوت کا نگہدار ہو، اسم اللہ ذات کے تصور و تصرف میں کامل، اکمل مکمل اور کُل ہو تو ایسے فقیرِ کامل کی ایک لمحہ کی توجہ خلوت، چلّوں، دعوت، مجاہدوں اور ریاضت سے ہزار ہا گنا بہتر ہے۔ جو کامل فقیر توجہ، تصرف اور تصور کا عمل جانتا ہے، اس کی لحظہ بھر کی توجہ تا قیامت قائم رہتی ہے بلکہ روز بروز بڑھتی جاتی ہے۔ جو علما حقیقی وارث الانبیا ہیں ان کے مراتب یہ ہیں کہ اگر ان سے علمِ ظاہری میں غلطی، نقص یا سہو واقع ہو جائے یا علما کے ساتھ مقابلہ کرتے وقت کوئی غلطی ہو جائے تو وہ علم ظاہری کی قوت سے حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر خاتم النبیین حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تک تمام انبیا کی ارواح کی جانب متوجہ ہو جاتے ہیں اور ہر نبی مرسل اور سب اصفیا کی ارواح سے مصافحہ اور ملاقات کر کے ان سے اس معاملے کے متعلق صحیح علم طلب کرتے ہیں اور اپنی غلطی و خطا کو تحقیق با توفیق سے درست کر لیتے ہیں۔ جو علما باطن میں مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں خود کو حاضر نہیں کر سکتے اور مجلس میں باطنی خدمات سرانجام نہیں دیتے وہ وارث الانبیا کیسے ہو سکتے ہیں؟ ایسے لوگ تو مردہ دل چوپایوں کی مانند ہیں۔ وارث الانبیا صرف وہی علما ہیں جو زندہ قلب روحانی ہیں۔ نفسانی و ناسوتی عالم وارث الانبیا ہرگز نہیں ہو سکتے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

◆ كَمَثَلِ الْحِمَارِ يَحْمِلُ اَسْفَارًا (الجمعہ-5)

ترجمہ: ان کی مثال ایک گدھے کی مانند ہے جس نے اپنی پیٹھ پر کتابیں اٹھا رکھی ہیں۔

بیت

علم باعمل است علمش راہبر
عالمان را دل صفا صاحب نظر

ترجمہ: جو علم پر عمل کرتے ہیں ان کا علم ان کا رہبر ہوتا ہے۔ عالموں کو قلب صفا اور صاحبِ نظر ہونا

چاہیے۔

فقیر عارف باللہ اولیا اللہ اسے کہتے ہیں جس نے اپنے تن پر شرافت، توحید و معرفت کا لطیف لباس زیب تن کیا ہو اور جو ایک ہی گھونٹ میں توحید و معرفت کا سمندر پی لے پھر بھی نہ دم مارے اور نہ ہی شور و غل کرے، جس کو مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی دائمی حضوری حاصل ہو اور اللہ کا منظورِ نظر ہو۔ فقیر حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے حکم اور اجازت کے بغیر کوئی کام نہیں کرتا۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

◆ وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ۝ (النجم۔3)

ترجمہ: اور وہ (پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) اپنی مرضی سے کلام نہیں کرتے۔

حاضراتِ اسم اللہ ذات سے معرفت، علم، کشف و کرامات، تجرید و تفرید، غوث و قطب، ابدال، اوتاد، توحید، تصور، تصرف، توجہ، تفکر، مراقبہ، مکاشفہ، محاسبہ، مجادلہ، قرب، ذاتِ نور، مشاہدہ فی اللہ حضور، فنا، بقا، دعوت اور رویتِ الٰہی کے تمام مراتب کو ایک ہی لمحہ میں طے کر کے دائمی حیات حاصل کرنا آسان کام ہے لیکن وجود میں حوصلہ وسیع رکھنا اور مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں باادب ہو کر دائمی حاضر رہنا نہایت مشکل اور دشوار ہے کیونکہ اس کے لیے دَم ذاتِ الٰہی کے ذکر میں اور قدم آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے قدم پر ہونا چاہیے اور مرتے دم تک اس پر ثابت قدم رہنا بھی ضروری ہے تاکہ ایمان کی سلامتی کے ساتھ اس دنیا سے رخصت ہوا جا سکے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

◆ وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتّٰى يَأْتِيَكَ الْيَقِيْنُ (الحجر۔99)

ترجمہ: اور اپنے ربّ کی اتنی عبادت کرو کہ حق الیقین کی منزل پر فائز ہو جاؤ۔

یہ مراتب عارفانِ حق الیقین کے ہیں جن کا دم قدم دین میں پختہ ہوتا ہے اور جو اللہ کے لطف و کرم سے ہر غم سے آزاد ہوتے ہیں۔ جان لے کہ دنیا میں تین قسم کے لوگ ہیں۔ پہلی قسم میں اہلِ دنیا محجوب شامل ہیں۔ ان کے اور اللہ کے درمیان دنیا حجاب ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ علم کا حجاب بھی

ان کے اور اللہ کے درمیان حائل ہوتا ہے جو انہیں مخالف رحمان اور موافقِ نفس و دنیا و شیطان کرتا ہے۔ کہا گیا ہے کہ

اَلْعِلْمُ حِجَابُ اللّٰہِ الْاَکْبَرِ

ترجمہ: علم بندے اور اللہ کے درمیان سب سے بڑا حجاب ہے۔

اس قسم کے لوگ منافق، کافر، جھوٹے اور اہلِ نفسِ امارہ ہوتے ہیں۔ قرآنِ پاک میں ہے:

وَمَآ اُبَرِّئُ نَفْسِیْ ج اِنَّ النَّفْسَ لَاَمَّارَۃٌ بِالسُّوْٓءِ اِلَّا مَا رَحِمَ رَبِّیْ ط اِنَّ رَبِّیْ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ (یوسف۔53)

ترجمہ: (یوسف علیہ السلام نے کہا:) اور میں خواہش سے مبرّا نہیں، بے شک نفس امارہ برائی کی آماجگاہ ہے مگر جس پر میرا ربّ رحم فرما دے وہ بچ جاتا ہے۔ بے شک میرا ربّ بخشنے والا ہے۔

دوسری قسم میں اہلِ کشف مجذوب لوگ شامل ہیں جو ابتدا میں ہی نورِ ولایت اور قلب کی روشن ضمیری سے افسوس، عبرت، حیرت اور حالتِ جذب کے باعث رجعت کھا کر نامکمل اور ناقص رہتے ہیں۔ ایسے اہلِ حجاب کو آخر تک معرفت حاصل نہیں ہوتی۔

تیسری قسم میں محبوبین شامل ہیں جو روحانی، زندہ قلب اور مکمل فانی النفس ہوتے ہیں۔ ان کی ابتدا لاھوت ہے اور انہیں لوحِ ضمیر کا مطالعہ نصیب ہوتا ہے۔ وہ ظاہر و باطن میں ایسے ناظر ہوتے ہیں جو آفتاب کی مثل ہمیشہ بے حجاب دیدار کرتے ہیں۔ انہیں ہر مقام پر توحید کی معرفت حاصل ہوتی ہے اور وہ ہر نبی اور ولی کی مجلس میں حاضر ہو سکتے ہیں۔ پس معلوم ہوا کہ اہلِ نفس نجس کو مردار میں ہی لذت حاصل ہوتی ہے۔ شوق سے مراقبہ، مکاشفہ، ذکر اور فکر کرنے سے قلب بیدار ہو جاتا ہے۔ اہلِ روح کو نورِ ذاتِ الٰہی میں مستغرق رہنے اور دیدارِ الٰہی سے مشرف ہو جانے سے ہی راحت، فرحت، تازگی، عیش و عشرت، خوراک، قلبی خوشی، جمعیت، لذت اور ذوق وشوق حاصل ہوتا ہے۔ ایسا صاحبِ تصور اسم اللہ ذات روحانی عین العیانی باقرب ربانی جہاں کہیں (جاتا ہے اور) بیٹھتا ہے، دونوں جہان کا تماشا ہاتھ کی ہتھیلی اور ناخن کی پشت پر دیکھتا ہے۔ اُسے دائرہ پُر

کرنے والے علم اور تین انگلیوں میں قلم پکڑ کر پڑھنے اور لکھنے کی کیا ضرورت؟ جو طالب تصور اسم اللہ ذات، تصور اسم محمد سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم، تصور اسم اعظم و اسما الحسنیٰ متبرکات، تصور کلمہ طیب لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم، تیس حروف کے تصور سے حاصل ہونے والے درجات اور قرآنی آیات کے حاضرات اور تصور کی ہر کنہ کو جانتا اور کنہ سے ہی ان کو پڑھتا ہے وہ ہر جگہ اور مقام پر پہنچ سکتا ہے چاہے وہ مقامِ فنائے نفس، مقامِ صفائے قلب، مقامِ روح ہو یا مقامِ لقا ہو۔ یہ مراتب فقرا کے ہیں۔ پس اے احمق، بے ادب، بے حیا سن! اگر تُو آئے تو تیرے لیے دروازۂ رحمتِ الٰہی کھلا ہے اور اگر نہ آئے تو اللہ تعالیٰ کی ذات بے نیاز ہے۔ عارف عبرت اور حیرت کی وجہ سے پریشان رہتے ہیں کیونکہ حساب گاہ اور تماشائے میدانِ حشر ان کے مدنظر اور نگاہ میں ہوتا ہے۔ وہ جانتے ہیں کہ ہر روز اللہ کی نئی شان ہے اسی لیے کبھی امید میں اور کبھی خوف کی حالت میں رہتے ہیں۔

اے عزیز! جان لے کہ ذکر، مراقبہ، خواب، موت، عیان بے مثل، توصل، بیانِ فنا و بقا، لامکان اور لقا کی شرح الگ الگ ہے۔ بعض مراتب خواب کی تعبیر سے حاصل ہو سکتے ہیں، بعض علم کی تفسیر سے، بعض روشن ضمیری سے، بعض معرفت و مشاہدۂ قرب و وصال کے احوال سے، بعض مراتب نعم البدل اور ازلی علم کے فیض سے اور بعض مطلق دیدار اور نفس کی موت یعنی مُوْتُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا (مرنے سے پہلے مر جاؤ) سے حاصل کیے جا سکتے ہیں۔ ان تمام مراتب کی مکمل تحقیق ظاہر و باطن کے طریق سے ہو سکتی ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

◆ وَمَا تَوْفِيْقِيْٓ اِلَّا بِاللّٰهِ (ھود۔88)

ترجمہ: اور میری توفیق اللہ تعالیٰ ہی کی طرف سے ہے۔

چنانچہ توفیقِ الٰہی سے زندہ قلب طالب کو مراتبِ وصال، مراتبِ لازوال، مراتبِ حال، مراتبِ کمال احوال، مراتب جمعیت جمال اور مراتبِ مشاہدۂ عین جمال حاصل ہوتے ہیں۔

❂ اِنَّ اللّٰہَ جَمِیْلٌ وَّ یُحِبُّ الْجَمَالِ (مسلم265)

ترجمہ: بے شک اللہ جمیل ہے اور جمال کو پسند فرماتا ہے۔

طالبِ دنیا مردہ دل، تارک الصلوٰۃ، اہلِ شرب، اہلِ بدعت، اہلِ سرود، خام خیال، شیطان کا مصاحب اور نفس کا تابع دجال ہوتا ہے خواہ وہ عالم فاضل ہو یا جاہل۔ روشن ضمیری اور جمعیت اسی قلب کو نصیب ہوتی ہے جو زندہ ہو اور جس میں ذکر رواں ہو۔

شرحِ دعوت

دینی امور اور مہمات کے لیے ناقص اہلِ دعوت پہلے نماز استخارہ پڑھتا ہے۔ صاحبِ دعوت عامل اسے کہتے ہیں جو کارِ مہمات کے لیے صاحبِ دعوت کامل کی توفیق اور قوت سے مراقبہ میں جاتا ہے۔ صاحبِ دعوت کامل اسے کہتے ہیں جو کارِ مہمات کے لیے صاحبِ دعوت مکمل کی باطنی تقویت، علمی واردات کے غلبہ، غیبی لاریبی فتوحات، روحانی عین العیانی الہام کی توفیق سے دعوت پڑھتا ہے۔ صاحبِ دعوت مکمل اسے کہتے ہیں جو کارِ مہمات کے لیے صاحبِ دعوت اکمل کی مہربانی اور قوت سے قربِ الٰہی، حاضراتِ اسم اللہ ذات کی تحقیق، مطالعہ لوحِ محفوظ اور تصور لوحِ ضمیر سے دعوت پڑھتا ہے۔ صاحبِ دعوت اکمل اسے کہتے ہیں جسے ان تمام مراتب کے مکمل مجموعہ کی توفیق حاصل ہو۔ ایسا صاحبِ دعوت ناظر دونوں جہان کا تماشا اپنے سامنے حاضر دیکھتا ہے۔ ناظر حاضر فقیر کی ایک لمحہ کی توجہ دعوت پڑھنے سے ہزار ہا بہتر ہے۔ جو توجہ کے طریق کو توفیق سے جان لیتا ہے اسے دعوت پڑھنے کی ضرورت نہیں رہتی، فقیر کی توجہ سے ہی اس کا کام روز بروز ترقی پر رہتا ہے جو قیامت تک نہیں رکتا۔

اوّل دعوت کامل کو دعوتِ قفل کہتے ہیں۔ اس دعوتِ قفل میں تصور کے ساتھ قرآن حکیم پڑھا جاتا ہے۔ جتنے بھی اہلِ دعوت روئے زمین پر ہوتے ہیں' دعوتِ قفل پڑھنے سے ان کی دعوت کے قفل

اس طرح بند ہو جاتے ہیں کہ دعوت کا ایک حرف بھی رواں نہیں ہوتا۔ اس رجعت سے یا تو ان کے سارے جسم میں طرح طرح کی بیماریاں پھوٹ پڑتی ہیں یا اس ملک میں بارش کی قلت ہو جاتی ہے یا غلے کا قحط پڑ جاتا ہے یا لوگ اچانک اموات کا شکار ہونے لگتے ہیں۔

دوم دعوت مکمل کلید دعوت۔: اس میں قرب اللہ حضوری اور مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی منظوری سے قرآن پڑھا جاتا ہے جس سے دروازۂ ازل کا قفل، دروازۂ ابد کا قفل، دروازۂ دنیا کا قفل، دروازۂ عقبیٰ کا قفل اور دروازۂ معرفت کا قفل کھل جاتا ہے اور عین بعین اس کی آنکھوں پر نمایاں ہو جاتا ہے۔

سوم دعوت توحید اکمل۔: اس میں اولیا اللہ کی قبور پر دعوت پڑھی جاتی ہے اور ہر ولی کی روح سے جواب باصواب حاصل کیا جاتا ہے۔

چہارم دعوت جامع النور۔: اس دعوت کے پڑھنے والے کو دونوں جہان پر تصرف حاصل ہو جاتا ہے۔ اس کے مغز و پوست میں نورِ ذاتِ الٰہی اس طرح سرایت کرتا ہے کہ وہ غرق فی اللہ ہو جاتا ہے۔ وہ ہر قسم کی لذاتِ حیوانیہ کو ترک کر دیتا ہے اور اگر ایسا کچھ کھا لے تو وجدانی ذکرِ الٰہی کی آگ، قربِ اللہ کے نورِ قربانی اور نورِ سلطانی کی تجلیات سے جل کر خاک سیاہ اور بود سے نابود ہو جاتا ہے۔ تصفیہ باطن کی وجہ سے دنیا اور آخرت کی کوئی چیز اس سے مخفی اور پوشیدہ نہیں رہتی۔ ایسا عارف باللہ نورِ معرفت کا سمندر بھی پی لے تو نہ کسی سے کہتا ہے اور نہ ہی شور و غل کرتا ہے۔ ہمیشہ شریعت کا لباس اوڑھے رکھتا ہے اور اس کی پیروی میں کوشاں رہتا ہے۔

دعوت کی چار قسمیں مندرجہ ذیل ہیں:

دعوتِ قفل کامل، دعوتِ کلید مکمل، دعوتِ توحید اکمل کمال با قرب اللہ وصال لازوال، دعوت جامع النور غرق فنافی اللہ۔ دعوت کی ان چاروں اقسام پر تصرف رکھنے والا روشن ضمیر عالم باللہ فقیر فی اللہ دونوں جہان پر حاکم ہوتا ہے۔

شرح دعوت کل الکمال عین الجمال

پارسا اہل دعوت کے پاس سنگ پارس ہوتا ہے جو اسے لا یحتاج بنا دیتا ہے۔ اس مرتبہ کے پارسا کے نفس کو رجعت لاحق ہوتی ہے۔ چنانچہ کہا گیا ہے:

اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْفُقَرَآءَ الْغَنِیَّ

ترجمہ: اللہ تعالیٰ غنی فقرا کو دوست رکھتا ہے۔

مصرعہ

از دست نارسا است کہ مکارہ پارسا است

ترجمہ: بدی تک رسائی حاصل نہ ہونے کہ وجہ سے مکار نے پارسائی کا لبادہ اوڑھ رکھا ہے۔

علمِ دعوت تکثیر کی بنیاد کیمیا اکسیر پر ہے۔ بغیر علم کیمیا اکسیر کے یہ دعوت رواں نہیں ہوتی۔ علمِ دعوت میں رجعت، راندگی، جنونیت، حوادث، آفات، رنج و بلا، دیوانگی، بے قراری اور بے جمعیتی کا بہت زیادہ خطرہ ہوتا ہے لیکن کامل اہلِ دعوت کو ان سے بچنے کے لیے حصار کی ضرورت نہیں ہوتی۔ وہ رجعت، بلا، رنج اور حوادث کے خوف سے آزاد ہوتے ہیں کیونکہ انہیں لازوال احوال حاصل ہوتے ہیں لیکن اگر ناقص دعوت پڑھے گا تو خراب ہوگا اور خام خیالی میں مبتلا ہوگا۔ مرشد کامل استاد کی اجازت سے دعوت کو عمل میں لانا اور کل و جز کو قید و قبض میں کرنا بہت آسان ہے۔ لیکن کامل مرشد کے بغیر اگر ناقص تمام عمر بھی ریاضت کرتا رہے تب بھی اس کے لیے دعوت کے حقیقی عمل کو سیکھنا بہت مشکل اور دشوار ہے۔ جو دعوت میں کامل ہے وہ گدا نہیں بلکہ وہ حکمِ خداوندی اور سرورِ کائنات حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اجازت سے مشرق و مغرب تک ہر ملک وولایت کا حاکم ہے۔ اہل اللہ ولی اللہ صاحبِ دعوت آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اصحاب کی مثل ہوتا ہے۔ اس کی تیغِ برہنہ دعوت اس کے ہاتھ میں ذوالفقار[1] کی طرح ہوتی ہے جس سے وہ

[1] حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی تلوار کا نام۔

کافروں کو قتل کرتا ہے۔ اسے دین پر پختہ یقین حاصل ہوتا ہے۔

جب فقیر کاملیتِ کل کے مرتبہ پر پہنچ جاتا ہے تو سب سے پہلے وہ طالبِ مولیٰ کو حاضراتِ اسم اللہ ذات کی تعلیم سے باطن میں حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر خاتم النبیین حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تک اور قیامت تک آنے والے تمام انبیا، اولیا، مومن، مسلمان، غوث، قطب، فقیر اور درویشوں کی ارواح سے مصافحہ اور ان سے مجلس و ملاقات کا شرف عطا کرتا ہے، اور ہر ایک کے نام اور صورت سے آشنا کرواتا ہے۔ کامل مرشد طالب کو علمِ دعوت کے شروع میں ہی ولی اللہ کے مرتبہ پر پہنچا دیتا ہے اور اسے ورد و وظائف کی قوت سے مختلف قریوں، ملکوں، ولایتوں، گھروں، صوبوں، پرگنوں میں مختلف نام اور شان سے رہنے والے اہلِ دعوت، اہلِ ذکر و فکر، اہلِ مجاہدہ، اہلِ مشاہدہ، اہلِ نفس و ہوا، اہلِ زندہ قلب، اہلِ روح بقا، اہلِ درویش اور فقرا سے واقف کروا دیتا ہے۔ ایسے اہلِ دعوت کامل اکمل کی کمالیت کی بنا پر اس کی اجازت سے دعوت پڑھ کر ہر مشکل مہم میں کامیابی حاصل کی جا سکتی ہے۔

صاحبِ دعوت، صاحبِ عمل، عامل کامل اکمل مکمل اور کلید کل ہوتا ہے۔ صاحبِ دعوت کی انتہا آخر کیا ہے؟ اس کی انتہا مقامِ خاتم النبیین ہے۔ وہ مکمل دعوت کونسی ہے جس میں اللہ کے ساتھ کلام کیا جا سکتا ہے اور مع اللہ حفظِ قرآن کے دور مدور کیے جاتے ہیں؟ وہ دعوت کونسی ہے جس میں حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر جناب سرورِ کائنات خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تک تمام انبیا مرسلین واصفیا کے ساتھ قرآن خوانی کے دور مدور کیے جاتے ہیں؟ وہ دعوت کونسی ہے جس میں تمام صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ، شہیدین، امامین اشرفین حضرت امام حسن رضی اللہ عنہٗ، امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ اور تمام اصحابِ نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ہمراہی میں مجلسِ محمدی میں حفظِ قرآن کے دور مدور کیے جاتے ہیں؟ وہ دعوت کونسی ہے جس میں فقیر، درویش، ولی، عارف باللہ واصل الی اللہ، غوث، قطب، ابدال کے منصب اور مراتب والی تمام مومن، مسلمان ارواح کے ساتھ دور مدور قرآن مجید پڑھا جاتا ہے؟ جب اللہ تعالیٰ کی معیت میں با ترتیب قرآن مجید کے

دور مدور کیے جاتے ہیں تو ایک ہی لحظہ میں ہزاران ہزار الہام وارد ہوتے ہیں اور دعوت خوان کے اردگرد ایک ہاتھ کے فاصلے پر تمام انبیا و اولیا اور اہل اسلام کی روحیں صف بصف اور ان کے گرد فرشتوں کی صفیں کھڑی ہو جاتی ہیں۔ ایسا کامل ہر ایک روحانی کے حکم و اجازت سے قربِ رحمانی حاصل کر کے رات کے وقت اولیا اللہ کی قبور پر جا کر باحضور تیغ برہنہ دعوت پڑھ سکتا ہے اور ان سے جواب باصواب حاصل کر کے ماضی، حال اور مستقبل کے حقائق معلوم کر سکتا ہے۔

ایسا عامل اہلِ دعوت، دعوت پڑھنے کے لائق ہوتا ہے۔ اس کا وجود مغفور ہوتا ہے' اسے نہ حصار کی ضرورت اور نہ رجعت کی فکر ہوتی ہے۔ عارف باللہ کی دعوت لازوال ہوتی ہے کیونکہ وہ فقیر فقر الوصال ہوتا ہے۔ بعدازاں وہ کامل صاحبِ دعوت جس بھی مقام پر جاتا ہے یا جگہ پر بیٹھتا ہے، دونوں جہان کا نظارہ ہاتھ کی ہتھیلی یا ناخن کی پشت پر کر سکتا ہے۔ ایسے صاحبِ دعوت کو اسم اللہ کے تصور اور حضوری سے قبور پر دعوت پڑھنے پر عبور حاصل ہوتا ہے۔

حدیث:

اِذَا تَحَيَّرْتُمْ فِي الْاُمُوْرِ فَاسْتَعِيْنُوْا مِنْ اَهْلِ الْقُبُوْرِ

ترجمہ: جب تم کسی معاملہ میں حیران ہو جاؤ تو اہلِ قبور سے مدد حاصل کر لو۔

دعوت اور تصور کے دوران کل و جز کے تمام غیبی خزانے ناظر اہلِ دعوت کے سامنے حاضر ہوتے ہیں۔ ایسی دعوت اور تصور اسم اللہ ذات اللہ کے حضور منظور ہے کہ یہ باجمعیت اشتغال اللہ ہے۔ جس وقت ولی اللہ باتوجہ تفکر اور مراقبہ کرتا ہے تو وہ مقامِ محبت و معرفت میں داخل ہو جاتا ہے جہاں اسے مشاہدۂ نورِ ذاتِ الٰہی نصیب ہوتا ہے جس پر عرشِ اکبر جنبش میں آ کر کہتا ہے کہ کاش میں زمین کا فرش ہوتا تو مجھ پر بیٹھ کر لوگ کلامِ الٰہی پڑھتے اور اشتغال اللہ میں مصروف رہتے۔ فرشتے روتے ہوئے یہ نعرہ لگاتے ہیں کہ ہائے افسوس! کاش ہم انسان ہوتے تو ہمیں بھی وہ مراتب حاصل ہوتے جو انہیں حاصل ہیں۔ یہ علم ازلی فیض، فضل، بخشش اور عطائے الٰہی ہے۔ فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

◆ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَالَمْ يَعْلَمْ (العلق-5)

ترجمہ: انسان کو وہ علم دیا جو اسے معلوم نہ تھا۔

بیت

گفت باھُوؒ گوش کن بہر از خدا
طلب کن حق معرفت وحدت لقا

ترجمہ: باھُوؒ نے فرمایا: خدا کے لیے غور سے سن! حق تعالیٰ سے اس کی معرفت، وحدت اور دیدار طلب کر۔

حدیث قدسی:

اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِیْ بِیْ، وَاَنَا مَعَہٗ اِذَا ذَکَرَنِیْ، فَاِنْ ذَکَرَنِیْ فِیْ نَفْسِہٖ ذَکَرْتُہٗ فِیْ نَفْسِیْ، وَاِنْ ذَکَرَنِیْ فِیْ مَلَاٍ ذَکَرْتُہٗ فِیْ مَلَاٍ خَیْرٍ مِنْھُمْ. وَاِنْ تَقَرَّبَ اِلَیَّ بِشِبْرٍ تَقَرَّبْتُ اِلَیْہِ ذِرَاعًا، وَاِنْ تَقَرَّبَ اِلَیَّ ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ اِلَیْہِ بَاعًا. وَاِنْ اَتَانِیْ یَمْشِیْ اَتَیْتُہٗ ھَرْوَلَۃً

(بخاری۔7405)

ترجمہ: میں اپنے بندے کے گمان کے مطابق ہوتا ہوں اور جب وہ مجھے یاد کرتا ہے تو میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں، جب وہ اپنے دل میں مجھے یاد کرتا ہے تو میں بھی اپنے دل میں اسے یاد کرتا ہوں، جب وہ مجلس میں مجھے یاد کرتا ہے تو میں اسے اس سے بہتر فرشتوں کی مجلس میں یاد کرتا ہوں، اگر وہ مجھ سے ایک بالشت قریب آتا ہے تو میں اس سے ایک ہاتھ قریب ہو جاتا ہوں، اگر وہ مجھ سے ایک ہاتھ قریب آتا ہے تو میں اس سے دو ہاتھ قریب ہو جاتا ہوں اور اگر وہ میری طرف چل کر آتا ہے تو میں اس کے پاس دوڑ کر آجاتا ہوں۔''

بیت

ہر کہ فی اللہ گشت فانی باخدا
نور نور ذات فی اللہ شد بقا

ترجمہ: جب طالب اللہ کی ذات میں فنا ہو جاتا ہے تو گویا نور نور سے مل کر بقا حاصل کر لیتا ہے۔

جو فقیر فقر کے مرتبۂ سلطان الوھم تک مکمل رسائی حاصل کر لیتا ہے اس پر قربِ اللہ سے تمام علوم نازل ہوتے ہیں۔ قدرتِ الٰہی کے مرسل سے اس پر ہزار ہا ہزار بلکہ بے شمار پیغامات علمِ لدنی اور وارداتِ غیبی کی صورت میں وارد ہوتے ہیں۔ اسم اللہ ذات کے تصور سے عارف باللہ ایک لحظہ میں ہزار ہا بلکہ لاکھوں کروڑوں مقامات طے کر لیتا ہے اور ہر طرح کا غل وغش، غلط، غلاظت، کدورت، زنگار، خطرات و وہمات، خناس، خرطوم سب اس کے وجود سے نکل جاتے ہیں۔ سوائے اسم اللہ ذات کے اس کے پُر نور اور دائم حضور دل میں اور کچھ نہیں رہتا۔ اس مقام پر اس کے دل کو جمعیت حاصل ہوتی ہے جس سے وہ روشن ضمیر ہو کر نفس پر حاکم بن جاتا ہے۔ یہ مراتب فنا فی اللہ فقیر کے ہیں جو اپنی باتاثیر نظر کے ساتھ طالب کو کسی بھی مقام کی حضوری تک پہنچا سکتا ہے۔ ایسا فنا فی اللہ ذاکر اگر کسی کو تاثیر بھری نظروں سے دیکھ لے تو یہ تاثیر اس کے وجود میں رواں ہو جاتی ہے۔ نگاہ کے تفکر کے ساتھ جسم پر ہاتھ سے اسمِ اللہ کے نقش کی خوشخطی کرنے سے اسم اللہ پورے وجود پر مرقوم ہو جاتا ہے اور قلب و قالب میں اسم اللہ ذات کا نور سرایت کر جاتا ہے۔ اگرچہ تصور اسم اللہ ذات اور مرشد کامل کی نگاہ سے مردہ دل میں بھی ذکر کی گرمی پیدا ہو جاتی ہے لیکن یہ مراتب تب تک ناقص ہوں گے اور ان پر یقین نہیں کیا جانا چاہیے جب تک کہ طالب کو مشاہدۂ حضوری، معرفتِ الٰہی کا استغراق اور مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حضوری نہ حاصل ہو جائے۔ یہ مبتدی کے مراتب ہیں جن کا تعلق انائے نفس سے ہے اور جو فقرِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور معرفتِ الٰہی سے بہت دور ہیں۔

وہ کونسی دعوت ہے جس سے دونوں جہان کی مرادیں پوری ہوتی ہیں؟ وہ کونسی دعوت ہے جس سے کافر، کاذب، راہزن، منافق اور زندیق دشمنوں کے ہزار ہا لشکر دعوتِ قرآن پڑھنے سے حیرت اور عبرت میں آجاتے ہیں، ان کے دل ان کے ہاتھوں سے نکل جاتے ہیں اور وہ بے خود ہو کر حاضر ہو جاتے ہیں اور دینِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم قبول کر لیتے ہیں۔ وہ کونسی دعوت ہے جس میں قرآنِ مجید اور اسمائے حسنیٰ پڑھنے سے تمام دشمن اندھے ہو جاتے ہیں اور صلح کر کے حضوری میں آ

جاتے ہیں اور ان کی آنکھیں روشن ہو جاتی ہیں۔ وہ کونسی دعوت ہے کہ جس میں قرآن شریف پڑھنے سے دشمن کا تمام لشکر بے خود، مجنون اور دیوانہ ہو جاتا ہے، انہیں نہ ہتھیار یاد رہتے ہیں نہ گھر اور نہ ہی وہ زبان کھول سکتے ہیں، بلکہ حیران و پریشان اور خراب رہتے ہیں۔ جب تک کہ وہ اس عاملِ دعوت کو دیکھ نہ لیں تب تک انہیں جمعیت، صحت اور ہوشیاری حاصل نہیں ہوتی۔ وہ کونسی دعوت ہے جس میں قرآن شریف پڑھنے سے شروع میں ہی جن وانس، فرشتے اور موکل مسخر ہو کر قید میں آجاتے ہیں۔ وہ دعوت حرمِ مدینہ میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روضہ مبارک پر پڑھی جاتی ہے جس کا طریقہ یہ ہے کہ دعوت خواں پہلے قبر مبارک پر انگلی سے 'محمد ابن عبداللہ' لکھے اور پھر یہ آیت لکھے:

◆ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ؕ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا (الاحزاب۔56)

ترجمہ: بے شک اللہ اور اس کے فرشتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود وسلام بھیجتے ہیں۔ اے ایمان والو! تم بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجا کرو۔

اس کے بعد قبر مبارک کے گرد سورۃ مزمل یا سورۃ فتح پڑھے اور متوجہ ہو کر مراقبہ کرے۔ اس عمل سے انشاءاللہ مقصد میں جلد کامیابی حاصل ہوتی ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روضہ مبارک پر پڑھی جانے والی اس دعوتِ عظیم سے ایک ہی لمحہ میں اللہ تعالیٰ کے حکم سے سب مرادیں پوری ہو جاتی ہیں۔

وہ کون سی دعوت ہے جس کے پڑھنے سے تمام گنج وخزائنِ الٰہی غیب الغیب سے زمین سے باہر آجاتے ہیں اور دعوت خوان کو ان پر تصرف حاصل ہو جاتا ہے۔ مشرق سے لے کر مغرب تک ہفت اقلیم کے سب بادشاہ اس کے حکم اور قید و قبضہ میں آکر طالب، مرید، فرمانبردار اور تابع دار غلام بن جاتے ہیں۔ وہ کون سی دعوت ہے جس میں اگر اسم اعظم پڑھ کر مٹی کے ڈھیلوں اور سنگریزوں پر دم کیا جائے تو وہ سونا اور چاندی بن جاتے ہیں۔ وہ کونسی دعوت ہے جس سے طالب کا دل ہدایت

اور غنایت پا کر ہمیشہ سیر رہتا ہے۔ استغراق فی اللہ اور معرفت دیدار کی وجہ سے نہ وہ ملکِ سلیمانی کی طرف نظر کرتا ہے اور نہ ہی دنیا و عقبیٰ کو اختیار کرتا ہے۔ فقر و فاقہ میں گدائی کرنے سے رستگاری بہتر ہے تاکہ باطن باصفا ہو کر روح سے متفق اور نفس کے خلاف اور اس سے علیحدہ ہو جائے۔

حدیث

اَلدُّنۡیَا قَوۡسٌ وَّحَوَادِثُهَا سِهَامٌ وَالۡاِنۡسَانَ فِیۡهَا هَدَفٌ فَفِرُّوۡا اِلَی اللّٰهِ حَتّٰی نِجَاتُ النَّاسِ

ترجمہ: دنیا کمان کی طرح ہے، اس کے حادثات تیر اور انسان ان کا نشانہ ہے۔ پس اللہ تعالیٰ کی طرف دوڑو حتیٰ کہ تم ان سے نجات حاصل کرلو۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَلَقَدۡ جِئۡتُمُوۡنَا فُرَادٰی كَمَا خَلَقۡنٰكُمۡ اَوَّلَ مَرَّةٍ (الانعام۔94)

ترجمہ: اور بے شک تم روزِ قیامت ہمارے پاس اسی طرح تنہا آؤ گے جیسے ہم نے تم کو پہلی بار پیدا کیا تھا۔

کامل دعوت صرف زندہ دم پڑھتا ہے۔ دعوتِ کامل میں اللہ تعالیٰ کے کلام قرآن مجید کی برکت سے مہمات میں پیش آنے والی تمام مشکلات ایک ہی لمحہ میں حل ہو جاتی ہیں اور مہم انجام کو پہنچ جاتی ہے۔ جب زندہ قلب طالب دعوتِ مکمل پڑھتا ہے تو دعوت شروع کرتے ہی اس کے زندہ دل پر دلیل اور الہام وارد ہونے لگ جاتے ہیں اور تمام کارِ مہمات اپنے انجام کو پہنچ جاتے ہیں اور طالب اپنے مقصود کو پا لیتا ہے۔ روحِ کُل والا صاحبِ وھم فقیر جب دعوت پڑھتا ہے تو واحدانیتِ واحد سے اسے آواز آتی ہے۔ یہ دعوت کل الکلید اور مشکل کشا ہے جو آنکھ جھپکنے میں تمام کارِ مہمات کو انجام تک پہنچا دیتی ہے اور اللہ کے جمال کا وصال عطا کر کے ہر حال کی حقیقت سے آگاہ کرتی ہے۔ دعوتِ جذب وہ ہوتی ہے جس میں قربِ الٰہی عطا کرنے والی دعوت کے تصور سے تمام مہمات کے امور اپنے مطلب و مقصود تک پہنچ جاتے ہیں۔ ان میں سے ہر ایک دعوت مقصود تک

پہنچانے میں دیر کر سکتی ہے۔ عامل کی دعوت ہوا میں اڑنے والے تیز پرندے کی طرح ہے۔ مطالب کا تیر ان کی زبان کی کمان سے نکلتے ہی نشانے پر بیٹھتا ہے اور ارواح کی مدد اور قوت و توفیق سے ان کا ہر کام مکمل ہو جاتا ہے اور تمام مطالب حاصل ہو جاتے ہیں۔ البتہ اس دعوت میں بھی دیر ممکن ہے۔ کامل عاملِ دعوتِ کُل وہ ہے جو کارِ مہمات کو اپنی توجہ، تصور، تفکر، اشتغالِ قرب اور توحید اللہ کی معرفت و وصال سے سرانجام دیتا ہے۔ ایسا صاحبِ دعوت ناظر کل ہوتا ہے اور دونوں جہان اس کے سامنے حاضر رہتے ہیں اور ان کا نظارہ اس کے مدنظر رہتا ہے۔ یا یہ کہ منتہی عامل کامل صاحبِ دعوت قربِ حضوری کی بدولت ہر بات اور ہر حقیقت سے آگاہ رہتا ہے۔ قربِ الٰہی کے باعث اس کی نظر و نگاہ کو قوت و جمعیت حاصل ہوتی ہے۔ کامل صاحبِ دعوت جب کسی کام کو اپنی توجہ کے قبضہ و قید میں لاتا ہے تو جان لو کہ اس کا توجہ کرنا درحقیقت اللہ کا توجہ کرنا ہوتا ہے۔ اسے کام سرانجام دینے کے لیے لب ہلانے کی ضرورت نہیں۔ یہ ہے وہ دعوت جو توجہ کے عمل سے پڑھی جاتی ہے۔ اگر کسی کو دعوت پڑھنے، نقش و دائرہ پُر کرنے یا مؤکل اور جنونیت اور آسیب سے رجعت لاحق ہو جائے تو اسے کسی اور علاج کی ضرورت نہیں، صرف تصورِ اسم اللہ ذات سے ہی رجعت سے نجات مل جائے گی۔ معرفت و معراج کا حامل ہی دعوت پڑھنے کے لائق ہے۔ اہلِ دیدار کی ایسی کامل دعوت ناسوتی اہلِ مردار لوگوں کی پہنچ سے بہت دور ہے۔ ابیات

دل بیدار حق دیدار جوید
بہر سخنی ز حق دیدار گوید

ترجمہ: بیدار دل اللہ کے دیدار کا متلاشی ہوتا ہے اور اس کی ہر بات دیدارِ حق سے متعلق ہوتی ہے۔

بہ زندگی دل روا باشد گواہی
کشش از وی کشش با دل آگاہی

ترجمہ: زندہ دل اللہ کی پہچان کے لیے کشش رکھتا ہے، یہ کشش دل کے زندہ ہونے کی گواہی کے لیے کافی ہے۔

دلم را راز شد از راز اللہ
خطی برکش بگرد ماسویٰ اللہ

ترجمہ: میرے دل پر اللہ کے رازوں میں سے ایک راز منکشف ہوا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا ہر شے پر خطِ تنسیخ پھیر دے۔

کسی از خود فنا شد آنچہ تام است
فنا فی اللہ تعالیٰ باتمام است

ترجمہ: جس نے اپنی ذات کو فنا کر لیا وہی تام ہے اور جو فنا فی اللہ ہو گیا وہی کامل ہے۔

چنان حباب بر آبش نمودن
شود با آب در آبش ربودن

ترجمہ: جیسے بلبلہ پانی کی سطح پر نمودار ہوتا ہے اور پانی میں غرق ہو کر پانی ہی بن جاتا ہے۔

چو اخگر آتش یک رنگ نام است
ولی گردی بخاکستر تمام است

ترجمہ: جب چنگاری آگ میں جل کر خاکستر ہو جاتی ہے تو پھر چنگاری اور آگ دونوں کا رنگ اور نام ایک ہی ہو جاتا ہے۔

جسم فی اللہ نور گردد بحر نوش
ذکر نورش نور ازو بالا عرش

ترجمہ: جسم اللہ کے نور میں فنا ہو کر بحرِ نوش ہو گیا۔ ذکر کا نور، ذاکر کو بھی نور بنا کر بالائے عرش لے گیا۔

منم بیدل کہ دل بامن نماندہ
کہ ورد روز و شب دیدار خواندہ

ترجمہ: میں بے دل ہوں کہ میرا دل مجھ میں نہ رہا۔ میں روز و شب دیدار کا ورد پڑھتا رہتا ہوں۔

پرسیدم ز دل دیدار دیدہ
بگفت دیدہ ولی دیگر ندیدہ

ترجمہ: میں نے دل سے پوچھا کیا تو نے (اللہ) کا دیدار کیا؟ اس نے کہا اللہ کو اس نے دیکھا جس نے اس کے غیر سے نگاہ ہٹالی۔

کسی بیند ز دل دیدار دائم
روا باشد کہ دل با روح قائم

ترجمہ: جس طالب کا دل ہمیشہ دیدار میں مشغول رہتا ہے اس کے لیے یہ کہنا مناسب ہے کہ اس کا دل روح کے ساتھ قائم ہوگیا ہے۔

کہ نفسی شد فنا با قرب اللہ
دلش شد روح و روحش غرق فی اللہ

ترجمہ: قربِ الٰہی سے جس کا نفس فنا ہوگیا، اس کا دل روح کے ساتھ ایک ہوکر اللہ میں غرق ہوگیا۔

دو عین یک نظر عینک نماید
حضوری معرفت از دل کشاید

ترجمہ: جب (دیدارِ الٰہی کی) عینک نصیب ہوتی ہے تو (ظاہری و باطنی) دونوں آنکھوں کی نظر ایک ہوجاتی ہے۔ معرفت اور حضوری کی راہ دل سے کھلتی ہے۔

ازل تا ابد بادیدار بودم
ز ابد دیدہ با دیدار بودم

ترجمہ: ازل سے ابد تک مجھے اللہ تعالیٰ کا دیدار حاصل ہے۔ ابد تک میری آنکھیں اللہ کے دیدار میں مشغول رہیں گی۔

دویم یک گشتہ در یک روز بینم
ز حق منکر نیم ہر روز بینم

ترجمہ: جب سے میں نے دیدارِ حق حاصل کیا ہے دوئی سے گزر کر وحدت کو پالیا ہے۔ میں دیدارِ حق کا منکر نہیں ہوں کیونکہ میں تو ہر روز اللہ کا دیدار کرتا ہوں۔

از ہزاران کسی بود آنجا رسیدہ
کہ غرق ماسویٰ مطلق بریدہ

ترجمہ: ہزاروں میں سے کوئی ایک طالب ہی ہوتا ہے جو غیر ماسویٰ سے مکمل کٹ کر یکتائی کے مرتبہ تک رسائی حاصل کرتا ہے۔

ز دیدہ نور نوری نور راز است
کہ چشم معرفت او را چو باز است

ترجمہ: نور کے دیدار سے جب چشمِ معرفت کھل گئی تو نور کا نوری راز بھی ظاہر ہو گیا۔

فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

- وَمَنْ كَانَ فِيْ هٰذِهٖٓ اَعْمٰى فَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ اَعْمٰى (بنی اسرائیل۔72)

ترجمہ: اور جو شخص اس دنیا میں (دیدارِ الٰہی سے) اندھا رہا وہ آخرت میں بھی اندھا ہوگا۔

پس معلوم ہوا کہ دعوت کی ہر قسم، علمِ دعوت، حکمتِ دعوت، جمعیتِ دعوت، حکمِ دعوت، اجازتِ دعوت، رجعتِ دعوت اور روحانیتِ دعوت کو جاننا ضروری ہے۔ دعوت کی پانچ کلیدیں ہیں جن کا تصرف توحید اور حکم حضوری سے حاصل ہوتا ہے۔ جو ان کلیدوں سے بے خبر ہے وہ ناقص اور اہلِ تقلید ہے۔ جس قفل میں بھی ان کلیدوں کو ڈال دیا جائے، وہ ان کی برکت سے کھل جائے گا۔ اوّل کلید فیض الفضل

دوم کلید لوحِ محفوظ کے مطالعہ سے ازلی نصیبہ معلوم کرنا

سوم کلید نعم البدل

چہارم کلید جس سے رجعت، خطرات اور خلل دور ہوتے ہیں۔

پنجم کلید جس سے عامل کی ایک ہی نگاہ سے ہر دعوت عمل میں آجاتی ہے۔

یہ ہیں دعوت کی مجموعۂ کلیدیں، جن کی اصل توحیدِ الٰہی ہے۔ دعوت کو پڑھنا اور موکلوں کو مسخر کرنا کوئی آسان کام نہیں۔ دعوت پڑھنے میں ایک لاکھ تئیس ہزار رجعتیں ہیں جن سے بعض کے وجود میں علم و وظائف کے غلبات سے دیوانگی، جنون، فقر، ہلاکت اور بے اعتباری پیدا ہو جاتی ہے اور بعض کو انانیت، ہوا و ہوس، رجوعات و مسخراتِ خلق کی رجعت لاحق ہو جاتی ہے۔ لیکن کامل اور عامل مرشد صاحبِ دعوت وہ ہے جس کا طالب ہر مرتبے، ہر رجعت اور ہر مقام پر غالب ہوتا ہے۔ دعوت میں انتہا اور کاملیت قربِ دیدار سے حاصل اور رواں ہوتی ہے جس سے دل بیدار، روح نظّار اور طالب مشاہدۂ سرّ اسرار بین بن جاتا ہے۔ رجعت کے معنی غیر حق کی طرف رجوع کرنا ہے اور ایسی رجعت[1] (حق کی بجائے) باطل تک پہنچا دیتی ہے۔

رباعی

دعوتِ کامل بود کامل کرم
کامل سرشت با ادب و شرم

ترجمہ: کامل کی دعوت مکمل کرم ہوتی ہے۔ کامل فطرتاً با ادب اور باحیا ہوتا ہے۔

ناقصی خوانی بود خانہ خراب
بہر اللہ دعوتش خواندن ثواب

ترجمہ: ناقص دعوت پڑھے تو صرف بربادی و خانہ خرابی ہے۔ لیکن جو اللہ کی خاطر دعوت پڑھے گا اس کا عمل اس کے لیے باعثِ ثواب ہوگا۔

بعض اہلِ دعوت عامل کے حکم و اجازت سے دعوت پڑھتے ہیں۔ جو حقیقی علمِ دعوت سے واقف ہے اس کو مبارکباد کہ وہ ہر حال میں دعوت پڑھ سکتا ہے۔ اگر عام شخص دعوت پڑھے تو اسے لذاتِ حیوانیہ ترک کرنا پڑتی ہیں اور اگر کامل پڑھے تو وہ جو چاہے کھا اور پہن سکتا ہے اور جس

---

[1] رجعت کے معنی غیر حق کی طرف رجوع کرنا ہے اور ایسی رجعت باطل تک پہنچا دیتی ہے۔

طریق سے چاہے دعوت پڑھے، اس کی دعوت رواں ہو جاتی ہے۔ جو شخص دنیاوی مال حاصل کرنے یا کسی دنیادار کی خاطر دعوت پڑھتا ہے وہ احمق اور ناقص ہے۔ وہ یقیناً دعوت پڑھنے کا باتوفیق و باتحقیق طریقہ نہیں جانتا، کیونکہ صاحبِ دعوت لا یحتاج ہوتا ہے اور کسی سے کوئی حاجت نہیں رکھتا۔ اگر وہ حالتِ غضب میں بحرِ قرآن سے دعوت پڑھے تو کعبہ، مسلمانوں کی مساجد اور عرشِ اکبر کو ہلا کر رکھ دیتا ہے۔ آفرین ایسے اہلِ دعوت پر جو لوگوں کی طرف سے دی گئی تکالیف کو برداشت کرتا ہے اور کسی کو ایذا نہیں پہنچاتا۔

بیت

ہم عاملم ہم کاملم رہبر خدا
ہم عارفم درویش بافقر و لقا

ترجمہ: میں عامل و کامل بھی ہوں اور راہِ خدا کا راہبر بھی۔ میں فقر اور دیدارِ الٰہی کا عارف اور درویش ہوں۔

اللہ بس ماسویٰ اللہ ہوس۔

وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى رَسُوْلِ خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاِتِّبَاعِهٖ وَاَوْلِيَآءِ اَجْمَعِيْنَ ٥

تمت بالخیر

www.sultan-ul-faqr-publications.com

قربِ دیدار

(فارسی متن)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ خَالِقِ کُلِّ مَخۡلُوۡقَاتِ وَ رَازِقِ کُلِّ مَرۡزُوۡقَاتِ لَمۡ یَزَلۡ وَلَا یَزَالۡ. لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ لَیۡسَ فِی الدَّارَیۡنِ اِلَّا ھُوَ

نعت نبی پیشوائی شفیع اُمت متقی شرف الانبیا محمد اصفیا۔

قطعہ

شد ہر یکی را صورتش نور از نبیؐ   نور حاضر نور شد عارف ولی

نور نبیؐ از نور اللہ لازوال   مشتاق مخلوقات بر نورش جمال

حَسُنَتۡ جَمِیۡعُ خِصَالِہٖ صَلُّوۡا عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ وَ اَزۡوَاجِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ وَ اَھۡلِ بَیۡتِہٖ اَجۡمَعِیۡنَ ط

بعدہٗ میگوید غلام عارف تمام، خانہ زاد، باطن آباد، قادری سروری اویسی تلمیذ الرحمٰن فقیر باھوؒ ولد بازید عرف اعوان، طالب بامطلوب، مرید لایرید، ساکن قلعہ شور چند کلمات محک از اہل تحقیق و از اہل زندیق و از اہل تقلید و از اہل توحید محک ناقص و خام و کامل ختم تمام۔

ایں کتاب رسول القطب و قطب الاقطاب، باحق باطل صحیح جواب صواب مخ معرفت و فقر ہدایت مجمل فہرست مجموعہ تصور اسم اَللّٰہُ ذات نور الحقیقی مشاہدہ تجلیات خاص الخاص توفیق حقیقی از قرب اللہ۔ و از توجہ و تفکر و تصرف و تصوف و ذکر فیض و فکر و فنا النفس و مراقبہ مجلس ملاقات نبی اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم، تجرید و تفرید، حضور الہام مع اللہ، کلیم اللہ الہام، تاثیر نظر، ناظر اشتہار استی راہ بر قُمۡ بِاِذۡنِ اللّٰہِ دم عیسیٰؑ روح اللہ۔ وسیلہ، نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم خضر، غالب تر ظاہر باطن بموافق نص، حدیث، قرآن باخبر از ہر طبقات زیر و زبر فنا فی اللہ بقا باللہ۔

بایں کتاب قرب دیدار نام نہادہ غرق فی التوحید، نور ذات، رویت ربوبیت دیدار قادری، کل الکلید کامل خطاب دادہ شد۔ اگر در باطن قرب دیدار ذات نور اِلَّا اللّٰہ بمد نظر اللہ منظور و مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم حضور در راہ

باطن این چنین مراتب از حاضرات تصور اسم اللہ ذات نبودی، روندگان راہ ہمہ گمراہ گشتندی۔ بیت

ہر کہ منکر می شود زین خاص راہ　　عاقبت کافر شود آن رو سیاہ

راہِ تصور اسم اللہ ذات اللہ نتیجہ انبیا و اولیا اللہ است۔ نصیب صاحب علم و صاحب حلم و حلیم نام اللہ است۔ و باید دانست کہ قاضی شریعت اہل حق، حق الیقین از اہل دیدار مشرف رب العالمین چہار گواہ موت طلب کند۔

اول آنکہ ہر کہ خدا تعالیٰ را در خواب بہ بیند، در شریعت روا است۔ خواب چنین باشد خواب معرفت وصال نہ خواب خیال۔ قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اِنِّیْ تَنَامُ عَیْنَایَ وَلَا یَنَامُ قَلْبِیْ ؕ قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اَلنَّوْمُ اَخُوَ الْمَوْتِ وَلَا یَنَامُ اَھْلُ الْجَنَّۃِ ؕ خواب زندہ قلب باشعور بذکر مذکور جواب باصواب از حضور۔

دوم دیدن دیدار حق تعالیٰ در مراقبہ روا است و مراقبہ چنین باشد کہ جان از جان برآوردہ، ظاہر مردہ و باطن جثہ روحانی بحضور بردہ، جواب و سوال از حضور آوردہ۔ ایں مراتب از قرب مشرف دیدار است۔ قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مُوْتُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا ؕ قولہ تعالیٰ اَوَمَنْ کَانَ مَیْتًا فَاَحْیَیْنٰہُ ؕ

سیوم دیدن دیدار خدائے تعالیٰ روشن ضمیر از چشم معرفت عین العیانی بہ جثہ روحانی مثل بستہ نتواند مشرف دیدار ولامکانی۔ قال النبی علیہ الصلوٰۃ والسلام اَلْمَوْتُ جِسْرٌ یُّوْصِلُ الْحَبِیْبَ اِلَی الْحَبِیْبِ ؕ

چون ایں سہ مراتب یکجا جمع شوند، قالب مثل قبہ قبور و قلب و روح و سِرّ ہر سہ یکی گردد دوام بمشاہدہ حضور وجود مغفور۔ اینست علما باللہ عامل و فقیر فی اللہ کامل و باطن معمور۔ قولہ تعالیٰ لِیَغْفِرَ لَکَ اللّٰہُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِکَ وَمَا تَاَخَّرَ ؕ قولہ تعالیٰ تُخْرِجُ الْحَیَّ مِنَ الْمَیِّتِ وَتُخْرِجُ الْمَیِّتَ مِنَ الْحَیِّ ؕ ایں مراتب عظمیٰ و سعادت کبریٰ نصیب صاحب شریعت اہل ہدایت فقرا و بدعتی بی نصیب است کہ دشمن حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تابع اہل شیطان و دشمن علما ابلیس رقیب است۔ بیت

ہر کہ منکر گشت ز دیدار الہ　　ہر کہ پوشد حق آن کافر روسیاہ

قولہ تعالیٰ وَمَنْ کَانَ فِیْ ھٰذِہٖۤ اَعْمٰی فَھُوَ فِی الْاٰخِرَۃِ اَعْمٰی ؕ اہل معرفت فقیر را نظر نگاہ بر دیدار الہ است ہمین دو دیدہ گواہ است۔ از دل ہیچ چیز بیرون نیست۔ آنچہ خواہی از اہل دل صاحب دل طلب کن، این است مراتب لازوال دل قلب اولیا عارف باللہ کہ باین مراتب برسد، حیات ممات یکی گردد۔ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰہِ لَا یَمُوْتُوْنَ بَلْ یَنْقَلِبُوْنَ مِنَ الدَّارِ اِلَی الدَّارِ ؕ کہ از تصور اسم اللہ ذات میان دو دیدہ بدیدار راہ ہر کہ صاحب معرفت، بینا بابصر و ہر کہ بی معرفت بی بصر مادرزاد کورتر۔ بیت

دل چون بیدارش بدیدارش دوام　　معرفت توحید در دل حق تمام

علم لوح محفوظ وعلم تمام قرآن، نص، حدیث تفسیر در لوح ضمیر دل است۔ ابیات

هر کہ را دل زندہ بادیدار شد زندہ دل دایم بحق بیدار شد
این چنین دل شد مشرف باللقا هر کہ را دل زندہ باذکرش خدا
این چنین ذکر است ذاکر جان قلب ذاکر قلبی بود همراز رب

قلب را سہ حرف است۔ ق ل ب۔ از حرف ق قرب اللہ و از حرف ل لقائی اللہ و از حرف ب بامشاہدہ بقا باللہ۔ هر کہ بدین صفت موصوف است صاحب قلب و اِلّا نہ اہل کلب۔ هر کہ درین تصنیف بمطالعہ درآید، مطالعہ او وسیلہ شود، وسیلہ دیدار باطن، معرفت نور، مشرف قرب حضور۔ هر کہ بدین صفت باخلاص خواند، احتیاج دست بیعت، تلقین ارشاد ظاہر مرشد نماند۔ ابیات

خوش بخوان تفسیر باتاثیر تر از مطالعہ می شوی صاحب خضر
وعدہ مردان خدا رہبر خدا برد حاضر با حضوری مصطفیٰؐ
از نبیؐ تلقین باتعلیم شد ذکر قلب معرفت تسلیم شد
نفس باطل را بگذار ای یار طالب دیدار رو بحق آر

قطعہ

ز ہجرت یک الف یک صد سہ کم بود کتابی شد تصور راز محمود
عمل شاہی عبید اللہ است کہ اورنگزیب غازی بادشاہ است

طالب مولیٰ را از مرشد کامل فرض عین قدیم صراط المستقیم است۔ زر مال، نقد جنس تصرف خانہ ویرانہ فی سبیل اللہ، سنت عظیم نبوی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم است۔ ارشادِ خداوندی یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ ابْتَغُوْۤا اِلَیْهِ الْوَسِیْلَةَ وَجَاهِدُوْا فِیْ سَبِیْلِهٖ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ این آیت در باب وسیلہ مرشد است۔ قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مَشْیُ عَنِ الرَّاْسِ بِدُوْنِ الْاَقْدَامِ ط بیت

سر قدم شد قدم را با سر بجو غرق شو فی اللہ فنا وحدت بگو

قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم غَمِّضْ عَیْنَیْكَ یَا عَلِیُّ وَاسْمَعْ فِیْ قَلْبِكَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمْ۔

بغیر از دست بیعت مرشد ذکر، تلقین، تصدیق، یقین حاصل نمی شود، اگرچہ تمام عمر می خواند، از باطن معرفت محروم ماند۔ از علم ظاہر تعلیم است و مرشد کامل از علم وسیلہ باطن معرفت اللہ، دست بیعت ارشاد و تلقین است، چنانچہ تلقین دست بیعت

از حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم چہار پیر چہاردہ خانوادہ فیض بفیض عطا بعطا عارف باللہ در معرفت خدا، ذاکر، ذکر، مراقبہ قرب مع اللہ حضوری از یکدیگر تاقیامت باز نماند۔

بدانکہ ابتدا سلطان الفقرا غیر مخلوق نورِ ایمان است و انتہا سلطان الفقرا غیر مخلوق ذات نور رحمٰن است۔ پس معلوم شد کہ در وجود آدمی نفس و قلب و روح و سرّ۔ بندگی نفسی و قلبی و روحی و سرّی ہر چہار مخلوق حجاب، اگر چہ ہر چہار را عمل عبادت بندگی ثواب، چون حجاب ظلمات نفس و حجاب ظلمات قلب و حجاب ظلمات روح و حجاب ظلمات سرّ از وجود تقلید تکلیف ناسوتی برخیزد بعد از ان بیست و چہار لطیفہ غیب الغیب نور غیر مخلوق از تصور اسم اللہ ذات غیر مخلوق مثل آفتاب طلوع زند۔ از سر تا قدم وجود قلب قالب ہفت اندام تمام نور روشن ظہور انوار با قرب اللہ حضور مشرف دیدار با پروردگار۔ اہل نور را سخن نور و عمل نور، وجود مغفور باطن معمور۔ بیت

ہر کہ دیدارش رسد شد با حضور   کی تواند بست مثلش راز نور

مرشد کامل آنست کہ طالب اللہ را روز اول بشروع تصور اسم اللہ ذات بمرتبہ نور فی اللہ مشرف دیدار حضور رساند کہ طالب اللہ را احتیاج ریاضت، خلوت، چلہ نماند۔ اہلِ حضور لایحتاج را چہ احتیاج است کہ ورد و وظائف، دعوت خواند۔ فارغ از ذکر فکر، مراقبہ، مکاشفہ، محاسبہ، مجادلہ کہ مرتبہ عین العین بستاند۔

از آنکہ من نسل از اصل از حضرت آدم پیغمبر صفی اللہ است من از معرفت توحید قرب اللہ مشرف دیدار از اصل نور حضرت محمد رسول اللہ مصطفیٰ نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم است۔ این ہر دو مراتب عظیم گواہ من کہ ہمراہ من مد نظر اللہ منظور بر دل نگاہ من مشرف دیدار اللہ۔ این چنین مراتب علما اولیا اللہ و لی اللہ فقیر فی اللہ است۔ فَضْلٌ مِّنْ ذَالِكَ ط

آری یقین است کہ درجات مراتب ظاہر است و تصور اسم اللہ ذات مراتب باطن است۔ ورد و وظائف، تلاوت، تقویٰ، طاعت، توفیق، ذکر فکر، مراقبہ، مکاشفہ، محاسبہ، مجادلہ، کشف کرامات، ریاضت، مجاہدہ، خلوت، تنہائی، گوشہ، چلہ، حجرہ، این جملگی عبادات و علم ملاقات صحیح صراط المستقیم۔ حجت نیک اعمال ثواب و نزدیک مقرب الحق بعید بُعد از توحید معرفت مطلق حجاب۔ قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم حَسَنَاتُ الْاَبْرَارِ سَیِّئَاتُ الْمُقَرَّبِیْنَ ط قولہ تعالیٰ وَاذْكُرْ رَّبَّكَ اِذَا نَسِیْتَ ط

وقتیکہ غرق شد مخلوق ہمہ نسیان گردد و نسیان میشود، آنچہ ذکر مذکور مخلوق است۔ ظاہر طاعت ہمہ درجات پسند خلق و باطن پسند خالق۔ حدیث اِنَّ اللّٰهَ لَا يَنْظُرُ اِلٰى صُوَرِكُمْ وَلَا يَنْظُرُ اِلٰى اَعْمَالِكُمْ وَلٰكِنْ يَّنْظُرُ فِىْ قُلُوْبِكُمْ وَ نِيَّاتِكُمْ ط بیت

نور با دیدار شد دلدار شد   مغز سر بیدار شد ہر بار شد

جان و دل چیست معنی حق ز نور　　　دل ہمہ چون نور شد گردد حضور

شرح طالب

شرح طالب آنکہ طالب را چہار حروف است: ط، ا، ل، ب۔ از حرف ط طمع نفس وطاعت ریا را سہ طلاق دہد و طی کند جملگی طاعت در یک ساعت۔ طالب حوصلہ وسیع، در مستی ہوشیار و در خواب بیدار، دوام مشرف نور دیدار۔ این چنین طالب در علم عالم و در فیض فاضل۔ بدین آثار و الّا نہ جاہلان ہزاران ہزار بیک نظر مجنون دیوانہ کردن چہ مشکل کار۔ و از حرف الف الفت لاسوی اللہ بدیگری ندارد و التجا بہ مخلوق نیارد۔ و از حرف الف ارادہ صاحب تصدیق و طالب تحقیق۔ و از حرف ل لایحتاج لائق دیدار پروردگار و از حرف ب باادب و باوفا، دل صفا، باحیا، تصرف مال، عارف باللہ وصال۔

شرح مرشد

مرشد را نیز چہار حروف است م، ر، ش، د۔ از حرف م مومن۔ حدیث اَلْمُؤْمِنُ مِرْاٰۃُ الْمُؤْمِنِ ط مواحد محرم راز اسرار رب العالمین، مرشد مشفق، مہربان بانظر رسانندہ حضوری مجلس بہر انبیا اللہ، کون مکان بخشندہ جمعیت جاودان۔

ہیچ نفسی نیست کز آئینہ رو پنہان کند
دل چو روشن شد کتابی دفتری درکار نیست

و از حرف ر راغب نبود بدنیا و التفات نکند بعقبیٰ، راضی برب الرضا بالقضا و از حرف ش شہباز لامکانی نور قدرت، اسرار سبحانی۔ و از حرف د دل بدریائی توحید فی اللہ غرق دوام و ہمیشہ مجلس بحضور علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ باید دانست ای جان عزیز! طالب صادق مونس عزیز تر از جان است و طالب کاذب جاسوس دشمن مثل عدو شیطان است، بلکہ از شیطان بدتر کہ شیطان دفع گردد بخواندن لاحول و طالب دشمن اگر صد بار لاحول بخواند دفع نگردد و جان بستاند۔ بیت

باھُو گر طالب صادق چو مرشد راز بر　　　می رساند طالبان را با نظر

بدانکہ طالب مجوب عز و جاہ دنیا مردک مخنث، بی مقصود۔ طالب مجذوب عاقبت مردود، طالب محبوب عاقبت محمود۔ کسیکہ مشرف ذات نور معرفت دیدار عینہ بعین قرب اللہ است، ہمیشہ قاضی محاسبہ بالخصوص نفس حساب گاہ است کہ در شریعت از قرب دیدار اللہ است دو گواہ۔ یکی نظر بی مثل نگاہ، دوم از قوت توفیق ازلی آگاہ، دوام بحفظ اللہ۔ ابیات

علم را در درس دیدارش بجو　　　آنچہ بینی بازبان ہرگز مگو
علم را در درس دیدارش بخوان　　　ہر کہ روشن میشود عین العیان

نیست آنجائی مطالعہ قیل و قال　　باجمعیت غرق فی اللہ در وصال
علم الفؔ و الفقش حق راز بس　　آنچہ خوانی غیر حق باطل ہوس
علم از ذکر است یا ذکر از علم　　علم ذکر و تفرقہ سر درد غم
ہر دو را بگذار رو در غرق نور　　تا شوی عارف خدا فقرش حضور
خود پسندان کی شناسد از علم　　بی حضوری ذکر ہم خطرات وہم

فقیر عارف ذاکر فاضل بہتر است یا فقیر فیاض الفضل عالم باطن۔ از علم ظاہر وجود باطنی قلب قالب ہفت اندام طاہر نگردد۔ کسی را کہ باعلم باطن وجود طاہر درقید است آنچہ علم علوم رقم ظاہر یعنی بانظر خواہ کسی را از سینہ باسینہ بردارد و یا علم سینہ درسینہ عالم را بگذارد۔ عالم باطن معرفت صاحب توحید عین العیان، عرفان الحق عارف غالب است بر علمائے ظاہر، از برائی آنکہ علمائے ظاہر باادب است وعلمائے باطن فقیر باامر است صاحب امر۔ قولہٗ تعالیٰ وَاللّٰهُ غَالِبٌ عَلٰٓى اَمْرِهٖ ؕ حدیث اَلْاَمْرُ فَوْقَ الْاَدَبِ ؕ

امر از تصور اسم اللہ ذات است وادب مراتب صفات است۔ علم علما روشن مثل چراغ است وفقیر عارف باللہ فقیر فی اللہ معرفت توحید مثل آفتاب است۔ چراغ راچہ قدرت است کہ پیش آفتاب دم زند۔ علم مثل سیم وزر است ومعرفت توحید مثل تیغ کاری فولاد، کاری کہ از تیغ فولاد میشود از سیم وزر نمی شود۔ ابتدا عارف باللہ را مراتب علمائے عامل است وانتہا عارف باللہ را مراتب فقیر کامل است۔ بیت

راہ بسیار است مردم را بقرب حق ولی
راہ نزدیکش دل مردم بدست آوردن است

مصنفؒ میگوید کہ دل بدست آوردن کار خامان است دلیکہ خانہ خطرات شیطان باشد و در کشف وکرامات ماندن کار ناتمامان است کہ از کشف کرامات رجوعات خلق دنیا عزّ وجاہ باز دارد از معرفت قرب اللہ واز نفس فنا و باروح بقا دوام استغراق مشرف لقا عینہٖ بعینہٖ کار مردان است۔ بیت

حواس جمعیت طلب کن ز فقر　　کہ در فقر اللہ نہاد این اثر

وہر کہ خود را غرق عین براز رساند، آنرا احتیاج یاد حواس نماند۔ از راہ باطن خام پختہ کامل ناقص باخبر باش۔ اگر کسی جانب کسی توجہ باطنی یا توجہ ظاہر تعلیم تلقین نظر کند واز سر تا قدم در وجود صورت اسم اللہ ذات نقش درست بہ بیند، از گرمی ذکر شب وروز سوزد و باتوجہ دیگری را ہمین احوال شود وتجلیات لازوال مثل قطرات مطرات باران ذرہ ذرہ وار می بیند، این چنین مراتب ہائے ہم ابتدا۔

خامی از مرشد ناقص، مجہول بی باطن است، اگر چہ باعلم عامل فاضل۔ ابیات

ہر کہ داند می رسیدم دور تر ··· این ہمہ خامی بتاثیرش نظر
ہر کہ واصل گشت باقربش حضور ··· قرب باقربش رساند ذات نور

ہر کہ بامقام بقرب اللہ تحقیق است باتوفیق است۔ باورد و وظائف، ذکر فکر طالبان را مشغول نگرداند، طالبان را یکبارگی درمشاہدۂ ذات لازوال وصال بحضور رساند۔ مراتب ذکر فکر بدست آوردن خیلی مشکل و دشوار است وقرب حضوری مجلس حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم وغرق معرفت اِلَّا اللّٰہ طالب اللہ را از دست بدست رسانیدن آسان کار است۔ طالب عالم فاضل حوصلہ وسیع کہ درمستی وہشیاری ہشیار، لائق مشرف ذات نور بحضور دیدار است۔ بیت

باخدا یکتا بود ہمراز نور ··· الہام بالہام قربش باحضور

این چنین مراتب صاحب تصور حضور است۔ ہر کرا صورت در تصور آوردہ در طی تصرف اسم اللہ ذات نور پیچیدہ از طریق معرفت توحید فقر حقیقی واز مراتب تحقیقی در معرفت غرق ذات نور و بامجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم حضور ہر مقام کہ داند بتواند کہ باامر اللہ تعالیٰ برساند، خواہ در مقام ازل در تماشائی ازل خواہ در مقام ابد در تماشائی ابد خواہ از عرش تا تحت الثریٰ ماہ تا بماہی فی الارض والسما کل طبقات مقامِ دنیا خواہ در مقامِ عقبیٰ در تماشائی حور و قصور عقبیٰ خواہ در مقامِ معرفت توحید، ترک، توکل۔ قولہ تعالیٰ كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِي شَأْنٍ ط

اینست مراتب تصور، تصرف، توجہ، تفکر، ناظر از حاضرات تصور اسم اللہ ذات طالبان را آورد برد حاضر مرشد ناظر۔ بدانکہ در مراتب علم رجعت بسیار است یعنی درجات دنیا و در مراتب ذکر رجعت آفات بیشمار است یعنی رجوعات خلق۔ در طریقہ کامل قادری نہ رجعت نہ دنیا خلق رجوعات۔ کامل قادری را ابتدا و انتہا فی اللہ فیض البرکات لازوال بامشاہدہ وصال۔ واز خاص الخاص ذکر جہر ضرب کلمہ آواز شنوندہ را یکبارگی میکشاید معرفت اللہ راز واز خاص الخاص ذکر جہر کلمہ درد شوق نور شنوندہ ذکر کنندہ از خود بی خود افتادہ مانند ہفتاد روز و ہر روز ہفتاد حجاب نفسی پردہ برخیزد۔ پس کامل قادری راچہ احتیاج چلہ وخلوت خلل خطرات کہ فی اللہ غرق ذات۔ قطعہ

مرشدی توفیق باتوفیق بر ··· مرشد نامرد طالب سیم و زر
مرشد ناظر برد حاضر رسولؐ ··· معرفت توحید باید حق وصول

طالبیکہ باشعور است گواہ آنرا بحضور است۔ بشنوای جان عزیز! راہ باطن بمعرفت توحید رسیدن مع اللہ مراتب فنافی اللہ وفنا فی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم وفنافی الشیخ بجز عارف باللہ محال است کہ در ہر مراتب نوعی نوعی ذکر مشاہدہ احوال است واگر کسی گوید کہ درین زمانہ ولی اللہ لائق ارشاد دست بیعت تلقین نیست، این حیلہ شیطان است وفریب فتنہ النفس

است ۔اہل انا ہوا باز دارند از معرفت خدا ومحروم گردانند از مجلس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ۔این چنین طریقہ فرقہ جاسوس راہزن قطاع الطریق غیب گو،عیب جو۔ظاہر اگرچہ عالم، باطن جہال ۔قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اِتَّقُوْا عَالِمَ الْجَاھِلِ قِیْلَ مَنِ الْعَالِمَ الْجَاھِلِ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ عَالِمُ اللِّسَانِ وَ جَاھِلُ الْقَلْبِ ط

فقیر عارف باللہ را ممکن نظر برعیب گناہ ۔نظر بکن قرب اللہ باطن معرفت اللہ راہ، چنانچہ حضرت خضر علیہ السلام کشتی را خرق کردو دیوار شکستہ را بنا کردو بچہ را کشت کہ در نظر حضرت موسیٰ علیہ السلام ہر سہ کار گناہ و حضرت خضر علیہ السلام بر ثواب راہ، چنانچہ در سورۂ کہف واقع شد۔

دانی کہ علم انا و عُجب شیطان را از قرب اللہ حضوری کجا دور تر برد۔ وَاِنَّ عَلَیْكَ لَعْنَتِیْٓ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ سرزنش خطاب یافت و محبت سگ اصحاب کہف را از دوری کجا بحضوری آورد۔ در محبت اللہ از سگ کمتر مباش ۔ قولہٗ تعالیٰ وَلَقَدْ کَرَّمْنَا بَنِیْٓ اٰدَمَ حدیث قدسی عَبْدِیْ تَنَعَّمْ بِیْ وَاْنِسْ بِیْ اَنَا خَیْرٌ مِّنْ کُلِّ مَاسِوَی اللّٰہِ ط

یکی عبادت با قرب اللہ قبول و دوم عبادت فرشتہ پیغام بر و مرسل عبادت قبول تفکر با توجہ و باتصور و باتصرف کہ از تصدیق قلب و باتوفیق روح ۔ذکر اللہ ذکر القلب اَلْقَطْعِ مِنْ دَارِ الْفَنَآءِ اِلٰی دَارِ الْبَقَآءِ ۔ذکر بروح الاشتیاق اِلٰی رُوْیَۃِ اللّٰہِ وَ اللِّقَا ط

پس معلوم شد اگر فقیر کامل می بیند بخواب استغراق در معرفت مشاہدہ نور ذات فی اللہ بی حجاب ۔اگر فقیر کامل بیدار است عین العیانی روح بقا و نفس فانی متوجہ بدیدار است و در مشرف لقا دیدار از کلمہ طیب ذکر لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ وتلاوت آیات نص ،حدیث قرآن میخواند دران وقت در مشاہدہ ذات دیدار حضور باشعور ،مراتب دیدار میداند ومثل بستہ نمی تواند ۔این را توحید مطلق گویند وعزت بہ اولاد آدم علیہ السلام و از امت حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اشرف البشر انسان است بموجب این آیت قولہ تعالیٰ وَلَقَدْ کَرَّمْنَا بَنِیْٓ اٰدَمَ وبرکت تلاوت قرب قرآن و ذکر رحمٰن است لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ۔بدانکہ کلمہ طیب را بیست و چہار حروف است و شب و روز بیست و چہار ساعت است و در شبانروز آدمی را بیست و چہار ہزار دم است ۔در ہر دم عارف باللہ اہل قرب صاحب تصور اسم اللہ ذات از تفکر قرب الانوار خاصہ خلاصہ بیست و چہار ہزار دم در ہر دم ذات نور دیدار بر دل نازل میشود ۔اینست صاحب تصور تفکر فقیر در معرفت قرب اللہ عالم فیض فضل فاضل ۔این چنین نور سخت تر از آتش دوزخ نار از سر تا قدم قلب قالب ہفت جثہ اندام را چنان سوزد چنانچہ میسوزد آتش ہیزم خشک را ۔اگر دران وقت نورش جلالیت جذب با قہر غضب نظر کند از ماہ تا ماہی و از قاف تا قاف بلکہ کونین از تجلی آتش توحید قدرت الٰہی ملک ملکوت سوختہ گردد، از بود نابود خاک خاکستر میشود ۔آفرین باد حوصلہ وسیع بر آن وجود بار بردار گرمی آتش تصور اسم اللہ ذات بر دارد و

خلق را نیاز ارد ۔ اسم اللہ ذات از ہر دو جہان بارگرانی گران تر بموجب این آیت کریمہ قولہ تعالیٰ اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَةَ عَلَى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالْجِبَالِ فَاَبَيْنَ اَنْ يَّحْمِلْنَهَا وَاَشْفَقْنَ مِنْهَا وَحَمَلَهَا الْاِنْسَانُ ط اِنَّهٗ كَانَ ظَلُوْمًا جَهُوْلًا ط مثنوی

اسم اللہ بس گران است بار بر — اسم را برداشت فقرش زود تر

اللہ اللہ گفت مردم خاص و عام — ہر کہ کنہش یافتہ شد عارف تمام

اسم اللہ بر زبان گردد روان — ہر کہ یابد کنہ اللہ شد عیان

ابتدا اللہ اللہ انتہا — از تصور اسم اللہ شد بقا

باتصور ذات بر ذاتش نگر — تاشوی عارف خدا صاحب نظر

چون از غایت غلبات تصور اسم اللہ ذات در ہر اعضا گوشت پوست رگ ،مغز استخوان در ہفت اندام جسم و جان نور ذات تجلیات تاثیر کند و قرار سکونت گیرد نور منور ذات اسم یکتا و یک وجود گردد و یگانگت از سر تا قدم تمام جسد بدن را در قبض قید خود کند، آنچہ حجاب نفسانی وخطرات دنیا پریشانی وحجاب عزت خلق از وجود برخیزد و حواس خمسہ ظاہر بستہ گردد و حواس خمسہ باطن بکشاید و اوصاف ذمیمہ برخیزد و چہار مرغ کشتہ وقتل میشود، چنانچہ چہار نفس امارہ ،لوامہ ،ملہمہ ،مطمئنہ ، خروس شہوت و طاؤس زینت و کبوتر ہوا و زاغ حرص ذبح بموجب این آیت کریمہ قَالَ فَخُذْ اَرْبَعَةً مِّنَ الطَّيْرِ فَصُرْهُنَّ اِلَيْكَ ط اشارت است ۔ بعد از ان ذکر زندگی از غلبات قلب بذکر زبان بکشاید و در خروش در آید و آواز مخلوق خوش نیاید، اگر چہ سرود بخوش آواز مثل حنجرہ داؤدی باشد و حسن خد و خال مخلوق زشت نماید، اگر چہ حسن مثل حضرت یوسف علیہ السلام باشد ۔ نفس لباس قلب پوشد و در طاعت باطنی در آید ۔ قولہ تعالیٰ يَوْمَ لَا يَنْفَعُ مَالٌ وَّلَا بَنُوْنَ o اِلَّا مَنْ اَتَى اللّٰهَ بِقَلْبٍ سَلِيْمٍ ط وقلب لباس روح پوشد و روح لباس سر پوشد ۔ نفس نور وقلب ،قالب نور روح ،روح باذکر تسبیح نور و سر نور ۔ اینست تفکر صاحب انتہا لائق مشاہدہ ذات نور با قرب اللہ حضور ۔ قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اَلتَّفَكُّرُ سَاعَةٍ خَيْرٌ مِّنْ عِبَادَةِ الثَّقَلَيْنِ ط دیدہ چشم دوئی از میان برخیزد و با دیدہ چشم یکتائی بی حجاب اللہ آمیزد ۔ بیت

غرق بدریائے محبت را چہ آرائی خطاب — چون حباب از خود تہی شد گشت آب

بدانکہ از مردم عوام خزانہ گنج پنہان است وخزانہ گنج از حکم فقرہ خاص دین و دنیا تصرف تمام است ۔ راہ تصور حاضرات اسم اللہ ذات در ونیت وحدانیت است ۔ این راہ عطا اللہ بریاضت نیست، راز است ۔ این فیض اللہ بی مجاہدہ مشاہدہ است ۔ این فضل اللہ برنج نیست، خزائن اللہ گنج است ۔ این بخش الٰہی بمحنت نیست، معرفت ومحبت است ۔ این راہ

رحمت اللہ بذکر مذکور نیست، بقرب حضور است۔ این راہ لطف اللہ، بفکر نیست، فنا النفس است۔ این راہ شرف اولیا اللہ، بطلب دنیا مردار نیست، باستغراق فی اللہ توحید دیدار است۔ این راہ بسر اگاہ دعوت نیست دوام مجلس دیدار مشرف حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم است۔ این راہ بہ نظر نگاہ تصور طی و قلب حیّ۔ این راہ رجعت نیست، جمعیت است۔ این راہ جملگی مقامات ذات و صفات میکشاید از تصور ہفتاد مشق از ناف نفس خلاف از قلب تا بسر دماغ با تفکر انگشت مردم کل و جز واضح گردد معلوم از مشق مرقوم وجود روشن میشود راز نور محمود کہ کلیہ جمعیت و مقصود معرفت و توحید معبود۔ دائرہ وجود اینست۔

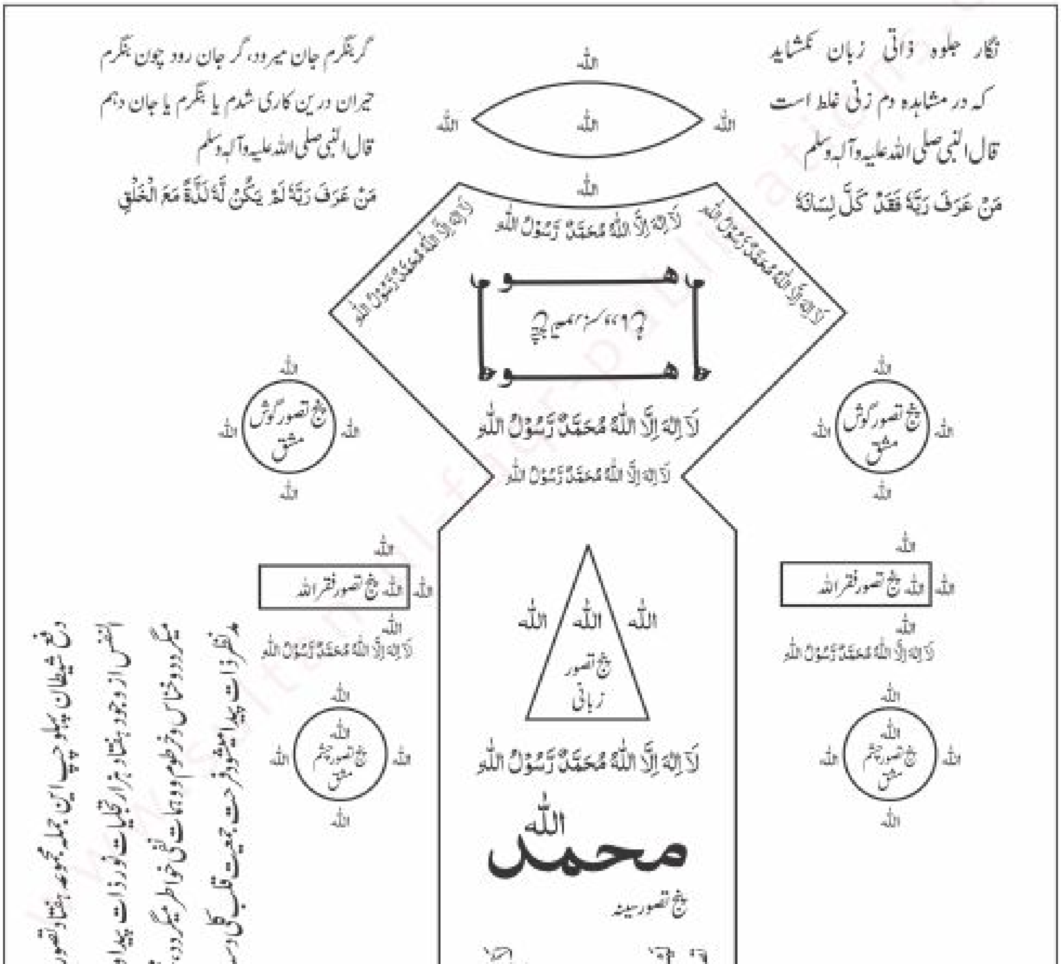

بیت

از تصور اسم جثہ نور شد | باطنش معمور جان مغفور شد

این مراتب از تصور کل وجز مقامات طی وجود پختگی گردد۔ اللہ بس ماسوی اللہ ہوس۔

مثنوی

از خلاف نفس شد این راہ راز | ہر کہ از خود خود فنا شد چشم باز
انتہا در ابتدا آمد ختم | شد وجودش نور وحدت نیست غم
گر ترا طلب است وحدت حق لقا | از تصور شد بحاصل جان بقا
اولش از موت مولیٰ یافتن | موت را باخود رفیقی ساختن

قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مُوْتُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا ط این مقام است کہ در فقر تمام است۔ تصور وجود از تاثیر اسم اللہ ذات بر دنور محمود مشق مرقوم کل وجز علم علوم میگردد معلوم۔ حیّ وقیوم صاحب کل کامل قادری ہرگز رو بریاضت نیارد و تکلیف تقلید و دکان پریشان را بگذارد۔ غرق فی اللہ ذات واز تقلید ناقصی نجات کل۔ کامل قادری را ممات وحیات یکی است۔ بیت

تصور در آید شود غرق نور | کہ صاحب تصور بدایم حضور

تصور توفیق است وتصور تحقیق است وصاحب تصور بحق رفیق است وتصور از قرب اللہ حضوری طریق است۔ بیت

کہ روشن تصور بہ از آفتاب | حجابش نماند شود بی حجاب

تصور مشاہدہ بی مجاہدہ۔ بیت

کسی را تصور بتاثیر شد | کہ غالب بکونین آن میر شد

از غلبات تصور نفس غلام، مغلوب، تابع فرمانبردار در وجود ہمسخن گردد و متکلم شود و با توجہ تصور از شناسائی نفس از بود نابود گردد۔ قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مَنْ عَرَفَ نَفْسَهٗ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهٗ مَنْ عَرَفَ نَفْسَهٗ بِالْفَنَاءِ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهٗ بِالْبَقَآءِ ط

واز غلبات تصور قلب قوت قدرت قرب اللہ یابد واز غلبات تصور روح لذت نور اللہ ذات یابد واز قید نفس روح خلاص شود واز غلبات تصور تمامی سرّ اسرار انوار گوناگون مشاہدہ پروردگار نماید واز غلبات تصور فقیر لایحتاج صاحب راز بی نیاز گردد۔ بدانکہ اساس تصور اسم اللہ ذات واسم محمد سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم در مشق تصور کلمہ طیبات لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم صاحب تصور را اول دو علم واضح وروشن میشود۔ علم ظاہر عبادات معاملات وعلم باطن

معرفت توحیدات ونور ذات مشاہدات ۔قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اَلْعِلْمُ عِلْمَانِ عِلْمُ الْمُعَامَلَۃِ وَعِلْمُ الْمُکَاشِفَۃِ ؂

ابتدا صاحب تصور را می باید کہ از برائی علم ظاہر بعلمائے ظاہر علم نص ،حدیث ،مباحثہ ومقابلہ کند واز برائی علم باطن معرفت اللہ مقابلہ با اولیا اللہ کند۔ چون صاحب تصور منتہی الانتہا رسد، بر علما و اولیا غالب آید کہ قدم در فقر فنا فی اللہ زند و در فقر درآید۔ ہر کہ مخالف از علم ظاہر و باطن ،قرآن ،شریعت ،نص ،حدیث باشد باو ہمسخن مشو کہ مصاحب ابلیس خبیث است ۔ ہر کہ با علم علما عامل بر دین محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم قوی ، دوام حاضر نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم۔ بعضی خود را مید انند و بعضی نمید انند ۔آنچہ دانند بحضور مجلس حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مشرف جمال وصال وآنچہ خود را حاضر مجلس قرب نمی دانند بدعا پیغام سوال فرشتگان می برند وآن دعا را حاضر میکنند ۔ اَللّٰھُمَّ اسْتَجِبْ دُعَآءَ الْخَیْرِ ؂

باید دانست کہ از فقیر کامل دو طالب مکمل میشوند۔ یکی علما باللہ ،علما باللہ آنرا گویند کہ تمام علم قرآن حدیث برزبان یاد تفسیر میخواند و باطن خود را بہر ارواح مجلس از حضرت آدم علیہ السلام تا خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہم صحبت ملاقات با انبیا مرسل نبی اصفیا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہر وقت کہ خواہد حاضر رساند۔ دوئم طالب فقیر فی اللہ ،فقیر فی اللہ آنرا گویند کہ نفس فنا ہمیشہ مشرف در مشاہدہ نور ذات لقا۔

مثنوی

بہ ز ہر لذت بود لذت لقا　　لذت فانی چہ باشد بی بقا
گر نبودی وجود اصل خدا　　کے رسیدی بذات نور صفا
ذات را از ذات جو با ذات گو　　غیر ذاتش ہر چہ ہست از دل بشو
تا بیابی ذات باذاتش حضور　　تا رسی در معرفت توحید نور
باھُوؒ بہر از خدا ذاتش نما　　نفس را بگذار حاضر شد لقا

باید دانست ای جان عزیز! کہ در جہان چہار لذت است کہ نفس را ثواب است واز معرفت وصال حجاب است ۔اوّل لذت خوردن از ہر انواع طعام نفس میخورد بذوق ذائقہ ۔ دوم لذت مجامعت زن کہ شہوت بر نفس سوار است ۔ سیوم لذت حکومت حاکم کہ بر خلق وبال است ۔ چہارم لذت علم در مطالعہ دوام کہ لذت کمال است ۔این ہر چہار لذت برابر بجان عزیز نفس لذیذ ۔ چون لذت پنجم معرفت اللہ ،نور ذات لقا، تصور اسم اللہ ذات درآید، ہر چہار لذت نسیان شود و می برآید و خوش نیاید چنانچہ طعام بیمار را ۔ ابیات

ہر کرا شد رہبری حق پیشوا　　رفت باطل ہر چہ بیند از لقا

مثل بستہ کی تواند نور را رفت از وی ما و منی و از چون چرا

احتیاجی نیست مرشد راہبر مدنظرش دائمی باحق نظر

این بہ تعلیم است تلقین از خدا ظاہر و باطن ہدایت خود نما

قولہ تعالیٰ اِنَّكَ لَا تَهْدِیْ مَنْ اَحْبَبْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ یَهْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ ہدایت از اللہ و نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر کرا نصیب شد از ان روز اوّل است، چنانچہ فیض فضل است ہدایت باعنایت۔ قطعہ

مرشدی بازید باید خویش را صورتی آن خویش بخشد جان صفا

طالب بسیار مرشد بیشمار مرشد حق بخش طالب جان نثار

بشنو! از فراست فیض بسیاری علم تحصیل فضلیت وشاعران راعلم بازیرک، دانش، عقل، خد خال حسن احوال باشعور است و فقرا را علم معرفت، تصوف، توحید از قرب اللہ و اجازت از حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم از قرب حضور است۔ اگرچہ در فارسی اہل اللہ، اولیا اللہ خام است، شہد شرین در مسکہ خام لذت تمام است۔ سخن فقرا از کنہ کن وفقرا را آواز از الہام اللہ راز است و مشاہدہ فقرا از مجمع جمعیت جوہر نور ایمان است۔ دشمن مدعی فقرا ہمیشہ پریشان است وفقیر را کرامات بااتصال است واتصال بمشاہدہ جمال است۔

بدانکہ طالب اللہ را فرض عین است کہ اوّل طلب مرشد کامل کند و دریابد اگرچہ از مشرق تا مغرب از قاف تا قاف۔ مرشد ناقص ناقصی تقلید راہ از تاثیر آثار باوخود گواہ است۔ مرشد کامل را ابتدا و انتہا یکی است۔ سلک سلوک تصور توحید معرفت قرب مع اللہ، مشاہدہ ذات تجلیات نور بحضور صراط المستقیم راہ است۔ مرشد ناقص ہر چند کہ طالب بسیار کند، فی الدنیا و الآخرۃ بسیار خوار۔ محروم از قرب معرفت پروردگار خراب شود۔ مرشد کامل ہر چند کہ طالب اللہ بسیار کند، بدرجات قرب فی اللہ اعلیٰ روز بروز ظاہر و باطن ترقی، مقرب الحق بحق تعالیٰ برسد۔ آری یقین است کہ مرشد مشغول کنندگان ذکر، فکر، مراقبہ، مکاشفہ بسیار است۔ نفس پرست در قید نفس و مرشد صاحب ورد و وظائف، تلاوت، دعوت کنندہ و پر کردن دائرہ و مسخرات خلق در قید آوردن موکل جنونیت بیشمار است۔ مرشد معرفت وقرب جمعیت مشاہدہ نور ذات، حضور مجلس حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کم است۔ اہل دیدار مرشد کامل آنست کہ ظاہر خود تعلیم کند و در باطن مجلس حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تلقین سرفراز کند۔

تعلیم کرا گویند و تلقین چیست؟ از تعلیم علم ظاہر واضح گردد و از تلقین روشن ضمیر برکونین امیر۔ چہار تعلیم است از علم حاضرات اسم اللہ ذات ظاہر و باہر یک تعلیم چہار تلقین از حضرت محمد سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باطن۔ اول مرشد طالب اللہ را حاضرات اسم اللہ ذات تصور تعلیم کند۔ در باطن با توجہ باطنی در مجلس حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بحضور برد۔ حضرت نبی اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تلقین سرفراز میفرمایند۔ آنچہ حجاب نفسانی شیطانی است از وجود کلیہ برخیزد سراپردہ از دل وتماشا از ازل تا ابد بکشاید وعین بعین نماید۔ ظاہر طالب اللہ از قدرت تعلیم علم ظاہر و باطن تلقین خلق محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم حلیم ظاہری جمعیت خاطر در مطالعہ علم دانش باشعور دوام مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم حضور۔ این مراتب مبتدی قادری است از مرشد کامل طالب صادق۔

و بمرتبہ دوم از مرشد کامل طالب اللہ را با تعلیم حاضرات اسم اللہ ذات با تصور عظیم و با توجہ قدیم مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مشرف بحضور کند و حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تلقین کند خُذْ یَدِیْ و آنچہ در باطن حکم میشود از حضور مشروح یابد۔ ظہور اینست مراتب باطن معمور وجود مغفور۔ این چنین فتح طالب نصیب قادری است۔

و بمرتبہ سیوم مرشد کامل طالب اللہ را از حاضرات اسم اللہ ذات بتفکر وتصرف تعلیم کند و در باطن مجلس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم با نظر تلقین کند و می نواز د غرق بدریائے توحید فی اللہ می سازد۔ و از نظر تلقین حضرت نبی اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم طالب اللہ را نفس فنا دوام مشرف نور ذات در مشاہدہ حضور لقا مطلق عارف باللہ۔ فقیر اہل راز لایحتاج و بی نیاز۔

و بمرتبہ چہارم مرشد کامل طالب را از معرفت توحید با توجہ متوجہ حاضرات اسم اللہ ذات بہ تصور کل الکلید تعلیم کند و در باطن مجلس حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مشرف حضور کند۔ حضرت نبی اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم از کرم ولطف والتفات در بغل بگیرد و یا نظر کند فضل مراتب دریابد۔ بصد تصدیق صدیق بالیقین وبحوالہ سلطان الفقرا میشود۔ فیض رحمت نور، قرب اللہ حضور اِذَا تَمَّ الْفَقْرُ فَھُوَ اللّٰہ میگردد۔

قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اَلْفَقْرُ فَخْرِیْ وَالْفَقْرُ مِنِّیْ قولہ تعالیٰ رَبِّ اِنِّیْ لِمَآ اَنْزَلْتَ اِلَیَّ مِنْ خَیْرٍ فَقِیْرٌ ط

فقیر کامل کہ طالب اللہ را باین مراتب ہر چہار بچہار تعلیم وبچہار تلقین نصیب کند در یک ساعت، لائق ارشاد است و اِلّا نہ طالب اللہ از و جدا شود کہ مرشد خام، مایہ فساد است۔ صاحب قصہ افسانہ از باطن معرفت سلک فقر ندانند، بیگانہ۔ مرشدی و طالبی نہ آسان کار است در مراتب مرشد و طالب مشاہدہ حضوریت عظیم سر اسرار پروردگار۔

بشنو گاؤ عصار مرشد کامل مکمل اکمل جامع الجمعیت کل کہ در قید او ہر مقامات جز است کہ طالبان را ریاضت و مجاہدہ راہزن کہ ابتدا و انتہا معرفت مشاہدہ حضور تمامیت معرفت با قرب اللہ میرساند بایک سخن۔ پس معلوم شد کہ سخن او از کنہ کُن یَقُوْلُ لَہٗ کُنْ فَیَکُوْنَ۔ مرشد بسیار بیشمار است بنام ناموس غوغا نام از ہزار کس باشد مرشد کامل علما باللہ فقیر فی اللہ در جہان کم۔ سلک سلوک تصور ابتدا و انتہا حضوری است۔ مرشد کامل صاحب تصور کل الکلید باید کہ در یکدم ابتدا و انتہا بکشاید۔ اگر مرشد چنین کامل میباشد باید طالب اللہ را الیقین است و درست آید۔ حدیث اَلطَّالِبُ عِنْدَ الْمُرْشِدِ

كَالْمَيِّتُ بَيْنَ يَدَيِ الْغَاسِلِ ؕ

بدانکہ اگر کسی بمقدار حبہ حب دنیا در دل داشتہ باشد، اگر چہ تمام اولیا اللہ کہ بر روی زمین است، یکجا جمع میشوند، بحبہ حب معرفت اللہ باو نصیب نمی شود۔ پس معلوم شد ہر قدری کسیکہ بدنیا حب دارد در دل او ہمون قدر مجموعہ نفاق و کذب و طمع و عجب و حرص و حسد و ہوا و کبر جمع گردد۔ قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ مِّنَ الْكِبْرِ ؕ

علاج پاکی دل و صفات القلب چیست؟ ہر کہ مشق مرقوم تصور اسم اللہ ذات دوام بگیرد طمع و حرص و عجب و کبر تمامی آنچہ باشد ناشائستہ دفع گردد و خناس خرطوم خطرات بمیرد و ہر کرا از غلبات تصور اسم اللہ ذات قلب میگردد پاک، قلب از خناس خرطوم از انگشت شیطان میشود خلاص۔ دوام مع اللہ اخلاص روشن ضمیر بر نفس امیر است۔ این است مشق وجودیہ ابتدا طالب کامل فقیر۔ المطلب آنکہ از تصور اسم اللہ ذات تعلیم حاضرات طالب اللہ سوداسویدا روشن ضمیر ہویدا واضح۔ مشق القلوب عین العیان قبور و عین العیان حضور از رحمت مدنظر اللہ منظور گردد میشود مطلق عارف باللہ ناظر آنچہ از عرش تا تحت الثریٰ و آنچہ گنج خزانہ فی الدنیا والآخرۃ میگردد حاضر بدیدن تماشا از دنیا و عقبیٰ دل سرد لایحتاج گردد۔ فقیر بمرتبہ مردان خدا مرد۔ طالب دنیا مخنث و طالب عقبیٰ مؤنث و طالب مولیٰ مذکر۔ بعد از ان مِنْ كُلِّ الْوُجُوْهِ دل جمعیت گیرد و خصلت نفسانیت کلیہ بمیرد۔ بعد از ان توجہ روان گردد۔ از برائی کار دینی و دنیاوی توجہ چنان راند از برائی کسی کہ توجہ کند روز بروز ترقی تا قیامت کار او باز نماند۔ این را کلی توفیق گویند۔ از طریق تحقیق ہر کہ بدین روشن توجہ داند، آنرا چہ احتیاج است کہ از برائی درم دنیا و اہل دنیا دعا کند و دعوت خواند۔ اینست مرتبہ انتہا ولایت ہدایت۔ قولہ تعالیٰ وَالسَّلَامُ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى ؕ عارف باللہ۔ اللہ بس ماسوی اللہ ہوس۔ بیت

باھُوؒ کاملان را نیست مشکل راز راہ   طالبان را میرسانند یک نگاہ

باید دانست کہ فقیر کامل ولی اللہ عارف باللہ صاحب تصور اسم اَللّٰهُ ذات عین بعین بیند۔ شرم آید از چلہ کشیدن و در حجرہ جمعیت نفس ریا۔ خلوت خلل خطرات نشینی۔ منتہی کامل آنرا چہ احتیاج است کہ غالب بر دنیا نفس شیطان لعین۔ ابیات

خلوتی خلل است حجرہ باحجاب   عین بینا را نباشد این عذاب

ہر کہ در توحید غرقش بانبیؑ   دل باحضوری خلوتش قرب از قوی

بی حجابش خاصگان ہم بی حجاب   ہر کہ در زندان خلوت شد خراب

باھُوؒ! بہر از خدا ہمراز کن   ہم راز را آواز کن از کن سخن

قولہ تعالیٰ يَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ؕ اِذَا تَمَّ الْفَقْرُ فَهُوَ اللّٰهُ ؕ

ازکنہ کن بگوید سخن یعنی فقیر ہر چیز را کہ بگوید شو بامر اللہ تعالیٰ بشود، بشرط آنکہ فقیر صاحب سخن را از ہر مقام کن توحید معرفت باقرب اللہ غرق فی النور فنا فی اللہ شود۔ و یا آنکہ فقیر صاحب کن سخن باعین العیان باجواب صواب حضور الحق غرق، عرض التماس کند۔ سخن او مثل جَفَّ الْقَلَمُ بِمَا هُوَ كَائِنٌ ط زبان قلم از دہان ترشح از سخن سیاہی ازل از دوات دہان می افشاند۔ تاثیر این چنین سخن روز بروز ترقی و روان گردد تا قیامت باز نماند۔ قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم لِسَانُ الْفُقَرَاءِ سَيْفُ الرَّحْمٰنِ ط کہ زبان دہان و زبان قلب و زبان روح یکی گردد سِرّ از تصور اسم اللہ ذات علما باللہ، فقیر فی اللہ از خود نفس فنا مشرف رب العالمین دوام لقا۔ سلک سلوک مشاہدہ معرفت فقیر اہل تصوف فقیر با استماع شنیدن آواز مؤکل تعلق ندارد۔ بعینہٖ عین دیدار است طالب دیدار۔ اللہ بس ماسویٰ اللہ ہوس۔ قطعہ

رزق دانی چیست برسد از خدا / بہر لقمہ چون بہر در این گدا
گر بر درش قدمی رود صاحب نظر / نظر عارف کیمیائے سیم و زر
خدا بگرداند مرا بہر از کرم / گر روم یا می نشینم نیست غم
نفس را رسوا کنم بہر از گدا / بردرش قدمی برم بہر از خدا
زیر قدم فقر گنج بیکران / قدم فقر بر سر شاہ جہان
فقر راز حق بحق یابد بحق / در مطالعہ فقر لوح دل یک ورق
از تصور اسم اللہ جان صفا / از تصور اسم اللہ شد لقا
کی تواند بست صورت بی مثال / ہر کہ صورت را بہ بندد در زوال
باھُوؒ! بانظر اللہ چو دل بیدار شد / بیدار دل را دائمی دیدار شد

معرفت کرا گویند؟ معرفت شناسائی را گویند۔ ہر کہ شناسائی یافت دید، ہر کہ دید رسید، ہر کہ برسید فی التوحید نور ذات ورزید، لذت معرفت مشاہدہ دیدار چشید۔ عارف باللہ ہر کہ در معرفت برسد، دیدۂ دل معرفت دوام مشرف دیدار۔ باادب لب بستہ در شریعت ہشیار۔ این مراتب معرفت نصیب علما باللہ و فقیر اولیا اللہ۔ با توجہ نظر تصور تفکر تصرف علما باللہ طالب روز اوّل علما باللہ می شود و از نظر توجہ تصرف تصور تفکر اولیا اللہ طالب روز اول بمرتبہ اولیا اللہ برسد۔ قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مَنْ عَرَفَ رَبَّهٗ فَقَدْ كَلَّ لِسَانُهٗ ط قولہٗ تعالیٰ اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ط حدیث قدسی دَعْ نَفْسَكَ وَتَعَالِ ط دنیا شیطان نجس مردود مردار۔ مثنوی

تا نہ بینم باچشم باور کجا / دیدۂ بیدار نہ بیند سر ہوا
این چشم پر آب و خون خواب بر / چشم نورش معرفت نور از نظر

www.sultan-ul-faqr-publications.com

هر طرف بینم بیابم ذات نور — یک نظر عارف برد باحق حضور
گر توجہ میکند آن اہل راز — فقر لایحتاج گردد بی نیاز
چشم دو عین است آخر شد دو عین — از دوئی برخیز یکتا جان بین
شد بسد سکندری خود درمیان — درمیان خود رفتہ شد عین العیان
پردہ بیرون آمدن حکمت نما — غرق شو با اسم اللہ دل صفا
ذکر فکر پردہ شد علمش حجاب — ذکر را بگذار مذکورش بیاب
ذکر بی مذکور گردد صد حجاب — غرق فی التوحید فی اللہ کامیاب
غرق باعین است عین از غرق بین — تاشوی عارف خدا دیدار بین

طالب مرد طالب مشتاق بادم ہمدم باقلب روح دیدار است۔ مرد مطلوب فریاد کند هَلْ مِنْ مَّزِيْدٍ هَلْ مِنْ مَّزِيْدٍ اَلْمُشْتَاقُ اِلَى الْمُشَاهِدَةِ ؕ بیت

نظر بر دیدار دل دیدار در — دل نظر یکتائی نظار تر

اگر دیدۂ فقر داری روئی بدیدار آر و اِلّا نہ اہل دیدار فقر را ممکن گلہ انکار۔ در ہر دو جہان خراب شوی خوار تر خوار۔ بیت

خندہ بر سینہ صافان میکنی ہشیار باش — ہر کہ بر آئینہ خندد رویش خندی خود کند

اگر کور چشم بی بصر را ہزار مرتبہ آئینہ و آفتاب می نمائی مادر زاد کور چیزی نہ بیند۔ مردہ دل کور تا بلب گور۔ قولہ تعالیٰ وَمَنْ كَانَ فِىْ هٰذِهٖۤ اَعْمٰى فَهُوَ فِى الْاٰخِرَةِ اَعْمٰى ؕ بیت

چشم باطن معرفت با دل نظر — چشم ظاہر داشتند ہم گاؤ خر

قولہ تعالیٰ مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰى ؕ بیت

دنیا را بگذار و عقبیٰ را مبین — نظر بر اللہ بود عارف یقین

اگر مصنف تصنیف عارف باللہ فقیر کامل امیر، از مطالعہ در وجود کلیہ میشود تاثیر و می گردد روشن ضمیر۔ چشم دل واضح با نظر نظیر عامل کامل بر نفس امیر۔ اگر در تصنیف مصنف تاثیر کلیہ از مطالعہ تصنیف معرفت در مشاہدہ تجلیات ذات بکشاید و می نماید قرب اللہ مطلق وصال۔ بیت

ہیچ علمی بہتر از تفسیر نیست — ہیچ تفسیری بہ از تاثیر نیست
گر کسی دل روشن از تفسیر نیست — آں تفسیری باتاثیر نیست

اگر عالم صاحب تفسیر بی تاثیر است، مفسد است و اگر چلہ کشیدہ ای تاثیر بی تفسیر رجعت خورد و وقت مردن مجنون یا کافر

www.sultan-ul-faqr-publications.com

گردد۔ ہر کہ جاہل است، عارف فقیر نیست، ہر کہ فقیر است جاہل نباشد۔ بیت

علم را آموز از مہد تا لحد انتہائی نیست علمش تا حد ز حد

علم مونس جانست۔ جاہل فقیر مصاحب شیطان است۔ بیت

علم ظاہر شیر باطن شد شکر ہر دو را آمیز بہ از شہد تر

لائق خواندن دعوت عامل، کامل وجود مغفور بحضور قرب ربانی، جثہ روحانی، عین العیانی۔ صاحب توجہ توفیق صاحب تصور تحقیق، صاحب تصرف تصدیق صاحب تفکر۔ صدیق آنست فی اللہ، عارف باللہ، استغراق اسم اللہ ذات، در مشاہدہ باطن متبرکات تجلہ کش ربانی ذات نور۔ ہر آنکس لائق است خواندن دعوت بر قبر اولیا اللہ روحانی اہل قبور۔ چون صاحب دعوت کامل بر قبر تیغ برہنہ میرود و نزدیک قبر ہمنشین میخواند از قرآن سورۂ ملک و یا سورۂ یٰسٓ و یا سورۂ مزمل و از قرآن آیات آنچہ داند بخواند و از دل متوجہ روحانی میشود۔ اگر خوانندہ اہل دعوت غالب است، وقت خواندن روحانی دست بستہ پیش او استادہ باادب قرآن بشنود و اگر خوانندہ ناقص است، روحانی روبرو مقدار یکدست و یا یک بالشت نشستہ قرآن باادب بشنود۔ در آن وقت خوانندہ صاحب دعوت روحانی باترتیب علم قید کند تمام عمر روحانی از قید او ہرگز خلاص نمی شود، ہر جا کہ خواہد روحانی حاضر۔ صاحب باطن عارف باللہ ناظر را یک روحانی اولیا اللہ چنان قوت و توفیق دارد، اگرچہ تمام عالم جن و انس و فرشتہ آنچہ بر روئے زمین است، یکجا جمع میشوند بر تمام عالم زندہ روحانی غالب آید۔ اگر دعوت صاحب عیان باترتیب دعوت بخواند، جملہ ارواح انبیا، اصحاب، اولیا اللہ، غوث، قطب، شہید، ابدال، اوتاد، فقیر، درویش، عارف ولی، مومن، مسلمان از حضرت آدم صفی اللہ و از حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تا روزِ قیامت کل و جز روحانیت گرد بگرد خوانندہ دعوت صف بصف بستہ در دنیا کہ روحانیت باشد، با جمیع ارواح با دست مصافحہ و ملاقات مجلس کنند، تمام عمر حیات و ممات۔ این چنین دعوت صاحب عیان را خواندن بس است از ان است کہ عیان العیان را دعوت خواندن بر قبور و جملگی ارواحہا را قید کردن برکت قرآن از حکم اللہ تعالیٰ حضور۔ ہر کہ اہل دعوت کامل این چنین راہ نداند، از خواندن دعوت ہیچ آگاہ ندارد، ہر کہ فقیر اہل دعوت اہل حضور غالب روح قبور را آزارد بد، در ہر دو جہان فی الدنیا والآخرۃ خراب میشود۔

باید دانست کہ خاموشی نیز چہار قسم است۔ از چہار طریق خاموشی اہل دنیا متکبر ظالم را از نفس ہوا تکبر است کہ ہم سخن باغریب عاجز مظلوم مسکین فقیر نگردد۔ قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مَظْلُوْمًا وَّلَا تَجْعَلْنِیْ ظَالِمًا ط حدیث اَللّٰھُمَّ اَحْیِنِیْ مِسْکِیْنًا وَّ اَمِتْنِیْ مِسْکِیْنًا وَّ احْشُرْنِیْ فِیْ زُمْرَۃِ الْمَسَاکِیْنِ ط

وغریب آنست کہ در وجود او غلط غیبت و غلاظت و غضب غصہ نماند و شکستہ آنرا گویند کہ طوق طاعت الٰہی در گردن کردہ باشد و

مسکین نام ہر اولیا اللہ را خطاب از ربّ الارباب است۔

دوم خاموشی از برائی عیب پوشی و در آن خاموشی خود فروشی اہل دکان۔ ظاہر جمعیت آراستہ و باطن بی معرفت پریشان۔ این چنین درویشی از سرِ مکر و فریب۔ علم آنرا از خاموشی حلمی و سلمی بہر دام مردم کبر است۔ سیوم خاموشی دل زندہ قلب تفکر، ذکر، فکر، مراقبہ، متوجہ قلب است۔ القلب کہ مع اللہ پیوست۔ از قلب الہام در یابد الہام کن فیکون پیغام اَلَسْتُ۔ خاموشی آنرا کہ عین در عین عیان است کہ تو امان با قرب رحمان است۔ قولہ تعالیٰ اَلرَّحْمٰنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰى ؕ

بیت

عرش اکبر دل بود از دل بہ بین نظر حق بر دل بود حق الیقین

چہارم خاموشی جان کباب بی حجاب خون از جگر نوشی از نفس و خلق و شیطان و دنیا فراموشی محو معرفت فی اللہ۔ خاموشی اینست فرض عین بر عارف باللہ غرق فی التوحید ذات نور دیدار۔ این چنین خلوت است خاموشی با پروردگار۔ باطن مست ظاہر در شریعت ہشیار۔ از بدعت و نامشروع ہزار بار استغفار۔ این راذ کر ذوق لازوال باذکر اللہ یگانہ میگویند۔ بسیار گویا لایعنی کلام را رجعت است۔ ناقص را معرفت از حکمت حضوری حکم قرب اللہ نیست۔ قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم لَا تُكَلِّمُوْا كَلَامِ الْحِكْمَةِ عِنْدَ الْجُهَّالِ ؕ ہر کہ جاہل از علم تصوف و از علم باطن معرفت اللہ وصال۔ حدیث مَنْ عَرَفَ رَبَّهٗ فَقَدْ كَلَّ لِسَانَهٗ ؕ حدیث اَلسَّكُوْتُ رَأْسُ الْاِسْلَامِ ؕ حدیث اَلسَّكُوْتُ تَاجُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَمَنْ سَكَتَ سَلِمَ نَجَا اَلسَّكُوْتُ قُرْبُ الرَّبِّ اَلسَّكُوْتُ اَنِيْسُ الرَّحْمٰنِ اَلسَّكُوْتُ مَعَ اللّٰهِ قَالَ الْقَلْبِ اَلسَّكُوْتُ اَحْيَاءُ الْعُلُوْمِ اَلسَّكُوْتُ خَيْرٌ اَلسَّكُوْتُ مِفْتَاحُ الْجَنَّةِ اَلسَّكُوْتُ حِصَارٌ مِّنْ شَرِّ الشَّيْطَانِ اَلسَّكُوْتُ الْحِكْمَةِ اَلسَّكُوْتُ سَلِيْمُ الْقَلْبِ اَلسَّكُوْتُ يُمِيْتُ النَّفْسِ اَلسَّكُوْتُ يُحْيِ الْقَلْبِ اَلسَّكُوْتُ سَلَامَةُ الرُّوْحِ اَلسَّكُوْتُ نُوْرُ الْهُدٰى اَلسَّكُوْتُ ثَمَرَةُ الْاِيْمَانِ اَلسَّكُوْتُ نَجَاتُ الْخَلْقِ اَلسَّكُوْتُ خَلْوَتِ التَّوحِيْدِ اَلسَّكُوْتُ جَامِعُ الْجَمِيَّتِ۔

ابیات

لب مجنبند عارفان روش نگر عارفان را دائمی باحق نظر
ہر کہ گوید غیر او شد خر آواز خاموشی خلوت خانہ شد حق براز
سر ز تن گردد جدا سخنش مگو عارفان ہمسخن باحق گفتگو
باھُوؒ ظاہرش باخلق باطن حق کلام ظاہر و باطن ز باطن شد تمام
یافتہ دیدار در دیدہ درو دیدار در دیدہ بہ بین خوش روبرو

تو درو دیدار با دیدار در | ہر یکی تحقیق کن ناظر نظر
ہر کہ دعویٰ کرد من دیدار در | منصفی! انصاف دہ مثل خضر
روئی در آئینہ عکسی بین شود | زشت و زیبا ہر یکی عکسی دہد
بایک نظر ناظر کند ناظر خدا | بایک نظر حاضر برد با مصطفیٰؐ
راہ این کامل نظر ناظر ز نور | بایک نظر با تو رساند در حضور
ذکر فکر باز دارد از خدا | کشف و کراماتش ز نفس با ہوا
عین بین از عین باعین است راز | ہر کہ بادیدار دایم در نماز
پنج پنجاہ رحمتش نازل نمود | ہر کہ پنجاہ پنج یابد باسجود

این چنین صاحب تصور تصرف توجہ تفکر معرفت توحید تجرید تفرید فرد الفرد۔ روحانی دیگر وعیانی دیگر، خیالی دیگر واحوالی دیگر و جمالی دیگر۔ بیت

از نظر خلق است گم یعنی خضر | از خضر گم گشتہ عارف راز بر

حدیث قدسی اِنَّ اَوْلِیَآئِی تَحْتَ الْقَبَآئِیْ لَا یَعْرِفُھُمْ غَیْرِیْ ؎ ونیز خاموشی چہار قسم است۔

اوّل خاموشی اہل دنیا متکبر ظالم را از ریا کبر نفس ہوا کہ باغریب مظلوم ہمسخن نمی شود۔ حدیث اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مَظْلُوْمًا وَّلَا تَجْعَلْنِیْ ظَالِمًا ؎ دوم خاموشی اہل دکان مشائخ بی باطن راخاموشی از برائی عیب خود پوشی از روئی مکروفریب۔ حدیث نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ غَضَبِ الْحَلِیْمِ ؎ وسیوم خاموشی مومن ذاکر قلب را از ریا مراقبہ ذکر فکر مصقلہ قلب از کدورت خود۔ چہارم خاموشی صاحب تصور عین العیان رامیشود دوام بمعرفت غرق مع اللہ۔ صاحب عارف باللہ را از اللہ و نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حکم الہام میشود۔ این چنین حال در قال درآید وسخن استماع کلام اللہ واگر حکم میشود بہ بیند وگرنہ دست بستہ گوش ہوش نظر چشم متوجہ معرفت اللہ تعالیٰ است۔

بدانکہ یک ذکر زوال و دیگر ذکر اللہ لازوال۔ در وجود یکہ ذکر اللہ لازوال بامعرفت قرب اللہ وصال درآید، زوال نفس وزوال خلق وزوال دنیا وزوال شیطان کہ ہر چہار حجاب از وجود برخیزد و باو یکتا شد مع اللہ کہ از وجود دوئی برخیزد۔ اینست شرح ذکر اللہ یاد باطن آباد مبارک باد۔ بیت

ہر کہ دعویٰ کرد من ذاکر خدا | خود پرستی رفت از وی دل صفا

این چنین صاحب ذکر اللہ ہر دم ز دم باذکر اللہ۔ دور بدور است مع اللہ حکم اللہ۔ آنرا آواز سرود وآنچہ آواز مخلوق خوش نیاید کہ گوش او متوجہ باستماع حق است، اگرچہ خوش آوازگی مثل حنجرۂ داؤدی باشد و دیدہ او مبتلا ومشتاق شوق متوجہ نور

حضور دیدار است آنرا ہیچ حسن خد و خال مخلوق خوش نیاید اگرچہ حسن صورت مثل حضرت یوسف علیہ السلام باشد و ہم سخن او کلمتہ اللہ مع اللہ است ولب برلب بستہ باشد و از زبان کلام جز حق نیاید اگرچہ از ہر سخن او راکسی ملک سلیمانی علیہ السلام بدہد۔ ابیات

مرا ز پیر طریقت نصیحتی یاد است — کہ غیر یاد خدا ہرچہ ہست برباد است

دولت بگان دادند و نعمت بخران — ما امن امانیم تماشا نگران

قلب در قلب بقدرت ازلی فیض فضلی اسم اعظم فی القلب مرقوم است کہ نام آن اسم اعظم حیّ و قیوم۔ قولہ تعالیٰ اُولٰٓئِكَ كَتَبَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْاِيْمَانَ در قرب فی اللہ رحمان آنرا معلوم است از کسیکہ آن اسم ذات اعظم در دل است مرقوم، غیر مخلوق تصور اسم اللہ ذات از میان قلب نور ایمان الاعظم می خیزد۔ از سر تا قدم در ہر اعضا نور اللہ می خیزد و می آمیزد و آنچہ لاسوی اللہ است از وجود میریزد۔

شرح ذاکر قلب

بدانکہ ذاکر قلبی قلب دل بیدار۔ زندہ قلب ذاکر قلبی در حیات و ممات بقا لَا يُغْنِيْ وَاُفْنَاءَ۔ بخواب از محشر گاہ سلامت بر پل صراط بگذرد و داخل جنت مشرف دیدار پروردگار۔ ہر آنکس کہ در خواب و یا در مراقبہ و باطن در باطن مشرف غرق میگردد بذات توحید نور است دیدار قلب آنرا دوام بیدار در حیات و ممات در قبر از خاک و کرمہ گندگی نجات۔ روز محشر از قبر برخیزد با صحت بدن و درست تن چنانچہ کسی از خواب می خیزد۔ چون بیدار مشرف صاحب قلب دیدار با جذب از قبر برخیزد سر با عرش اکبر زند و دست بر دامن مبارک حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم زند و نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام از زبان مبارک میفرمایدؒ ای ذاکر قلب زندہ! قلب فقیر را دوام بقا مشتاق عاشق دیوانہ ہست رب العالمین لقا۔ امروز روزِ قیامت باخبر باش باشعور در عقل در آو باش''۔ در مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم حضور در بہشت در آید مراتب دیدار لقا قلب بقا برسد و ہیچ گاہ از دیدار نظر نگاہ اللہ جدا نشود۔ ہر کہ بدین صفت موصوف نباشد، آنرا زندہ قلب، قلب بقا و از قلب بیدار نخواہد گفت۔ بیت

طلب کن ذکر قلبش و از قلب — ذاکر قلبش بحرم راز ربّ

فقیر کامل را ہفت مراتب است۔ ظاہر محتاج و باطن لایحتاج و ظاہر عاجز گدا و باطن اغنیا و ظاہر اہل رنج و باطن صاحب تصرف گنج و ظاہر اہل سوال و باطن عارف باللہ ولی اللہ صاحب وصال و ظاہر جاہل از علم دنیا و باطن عارف عالم فاضل و ظاہر گمنام و باطن بنام مزد و در ہژدہ ہزار عالم مشہور عام و ظاہر اہل تقلید و باطن اہل توحید، آنچہ طلب کنی از فقیر بطلب۔

فقیر یکہ باشد فقیر را شناختہ میشود از اخلاص با عتقاد و طلب مولی باطن و از راز داشتن علم شعور و از جمعیت باطن حضور۔ فقیر کامل کلید کل را ورد قدرت است از ورد حضور است و الہام از الہام قدرت نور است و ذکر از قدرت ذکر نور است و فکر از قدرت فکر نور است و تصور از قدرت تصور نور است و توجہ از قدرت توجہ نور است و تفکر از قدرت تفکر نور است و تصرف از قدرت تصرف نور است و آواز از قدرت آواز نور است نظر از قدرت نظر نور است و راز از قدرت راز نور است و مشاہدہ از قدرت مشاہدہ نور است و دست از قدرت دست نور است و قلب از قدرت قلب نور است و روح از قدرت روح نور است و سرّ از قدرت سرّ نور است و نفس از قدرت نفس نور است و گوش از قدرت گوش نور است و معرفت از قدرت معرفت نور است و قرب از قدرت قرب نور است و حضور از قدرت حضور نور است و فیض از قدرت فیض نور است و فضل از قدرت فضل نور است و عطا از قدرت عطا نور است و جمعیت از قدرت جمعیت نور است۔ درین ہر یک نور و مذکور تصور است۔ در ہر یک مقام نور ہزاران ہزار تجلہ مقام او نور حضور منور انور ہر کہ را طرفہ زد ہر یک نور انوار صادق صادر گردد ہر آنکس لائق مشرف عینہ عین اللقا۔ فقیر ہر دو جہان اینست مراتب اولیا فقیر کامل کہ در علم ظاہر و باطن کل الکلید داند بر کسی کہ عطا کند، گنج بخشد و لایحتاج گرداند۔

شرح تصور

تصور بی ریاضت راز است و تصور بی محنت معرفت است و تصور بی اقرار قرب است مع اللہ۔ ابتدا قاعدہ سی حروفی بر تصور ہر حرف قرب اللہ و با مجلس حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مشرف۔ سبق اول صاحب تصور را طفل خوانی بشروع قرب فی اللہ لامکانی ہدایت لاحد ولاعد رحمانی تصور طواف القلب، مدینۃ القلب، صفیتہ القلب۔ تصور عینی عین عنایت اللہ فرد الفرد، فرحت الروح فیض السرّ سرّ اسرار القرب جمعیت الکل کفٰی باللہ حسن الجمالیت حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم۔

تصور غواصی، تصور غیاثی، تصور غوثی، تصور قطبی، تصور اخلاصی، تصور حیاتی، تصور مماتی، تصور توحیدی، تصور تفریدی، تصور تجریدی، تصور دعوتی، تصور توفیقی، تصور حقیقی، تصور طریقی، تصور جامع الجمعیت کل، تصور کلید، تصور زائد، تصور فکر، تصور فنا النفس، تصور قلبی، تصور روحی، تصور سرّی، تصور بقا البقا، تصور فنا الفنا، تصور فضلی، تصور فیضی، تصور ذات، تصور صفات، تصور کل۔

این جملہ سی حرفی مجمل مجموعہ کردن ہر کہ در یک دم و در یک قدم از مرشد کامل ہر یک تصور را طی کند۔ وجود پختہ حوصلہ وسیع میشود۔ علما باللہ و فقیر فی اللہ و کرامات معنوی اتصال۔ کامل مکمل اکمل الکل عارف باللہ شہسوار در دست گیرد تیغ برہنہ تصور مثل ذوالفقار قلب زندہ تماشائے کونین بیند۔ روح بیدار لائق مشاہدہ ذات نور حضور مشرف دیدار

پروردگار۔قطعہ

هر کرا ز تصور کامل الکلی وصال ‏ ‏ ‏ عین باعینش رسد حق الجمال
هر که دیوانه شود باذکر حق ‏ ‏ ‏ زیر پائش عرش و کرسی هر طبق

مراتب فقہ خوان وافسانہ قال بسیاراست وبی خبراز باطن معرفت اللہ احوال۔ هرکہ درمستی باشریعت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم هوشیاراست مخ معرفت صاحب توفیق بحق رفیق عین العیان نظارہ نظار بادیداراست۔ هرکہ ازسرّ صحیح بااعتباراست، دیدہ اوازازل تاابد از دنیا تاعقبیٰ بمشاہدات ذات نور دیداراست۔ بیداراست ازغیر نامشروعات و بدعت وحب دنیاهزار باراستغفاراست۔کسی راکہ دیدۂ چشم ازلی فیض فضلی ازمشرف دیدار بکشاید دیدہ از دیدارچشم از چشم روشن راز ایمن نماندکہ حق پوشیدن کفراست و باطل دردین شرک۔نعوذ باللہ منہا۔

بدانکہ فقیر کامل را آخرانتہاچیست؟ ورد ووظائف اوازورد وظائف باقدرت اللہ وتلاوت او باقدرت اللہ ونماز او باقدرت اللہ وذکراو باذکرقدرت اللہ وفکراو بافکرقدرت اللہ ومذکوراو بامذکورقدرت اللہ والہام او باالہام قدرت اللہ و حضوراو باحضورقدرت اللہ وتصوراو باتصورقدرت اللہ وتصرف او باتصرف قدرت اللہ وراز او بارازقدرت اللہ ونظراو بانظرقدرت اللہ ومشاہدہ او بامشاہدہ قدرت اللہ ونوراو بانورقدرت اللہ وغرق اوفی التوحید ازتوحید قدرت اللہ وذکر زبان او باذکرزبان قدرت اللہ فنافی اللہ مع اللہ ذکرروح اوازذکرروح قدرت اللہ، نفس فنااوازبقاقدرت اللہ وسرّ اوازسرّ قدرت اللہ وفیض اوازفیض قدرت اللہ، فضل اللہ عطااللہ۔

این چنین مراتب ہاازمراتب اللہ نوراست ودرہریک مراتب بانورہزاران ہزار بیشمار مذکورحضوروجود مغفوراست۔ازخلق گمنام ودرباطن درہژدہ ہزارعالم مشہورنام وظہوراست۔ابیات

فقر از نور است نور از نور شد ‏ ‏ ‏ قلب قالب نور و جان مغفور شد
فقر سرّی از خدا اسرار راز ‏ ‏ ‏ باحضوری قلب قالب بانماز
گر ترا چشم است زین احوال بین ‏ ‏ ‏ پنج را باپنج بردار و یقین
هر طرف بینم بہ بینم ذات نور ‏ ‏ ‏ قبلہ نورش سجدہ با جان شد حضور
دل ترا رفتہ است باخطرات گاہ ‏ ‏ ‏ باادب در سجدہ بر قبلہ نگاہ
در عبادت سجدہ دل تو کی ربود ‏ ‏ ‏ عارفان رو قبلہ دل باحق نمود

الٰہی! درنماز راز دہ۔کسی نمازی کہ دل آنرا بانیاز حضورتصورمع اللہ رازاست حق برحق است صاحب ذکر۔

بدانکہ فقیرولی اللہ اولیا اللہ عارف باللہ کامل کل جامع الجمعیت کل الکلید۔قادری راازچند چیزشاختہ میشود اول

در نظر خلق گدا و نزدیک خالق اغنیا نزدیک خلق در رنج و نزدیک خالق خزائن اللہ گنج۔ صاحب گنج ناظر اللہ تعالیٰ خزانہ گنج بدہاند و لا یحتاج گرداند۔ نزدیک خلق اہل سوال و نزدیک خالق عارف باللہ ولی اللہ با قرب وصال، نزدیک خلق جاہل و نزدیک خالق عالم در علم فاضل فیض بخش نافع المسلمین و جاہل آنرا گویند کہ مخالف علم، عالم نزدیک خلق اہل تقلید و نزدیک خالق فی اللہ فی التوحید۔ ابیات

مرد آن باشد کہ باشد شہ شناس　　　　می شناسد شاہ را در ہر لباس

باھوؒ می شناسد اولیا را با نظر　　　　ہمچو زرگر می شناسد سیم و زر

شرح ذکر قلب و زندگی قلب و بیدار قلب
و بقا قلب و قوت و توفیق قلب

یک مرتبہ کہ قلب بیدار شد، دوام متوجہ بتوجہ مبتلا و مشتاق و عاشق دیوانہ مشرف دیدار باستغراق ربوبیت رویت پروردگار۔ بعضی در مراقبہ و بعضی در خواب وصال نہ خواب خیال و بعضی عین عیان۔ بگذرد از نفس خام کیف جان و بگذرد از حب دنیا و بگذرد از خطرات شیطان، قلب کہ بذکر اللہ دوام بقا یکتا غرق مشرف رب العالمین لقا۔ در حیات مع اللہ لذات فی الآیات و در قبر نیز ہرگز نگردد ممات۔ قبر چنین صاحب قلب را خلوت خانہ مثل خواب فی اللہ۔ برکت ذکر اللہ نہ کرم خوردو نہ خاک چسپد بر وجود خشک قلب بزندگی وجود خشک۔ چنین صاحب قلب روز حشر از قبر برخیزد از جذب وجد سکر پران سر بر عرش اکبر زند و دست بر دامن حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم زند و حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم از کرم ولطف و التفات می فرماید "ای صاحب ذکر جذب قلب! در خبر باش کہ امروز قیامت"۔ دوام ہم صحبت نبی اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم حیات از حساب کتاب بی حساب دَخَلَ الْجَنَّۃَ و بالقا، اینست مراتب مُوْتُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا۔ اگر ذاکر قلب باطن صفا در حیات و ممات وقتیکہ بدیدار مشرف شوند دنیا و نعمت دنیا و عقبیٰ حور قصور را فراموش کنند۔ تَنْسَوْنَهَا بِغَمٍّ اِذَا رَاَیْتَهَا ط ذکر قلبی نصیب کسانی را از آن روز ازل فیض فضل از ان باید کرد معلوم۔ بیت

ذکر قلبی طلب کن قرب از قلب　　　　ذاکر قلبی بحرم راز رب

پس معلوم شد کہ اسم اعظم در قلب بقدرت اللہ رقم مسطور میگردد رقوم کہ آن اسم اعظم فی القلب مرقوم نور ایمان کہ تاثیر اسم اللہ ذات نور رحمان است کہ قلب را از ان برکت روشن ضمیر عین العیان است۔ چون مثل آفتاب از میان قلب تابش طلوع تجلی اسم اعظم و اسم اللہ ذات کہ نور از ین ایمان است کہ ایمان عطا اللہ روشنی زند و از میان قلب نور الحق ایمان جلوہ می خیزد و از سر تا قدم نور ایمان از قرب رحمانی در ہر اعضا می آمیزد از سر تا قدم آنچہ در وجود عقل غل غش، کذب، انا، ہوا

است از تہی پاؤ نفسانی وشیطانی وخطرات دنیا پریشانی میریزد۔ بعد از ان تصور اسم اللہ ذات کہ می درآید واسم اللہ چہار حروف است و در وجود چہار دریا پیدا وہویدا گردد۔ یکی دریا توکل، دوم دریا ترک، سیوم دریا معرفت، چہارم دریا توحید۔ ہر کہ درین دریا غوطہ خورد، فقیر عارف باللہ میشود۔ این چنین مراتب ذاکر ضرب قدرت قوت نور الہدیٰ قادر است۔ ابیات

قادری صاحب ادب راسخ یقین — قادری از عین رحمت راز بین
قادری صاحب نظر صاحب کرم — باحیا و قادری اہل از شرم
قادری را شیر نر روبہ نظر — بانظر ہرگز نہ بیند سیم و زر

غزل

نیست آرام درآن دل کہ ہوس بسیار است — گل شود غنچہ درآن باغ کہ خس بسیار است
دلی بی وسوسہ از گوشہ نشینان مطلب — کہ ہوس در دل مرغان قفس بسیار است
از بدان فیض محال است بہ نیکان برسد — حق بیداری دزدان بعسس بسیار است

مثنوی

پشت و پا زن بر دو عالم تا فلک پیما شوی — از سرائی دنیا دون برخیز تا رعنا شوی
ترک کبر و عجب کن تا قبلہ عالم شوی — خصلت ابلیس را بگذار تا آدم شوی
مجو آرائش از دل نامرادی تا نظر دارد — کہ نخل ایمن نباشد از تزلزل تا ثمر دارد

غزل

سادہ لوحان جنون از بیم محشر غافل اند — بیم رسوائی نباشد نامہ ننوشتہ را
جمع کردن خویش را در عہد پیری مشکل است — پیش راہ نتوان گرفتن لشکر برگشتہ را
مطلب کونین در آغوش ترک عداوت بہ — آں نیابد مطلبش تا مدعا دارد کسی را

غزل

پیران تلاش رزق فزون از جوان کنند — حرصش گدائی شود شام بیشتر دارد
مہمائی فنا را از علائق نیست پروائی — نیندیشذ ز خار آن کس کہ دامن در کمر دارد
ز ابراہیم ادھمؒ پرس قدر ملک درویشی — کہ طوفان دیدہ از آسائش ساحل خبر دارد

ای عزیز! معرفت کرا گویند و چہ چیز است توحید یافتن از کدام علم بعقل تمیز است ومشاہدہ ذات نور مشرف دیدار حضور

کدام راہ است و قرب اللہ، جمعیت با جمال، عینہ بعین وصال را کدام آگاہ است و برآمدن از نفسانیت جسم جثہ جان در رسیدن بعین العیان را کدام نگاہ است؟

خود نماند درمیانش بی حجاب — معرفت توحید ہر یک را جواب
آبجو در آب گم شد آب گو — ہمچنان است قرب دیدارش برو
نیست آنجا ذکر فکری نی آواز — عین بعین است فی اللہ غرق راز
حیرتش عبرت نباشد در جمال — شد حضوری وحدتش باحق وصال
انتہا با ہر طریقہ شد تمام — قادری را ابتدا شد زین مقام

دیگر ابتدا قادری اینست کہ از قرب حق از عرش تا تحت الثریٰ تماشا زیر پائی خود بیند۔ سیر طیر ہر طبق۔ این چنین مراتب کمتر ادنیٰ مرتبہ طالب سروری قادری است و یا آنکہ طالب قادری سروری است شرح ظاہر عامل و باطن کامل۔ ظاہر عامل آنست کہ کل و جز علم علوم بیان بقال و باطن کامل آنست کہ دیدۂ دل و دیدۂ روح و دیدۂ سرّ از معرفت اسرار اللہ با مشاہدہ عیان است، آنچہ کل و جز قدرت سبحان است و آنچہ تماشا کونین و مکان است۔ پس معلوم شد اگر کسی دوام لوح محفوظ در مطالعہ داشتہ باشد و از ماہ تا ماہی می بیند طیر سیر قدرت الٰہی۔ این تماشا طبقات باطن نیست و بی خبر از معرفت توحید اللہ۔ و اگر کسی را مرشد در باطن بخواب یا مراقبہ علم نص، حدیث، قرآن، و علم علوم تفسیر علم مسائل فقہ با تاثیر روشن ضمیر از ہر یک علم علوم تعلیم کند در خواب یا مراقبہ و از قدرت علم باطن بر علما عامل، عالم فاضل ظاہر غالب میشود۔ از علم مقابلہ جواب باصواب۔ این چنین مراتب اہل حجاب از معرفت توحید اللہ باطن بی خبر۔ این یکی از عالم بمرتبہ علمانہ بمراتب فقیر اولیا اللہ۔

اگر کسی را مرشد در باطن بتوجہ باطنی در خواب یا مراقبہ تلقین دست بیعت ذکر کند و ظاہر باطن ذکر جاری گردد و با توجہ ذکر گرمی تاثیر کند و در وجود گرمی آتش سوز بی قرار شب و روز مردم را با نظر چنانچہ طالب از خود بی خود، مست مجنون، دیوانہ این چنین مراتب ذکر زوال طالب محروم از باطن معرفت مشاہدہ حضوری قرب وصال مرشد خام تر بی بصر و طالب خام خیال۔ اگرچہ آن تجلیات بہ بیند از نفس تجلی نار اظہار میگردد ظہور و احمق میداند تجلی ذات دیدار پروردگار نور حضور بعید از معرفت نور دور تر دور۔

و درویش باطن معرفت توحید اللہ کرا گویند و چیست؟ باطن معرفت توحید اللہ خاص قرب مع اللہ مشاہدہ ذات حضور بااخلاص اینست۔ باطن راہ دو طریق و دو توفیق و دو راہ رفیق و دو گواہ تحقیق قاضی عین الحق، حق الیقین طلب میکند۔ یکی تصور اسم اللہ ذات طی کل مقامات ذات صفات طرفہ زد، وجود حیٔ از حاضرات۔ دوم ناظرات عین العیان مرشد کامل کہ

بانظر ناظر دوام حاضر باعین، طالب اللہ را بانظر عین باعین رساند احتیاج ذکر فکر ریاضت نماند۔ طالب اللہ را روز اول از تصور اسم اللّٰہ ذات حاضرات بعین العیان ناظرات سبق میخواند۔ بشروع سبق از توجہ کامل مرشد ہر جا و ہر مقام کہ خواہد خود را میرساند۔

مرشد کامل صاحب باطن معمور از توجہ اسم اللّٰہ ذات باتصرف حاضرات و باتوفیق ناظرات در باطن صحیح مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مشرف گرداند از نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تعلیم علم و تلقین ذکر منصب مراتب بدہاند۔ اگر طالب را کلیہ بر نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم یقین شد در وجود طالب اللہ خلق محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم و نیک خصلت محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم و خوئی بوئی جمعیت محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تاثیر کند۔ این چنین باطن بی باطل برحق است کہ از حق است از طریق باتوفیق است صراط المستقیم تحقیق است۔ طالب محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم محمود عاقبت محمود۔ اگر طالب را از مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اعتقاد نماند در قید نفس مردود است و عاقبت مردود۔ مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم و تلقین مرشد کامل مثل محک است امتحان کند کاذب یا صادق۔

اگر مرشد کامل از تصور اسم اللّٰہ ذات حاضرات ناظرات فی اللہ ذات در اسم اللّٰہ غرق کند و از تصور اسم اللّٰہ ذات از سر تا قدم باتاثیر ذات نور غرق مع اللہ حضور۔ بمدنظر اللہ منظور وجود میگردد و ظاہر باطن طاہر و پاک۔ در نظر خلق اگرچہ ناپسند است آنرا از خلق چہ باک۔ بدین طریق باطن بی باطل از توفیق است کہ صحیح تحقیق است۔

اگر کسی را مرشد کامل از تصور اسم اللّٰہ ذات حاضرات ناظرات مدخل مشرف بحضور ملازم حضرت محبوب سبحانی قدرت معشوق ربانی پیر دستگیر حضرت شاہ محی الدین سلطان سید عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تلقین تعلیم بدہاند و حضرت پیر دستگیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بنوازد دوام در مجلس حضوری سازد۔ این چنین باطن بی باطل است از طریق باتوفیق صحیح تحقیق است از حق است کہ برحق است۔ این ہر سہ مراتب را ذات مشرف دیدار نور مطلق، توحید قرب اللہ حضور گویند۔ ابیات

شد قادری را سہ مراتب سہ مقام　　بی ذکر بی فکر در وحدت تمام
مرشد کامل بود این راز راہ　　با توجہ برد مجلس مصطفیٰ
باھُوؒ را ھو برد غم غیرت نماند　　قلب باھُوؒ روز و شب اللّٰہ بخواند
کاملان را ختم آخر ھو تمام　　کنہ اعظم اللہ نداند اہل خام

این راہ باطن بجان بازی است کہ ظاہر در جہان لایحتاج و بی نیاز، بر فقر غرق ذات نور اللہ راضی است۔ مراتب فقر انتہا بحضور ذات نور وجود مغفور باطن معمور۔ قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم خُلِقَتِ الْعُلَمَآءُ مِنْ صَدْرِیْ وَخُلِقَتِ

السَّادَاتُ مِنْ صُلْبِیْ وَخُلِقَتِ الْفُقَرَآءِ مِنْ نُّوْرِ اللّٰہِ تَعَالٰی ؕ

فقیر را طمع، حرص، حسد، کبر از ان نیست کہ دل سیر از تاثیر اسم اللہ ذات با جمعیت دوام است۔ قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خَلَقَ اللّٰہُ تَعَالٰی کُلُّ شَیْءٍ مِّنْ طِیْنِ الْاَرْضِ وَخُلِقَتِ الْفُقَرَآءِ مِنْ طِیْنِ الْجَنَّۃِ ؕ اصل با وصل نور اللہ فقیر را کہ باطن تمام و ہم صحبت نبی اللہ دوام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دنیا و عقبیٰ در طلب او ہر صبح و شام حلقہ بگوش فرمانبردار در حکم مثل غلام۔ تصرف تمام دنیا و عقبیٰ گنج خزائن اللہ در تصرف کامل باطن فقرا است با اختیار خواہ در تصرف درآرد و بردارد خواہ نظر نکند بگذارد و تصرف مرتبہ فقیر را ابتدا است از نظر رحمت خدا است از برائی دل سردی و جمعیت باطن کل۔

حدیث مَنْ لَہُ الْمَوْلٰی فَلَہُ الْکُلُّ ۔ بیت

در مدرسہ دیدار توحیدش سبق | شد مطالعہ کل و جز جملہ خلق
کنہ کن را یافتم لاریب غیب | ہر کرا احمق کرد ظاہر نیست غیب

قولہ تعالیٰ ھُدًی لِّلْمُتَّقِیْنَ ۙ الَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ ؕ

آن سلک سلوک کدام است کہ ہر وقت طالب اللہ می خواہد بہ دریائے توحید غرق گردد ہر وقت کہ طالب اللہ می خواہد مجلس ملازم مشرف بحضور دیدار محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم طالب آن وقت کہ می خواہد خود را بمعرفت اِلَّا اللّٰہ برساند۔ راہ قرب معرفت، مشاہدہ نور، توحید ذات حضور از تصور حاضرات اسم اللہ ذات میکشاید سرّ اسرار ربانی جمعیت جاودانی، عین العیانی۔ طرفہ زد بتوجہ نظر میرساند لامکانی۔ اینست ابتدا طالب مرید قادری غرق الحق فی اللہ فانی۔ قطعہ

گر تو خواہی معرفت توحید ذات | باتصور مردہ دل را کن حیات
عرش زیرش فرش بروی خوش نشین | معرفت توحید کلی این بہ بین

بدانکہ در سلک ذکر فکر آفات رجعت و زوال است و در سلک ورد وظائف خواندن علم دعوت ریاضت آفات، رجعت رجوعات خلق ریا رنج است و در سلک چلہ خلوت خطرات شیطانی خلل و سلک حجرہ وسوسہ، وہمات مطلق تمام حجاب است۔ راہ قرب اللہ معرفت اللہ سلک گنج بی ریاضت تصور اسم اللہ ذات کہ در سلک اسم اللہ ذات کل و جز طی است جملہ مراتب مقام درجات۔ مرشد کامل آنست کہ از طی اسم اللہ ذات بکشاید جملگی مطالب آن را اسم اللہ ذات می نماید۔ بیت

باتو گویم بشنو ای اہل از ہوس | ہر مطالب اسم اللہ با تو بس

اسم اللہ ذات بارگران است۔ حوصلہ می باید وسیع، دوام مجلس حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حاضر با قوت قوی۔ حدیث اَلدُّنْیَا لَکُمْ وَالْعُقْبٰی لَکُمْ وَالْمَوْلٰی لِیْ ؕ فرمود پیغمبر صاحب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دنیا باشد بشما و عقبیٰ باشد

بشما مراامولیٰ بس است ۔قولہ تعالیٰ مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَ مَا طَغٰی ؂ حدیث لَوْ کَانَتِ الْجَنَّةُ نَصِیْبُ الْمُشْتَاقِیْنَ بِدُوْنِ جَمَالِهٖ فَوَا وَیْلَاهُ وَلَوْ کَانَتِ النَّارُ نَصِیْبُ الْمُشْتَاقِیْنَ بِجَمَالِهٖ فَوَا شَوْقَاهُ ؂ ۔ابیات

علم بہر از معرفت روشن ضمیر ہرکہ خواند بہر دنیا بی نظیر
علم بہر از تقویٰ طاعت حق پسند گر ترا عقل است بشنو ہوشمند
عالم دین درم بی دین طلب باتو گویم بشنو ای بی ادب
علم بہر از راز رہبر باخدا باتو گویم بشنو ای سر ہوا

بسیار علم خواندن فرض عین نیست ،از خدا ترسیدن واز گناہ بیرون آمدن فرض عین است ۔

حدیث لَا فَرْقَ بَیْنَ الْحَیَوَانِ وَالْاِنْسَانِ اِلَّا بِالْعِلْمِ ؂

علم آنست کہ بحق بردوعلم آنست کہ از وحق حاصل میشود ،حق حقیقت معرفت برسدومدخل مشرف دیدار مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میشود ۔العلم دانستن ۔چہ دانستن ؟ برآید از باطل انا کفر شرک کبر عجب طمع حرص حسد ہوا ودر آید فی اللہ ۔نفس ہوا فناوروح بقا ۔بیت

ز دل چشم بکشا و بہ بین ذات نور تو نفس این فنا کن روی در حضور

قولہ تعالیٰ وَفِیْٓ اَنْفُسِکُمْ ؂ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ ؂

درمیان بندہ وخدا این پردہ دیو نفس خبیث است ۔چون ازمیان دیو رفت عالم باحدیث است ۔بیت

ز شہ رگ نزدیک چون گویند دور اسم اللہ برد مارا در حضور

قولہ تعالیٰ فَاَیْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ ؂

بیت

ہر طرف بینم بجلوۂ ذات نور از تصور اسم اللہ با حضور

آن کدام راہ است کہ تمام عمل علم دعوت یکبارگی درعمل درآید ودعوت روان گردد وعلما عامل میشود از طاعت وتوفیق طاعت دست ندہد مگر از اجازت وتوجہ والتفات مرشد کامل ۔بیت

ہر کہ را مرشد نہ او شیطان مرید ہر کہ با مرشد بود گو بایزیدؒ

آن کدام راہ است کہ تمام عمل علم دعوت یکبارگی درعمل درآید ودعوت روان گردد ۔از عمل قبر اولیا اللہ دعوت قبور عامل ۔آن کدام راہ است کہ بتمام معرفت وبتمام توحید وبتمام فقر وبتمام قرب ومشاہدہ بی مجاہدہ فقیر طرفہ زدمیشود ۔کامل تصور اسم اللہ ذات باستغراق فی اللہ حضور ۔این فیض اللہ بخش اللہ وعطا از مرشد کامل است ۔

www.sultan-ul-faqr-publications.com

مرشد کامل از کدام چیز و کدام عمل شاختہ شود۔ سخن او از کنہ کن و باذ کر فکر مستی طالبان اللہ را مشغول نگر داند و بجز تصور توجہ مشاہدہ ذات نور حضور نداند۔ بدانکہ قالب قلب روح مقدس جسم جان و جود جثہ فقیر صاحب جوہر معرفت توحید گاہ رحمان است کہ از اللہ تعالیٰ قرب جمعیت احسان است۔ پس معلوم شد کہ فقیر اہل تصور اسم اللہ ذات نہ راہ ذکر فکر داند و نہ راہ ورد وظائف خواندن و نہ راہ مراقبہ، مکاشفہ مجادلہ داند و نہ راہ کشف کرامات و نہ راہ عز و جاہ دنیا درجات محض مطلق فنافی اللہ، عین بعین ذات لازوال وصال۔ طالب اللہ صادق صدیق تصدیق باتوفیق آنست کہ از مرشد طلب کند یکی معرفت مشاہدہ نور ذات باطن معمور۔ طالب اللہ صادق صدیق مشرف صحیح حضور۔ تصور اسم اللہ ذات بی ریاضت راز است۔ بدین طریق فیض بخش مرشد کامل قادری قدردان کل است۔ حدیث

وَمَنْ اَرَادَ الدُّنْیَا فَلَهُ الدُّنْیَا وَمَنْ اَرَادَ الْعُقْبٰی فَلَهُ الْعُقْبٰی وَمَنْ اَرَادَ الْمَوْلٰی فَلَهُ الْکُلُّ ط

باید دانست کہ از ذات در جہ صفات بی واسطہ میدر آید۔ مشاہدات ہر کہ کل الکلید توحیدات بدست دارد، لایحتاج باہیچ کس التجا نیارد۔ ابتدا راعمل دعوت در عمل دعوت کدام تمام است و آن دعوت سخت است و غالب۔ عمل تیغ برہنہ دعوت را چہ نام است؟ دعوت خواندن باتوفیق پنج طریق است۔ عامل کامل در علم دعوت آنست کہ اول دعوت قرآن و یا دعوت دعائی سیفی و یا دعوت اسما باری تعالیٰ یا دور مدور دعوت مع اللہ جواب باصواب میداند۔ بعد از ان دعوت ہمچنان دور مدور مع حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میخواند و میداند۔ بعد از ان دعوت ہمچنان دور مدور مع حضرت حضرت آدم علیہ السلام تا خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم با جمیع و جملگی انبیا نبی اللہ مرسل اصفیا علیہم السلام می خواند و میداند۔ بعد از ان دعوت دور مدور با مؤکل فرشتہ بخواند و میداند۔ بعد از ان دعوت دور مدور با جمیع شہدا و غوث و قطب و فقیر و درویش می خواند و میداند۔ بعد از ان حکم اول دعوت از اللہ تعالیٰ بگیرد۔ بعد از ان رخصت دعوت از حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم دریابد۔ بعد از ان اجازت دعوت از جملہ اصحاب کبار و پنجتن پاک طلب کند و بخشش عطا کند و بعد از ان امر دعوت حضرت پیر دستگیر شاہ محی الدین رحمتہ اللہ علیہ می فرماید از کرم و لطف مرحمت امر کند و بعد از ان جملگی انبیا و اولیا اللہ و مرسل و نبی، اصفیا و اولیا غوث و قطب درویش و فقیر اشارت کنند و بعد از ان در دعوت عامل کامل مکمل کل الکلید گردد، وقتیکہ میخواہد دعوت خواندن میرود بر قبر اولیا اللہ قبر کہ مثل تیغ برہنہ باشد نشستہ می خواند و بر قبر جواب باصواب می گیرد از ہر یک حضور دعوت خواندن آسان کار است۔

در دعوت رجعت و آفات بسیار است و بیشمار است کہ صاحب دعوت کامل لارجعت و لازوال و لاحصار۔ عارف باللہ اولیا اللہ یگانہ با پروردگار۔ کامل دعوت ظاہر ناظر در نظر او گنج غیبی از خزائن اللہ حاضر، آنرا چہ احتیاج است کہ از برائی اہل دنیا می خواند۔ ہر کہ از بہر دنیا و اہل دنیا دعوت می خواند ہر آنکس ناقص است ابتدا و انتہا سلک سلوک خواندن دعوت

نداند۔کامل دعوت از برائی سہ کار می خواند از معائنہ دین ظاہر با گنج خزائن اللہ وتصرف از تصرف دنیا درم دل سرد گردد و در نظر سیم و زر برابر۔اول آنکہ بادشاہ اسلام بکفار قطع الطریق دارحرب جنگ شروع میشود۔دوم آنکہ شخصی از دعوت خواندن رجعت خوردہ دیوانہ مجنون شدہ باشد۔سیوم آنکہ از برائی علما عامل وارث انبیا پیش او مشکل مہمات آمدہ باشد۔

چون فقیر از عمل دعوت نگہدارد و در تصور تصرف اسم اللّٰہ ذات کامل اکمل مکمل کل شود و از خلوت و چلہ و دعوت و مجاہدہ و ریاضت کشیدہ ہزاران ہزار از ان جملہ بہتر است توجہ کامل فقیر کامل یکبار۔فقیر کہ عمل توجہ وتصرف وتصور داند طرفہ زد توجہ او تا روز قیامت عمل باز نماند۔روز بروز در ترقی و افزون باد۔علما وارث الانبیا را مراتب آنست کہ اگر علما وارث الانبیا را از علم ظاہر نقصان و یا غلط و یا سہو و یا مقابلہ با علما ناقص واقع میشود از قوت ظاہر علم علوم متوجہ بجملہ انبیا از حضرت آدم علیہ السلام تا ختم النبیین حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم با ارواح ہر یک نبی، مرسل، اصفیا، انبیا دست مصافحہ ملاقات کند وصواب علم عطا وخطا صحیح وغلط با توفیق تحقیق کند۔علما کہ در باطن بملازمت ملازم خود را حاضر در مجلس نکند ہر آنکس وارث الانبیا چہ طور شود کہ مردہ دل مثل ستور۔علما وارث الانبیا زندہ قلب روحانی است نفسانی ناسوتی وارث الانبیا نیست۔

قولہ تعالیٰ کَمَثَلِ الْحِمَارِ یَحْمِلُ اَسْفَارًا ؕ بیت

علم باعمل است علمش راہبر عالمان را دل صفا صاحب نظر

فقیر عارف باللہ اولیا اللہ کرا گویند کہ جامہ برتن لباس لطیف خود شریف معرفت وتوحید پوشد و دریکدم دریائی توحید معرفت بنوشد و دم نزند و نہ خروشد۔دوام در مجلس حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بحضور و بمنظر اللہ منظور می باشد۔فقیر بغیر از حکم وبغیر از اجازت حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہیچ کار نکند۔قولہ تعالیٰ وَمَا یَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ؕ

اینست مراتب معرفت ومراتب علم ومراتب کشف ومراتب کرامات ومراتب تجرید وتفرید ومراتب غوث ومراتب قطب ومراتب ابدال ومراتب اوتاد ومراتب توحید ومراتب تصور ومراتب تصرف ومراتب توجہ ومراتب تفکر ومراتب مراقبہ ومراتب مکاشفہ ومراتب محاسبہ ومراتب مجادلہ ومراتب قرب ومراتب ذات نور ومراتب مشاہدہ فی اللہ حضور و مراتب فنا ومراتب بقا ومراتب دعوت رویت اللہ تعالیٰ جملگی مراتب طرفہ زد از حاضرات اسم اللّٰہ ذات طی وجود زندگی حاصل کردن آسان کار است لیکن وجود حوصلہ وسیع و دوام حاضر محمد نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم باادب نگاہداشتن مشکل و خیلی دشوار است کہ دم فی اللہ ذات و قدم بر قدم سرور کائنات حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بود اثبات تا وقت مردن سلامت بردن۔قولہ تعالیٰ وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتّٰى يَاْتِيَكَ الْيَقِيْنُ ؕ

اینست مراتب عارفان حق الیقین راسخ دین دم با قدم بی غم از لطف اللہ باکرم۔بدانکہ تمام عالم سہ قسم است۔یکی محجوب

کہ اہل دنیا حجاب کردہ شدہ بین العبد والرب۔ دیگر حجاب علم آن علم کہ مخالف رحمان وموافق نفس دنیا شیطان۔ اَلْعِلْمُ حِجَابُ اللّٰهِ الْاَكْبَرُ واقع شد۔ این طریق منافق، کافر، کاذب اہل نفس امارہ است۔ قولہ تعالیٰ وَمَآ اُبَرِّئُ نَفْسِىْ ۚ اِنَّ النَّفْسَ لَاَمَّارَةٌ ۢ بِالسُّوْٓءِ اِلَّا مَا رَحِمَ رَبِّىْ ؕ اِنَّ رَبِّىْ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ؕ

دوم قسم فرقہ طریقہ مجذوب اہل کشف مبتدی قلب درولایت نور روشن ضمیر قلب از افسوس وعبرت وحیرت جذب رجعت خوردہ ناقص ناتمام، اخیر از معرفت ماندن اہل حجاب۔

سیوم فرقہ محبوب اہل روحانی زندہ قلب تمام نفس فانی ابتدا الاہوت درمطالعہ لوح ضمیر۔ ظاہر باطن ناظر ہمیشہ مثل آفتاب بی حجاب۔ در ہر مقام توحید معرفت در ہر مجلس انبیا و اولیا حاضر۔ پس معلوم شد کہ اہل نفس نجس رالذت جیفہ مردار است۔ شوق بذکر فکر مراقبہ، مکاشفہ بزندگی قلب بیدار است و اہل روح راراحت وفرحت وبہجت وعیش وعشرت وخورمی و طرب قلب وجمعیت ولذت ذوق شوق ربوبیت رویت غرق فی اللہ ذات بنور مشرف دیدار است۔ این چنین صاحب تصور اسم اللہ ذات روحانی عین العیانی باقرب ربانی ہر جا کہ بنشیند تماشائے کونین برکف دست وبر پشت ناخن می بیند۔ ہر کہ تماشائے ہر دو جہان رامی بیند بر ناخن پشت، آنرا چہ احتیاج است خواندن ونوشتن وعلم دائرہ پرکردن و قلم گرفتن درسہ انگشت۔ ہر کہ از تصور اسم اللہ ذات واز تصور اسم محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سرور کائنات واز تصور اسم اعظم و اسما الحسنیٰ متبرکات واز تصور کلمہ طیب لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم طیبات واز تصوری حروفی درجات واز تصور قرآن آیات حاضرات ہر یک راکنہ میداند وباکنہ می خواند ہر جا و ہر مکان کہ می خواہد خود رابرساند، خواہ در مقام نفس فنا خواہ درمقام قلب صفا خواہ درمقام روح خواہ درمقام لقا۔ اینست مراتب فقرا۔ بشنو ای احمق بی ادب وبی حیا! اگر بیائی درباز ورنہ حق بی نیاز۔ عارفان درعبرت وحیرت پریشان کہ درتماشا وحسابگاہ بمد نظر نگاہ۔ كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِىْ شَاْنٍ ؕ گاہی دررجا وگاہی درخوف۔

ای عزیز! باید دانست کہ ذکر ومراقبہ وخواب وموت وعیان بی مثل وتوصل وبیان فنا وبقالامکان ولقا را شرح علیحدہ علیحدہ است۔ بعضی مراتب را از تعبیر خواب یافتہ میشود وبعضی مراتب را از علم تفسیر یافتہ میشود وبعضی مراتب را از روشن ضمیر یافتہ میشود وبعضی مراتب را از معرفت مشاہدہ باقرب حال وصال احوال یافتہ میشود وبعضی مراتب را از نعم البدل واز فیض علم ازل مطلق دیدار موت نفس مُوْتُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا ؕ یافتہ میشود۔ تحقیق تمامی وجملگی از طریق ظاہر باطن وَمَا تَوْفِيْقِىْٓ اِلَّا بِاللّٰهِ ؕ چنانچہ مراتب وصال ومراتب لازوال ومراتب حال ومراتب کمال احوال و مراتب جمعیت جمال اِنَّ اللّٰهَ جَمِيْلٌ وَّ يُحِبُّ الْجَمَالِ ومشاہدہ عین جمال۔ ومردہ دل طالب دنیا وتارک الصلوٰۃ و اہل شرب واہل بدعت واہل سرود وخام خیال، مصاحب شیطان وتابع نفس دجال خواہ عالم فاضل باشد خواہ جہال۔

زندہ قلب و ذکر قلب و روشن قلب و جمعیت قلب۔

شرح دعوت

وشروع دعوت از برائی کار دینی مہمات اہل دعوت ناقص اول نماز استخارہ میخواند۔ این چنین صاحب دعوت را اہل عامل دعوت گویند از برائی مہمات کار اہل دعوت کامل از قوت توفیق بمراقبہ میرود۔ این چنین صاحب دعوت را اہل کامل گویند از برائی کار مہمات اہل دعوت مکمل از تقویت باطن از غلبات علم واردات فتوحات غیبی لاریبی الہام از روحانی عین العیانی۔ این چنین صاحب دعوت را مکمل گویند از برائی کار مہمات اہل دعوت اکمل از قرب اللہ تحقیق حاضرات اسم اللہ ذات از مطالعہ لوح محفوظ و یا تصور لوح ضمیر۔ این چنین صاحب دعوت را اکمل گویند این مراتب دعوت را مجمل جمع مجموعہ کند، آنرا صاحب دعوت ناظر تماشائی کونین حاضر و از خواندن دعوت ہزاران ہزار بہتر است توجہ فقیر ناظر حاضر یکبار۔ ہر کہ توجہ توفیق طریق میداند احتیاج خواندن دعوت نماند از توجہ او کار روز بروز در ترقی تا قیامت باز نماند۔

اوّل دعوت کامل را دعوت قفل گویند۔ دعوت قفل قرآن خواندن بتصور آنچہ اہل دعوت تمام بر روئے زمین است بدعوت قفل خواندن ہر یک را دعوت قفل بند کردہ میشود کہ دعوت یک حرف روان نگردد و رجعت بیماری برہمہ در وجود و یا در آن ملک قحط باران و یا قحط غلہ و در مردم مرگ مفاجات پیدا میشود۔

دویم دعوت مکمل کلید دعوت۔ قرآن خواندن از قرب اللہ حضور و مجلس حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم منظور و دروازہ قفل ازل و دروازہ قفل ابد و دروازہ قفل دنیا و دروازہ قفل عقبیٰ و دروازہ قفل معرفت بکشاید وعینہٖ بعین می نماید۔

سیوم دعوت توحید اکمل دعوت خواندن بر قبر اولیا اللہ قبور و جواب باصواب میگردد از ہر یک ارواح حضور۔

چہارم دعوت جامع النور۔ کونین در تصرف اوست و نور ذات فی اللہ در مغز و پوست غرق فی اللہ ذات تارک لذات و حیوانات اگرچہ بخورد از آتش ذکر اللہ وحدانی و از قرب اللہ نور قربانی و از نور تجلیات سلطانی سوختہ خاک خاکستر۔ از بود نابود گرداند۔ آنچہ فی الدنیا و الآخرۃ از و از صفائی باطن مخفی و پوشیدہ نماند۔ این چنین عارف باللہ دریائی معرفت نور بنوشد نہ گوید و نہ خروشد و نہ جوشد و دوام برتن لباس شریعت بپوشد و در شریعت بکوشد۔

دعوت چہار قسم است؛ دعوت قفل کامل، دعوت کلید مکمل، دعوت توحید اکمل کمال با قرب اللہ وصال لازوال، دعوت جامع النور غرق فنا فی اللہ، روشن ضمیر علما باللہ فقیر فی اللہ بر کونین امیر است۔

شرح دعوت کل الکمال عین الجمال

اہل دعوت پارسابدست سنگ پارس آرد کہ لایحتاج گردد ۔مرتبہ پارسا این رارجعت نفس بردارد۔

اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْفُقَرَآءَ الْغَنِیَّ واقع شد۔

مصرعہ

از دست نارسا است کہ مکارہ پارسا است

و یا آنکہ اساس دعوت علم تکثیر کیمیا اکسیر است۔بغیر از علم کیمیا اکسیر روان نگردد۔ در علم دعوت رجعت، راندہ و جنونیت وحوادث وآفات و بلا و رنج، دیوانگی و بی قراری و بی جمعیتی بسیار است۔کاملان را نہ احتیاج رجعت وحصار و بلا وحوادث فارغ' لازوال صاحب احوال و ناقص بخواندن خراب گردد خام خیال۔دعوت در عمل درآوردن از رخصت استاد مرشد کامل کل وجزدر قید قبض آوردن آسان کاراست۔ناقص را گرچہ تمام عمر ریاضت کشد،بدست دعوت آوردن خیلی مشکل و دشوار است۔کامل دعوت نہ گدا است۔تمام از مشرق تا مغرب بہر ملک ولایت حاکم از حکم خداوند و از رخصت حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔صاحب دعوت تیغ برہنہ در دست گیرد و اہل اللہ و لی مثل اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صاحب دعوت باذوالفقار اول قاتل الکفار راسخ دین بالیقین۔

چون فقیر بمرتبہ کاملیت کل رسد اول طالب اللہ را کہ تعلیم از حاضرات اسم اللہ ذات باطن باارواح از ہریک انبیا و از ہریک اولیا تا خاتم النبیین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تا قیامت باارواح اولیا مومن مسلمان غوث قطب فقیر درویش دست مصافحہ ملاقات مجلس کناند و ہریک رابنام وصورت آشنا گرداند و کافی دعوت طالب رابشروع علم دعوت آنچہ صاحب منصب مراتب ولایت ولی اللہ اولیا اللہ اہل دعوت و اہل ذکر فکر و اہل مجاہدہ مشاہدہ و اہل نفس وہوا و زندہ قلب اہل روح بقا اہل درویش فقیر ہر قریہ بقریہ ملک بملک ولایت بولایت ہر خانہ بخانہ صوبہ بصوبہ پرگنہ بپرگنہ ہر شہر بشہر، نام بنام، شان بشان، از قوت ورد وظائف خواندن معلوم گرداند۔رخصت اہل دعوت کامل کمالیت بنابران کل کشایندہ مہمات ہر مشکل۔

صاحب عمل عامل کامل اکمل مکمل کل الکلید۔صاحب دعوت آخر انتہا کدام است؟ مقام خاتم النبیین وختم تمام۔آن دعوت کدام است کہ قرآن بحفظ دور مدور مع اللہ کلام اللہ ہم دور باخدائی تعالیٰ بخواندن۔آن دعوت کدام است کہ دور مدور باہریک ارواح انبیا مرسل نبی اصفیا از حضرت آدم علیہ السلام تا خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قرآن بخواندن و آن دعوت کدام است کہ دور مدور بحفظ در مجلس حضور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و بااصحاب کبارؓ و باشہیدین

امامین اشرفین حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ و امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ و با جمیع اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قرآن بخواندن وآن دعوت کدام است کہ ہر یک ارواح اولیا فقیر درویش، غوث، قطب، ابدال، اوتاد، ولی اللہ، عارف باللہ واصل الی اللہ، صاحب منصب مراتب مومن، مسلمان قرآن بادور مدور بخواندن۔ وقت خواندن قرآن باترتیب دور مدور واز اللہ تعالیٰ در یکدم ہزاران ہزار الہام میشود و ہر یک روحانی، انبیا اولیا اللہ خاکیان اہل اسلام بمقدار بالشت و یا بمقدار یکدست فرق گرد بگرد صف بصف وفرشتگان نیز گرد بگرد صف بصف و از ہر یک حکم و اجازت روحانی وقرب رحمانی گرفتہ ودر یافتہ۔ وقت شب بخواندن دعوت بر قبر اولیا اللہ تیغ برہنہ قبور و جواب صواب حقائق ماضی حال مستقبل می گیرد از حضور۔ اینست عامل اہل دعوت لائق خواندن دعوت وجود مغفور نہ احتیاج حصار و نہ احتیاج رجعت۔ خواندہ دعوت عارف باللہ لازوال فقیر فقر الوصال۔ بعد ازان ہر مقام و ہر جا کہ کامل صاحب دعوت بنشیند تماشائی ہر دو جہان را بر کف دست و یا بر پشت ناخن بہ بیند۔ این است صاحب دعوت راعمل دعوت قبور از تصور اسم اللہ حضور۔ حدیث اِذَا تَحَيَّرْتُمْ فِى الْاُمُوْرِ فَاسْتَعِيْنُوْا مِنْ اَهْلِ الْقُبُوْرِ ط

کہ در تصور و در دعوت ناظر گنج خزانہ غیبی کل وجز پیش حاضر وقتیکہ این چنین دعوت و یا تصور اسم اللہ ذات بمد نظر منظور حضور، باجمعیت اشتغال اللہ۔ چون ولی اللہ متوجہ با توجہ در تفکر مراقبہ مقام محبت معرفت مشاہدہ نور ذات فی اللہ در آید عرش اکبر جنبش میخورد و میگوید کاش کہ اگر فرش زمین می بودمی کہ بر من کلام اللہ واشتغال اللہ می شدی وفرشتگان در نعرہ و گریہ می آمدند کہ آہ افسوس ما انسان بودمی کہ مراتب ایشان می یافتمی۔ این علم فیض ازلی بخش فضلی عطا اللہ است۔ قولہٗ تعالیٰ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَالَمْ يَعْلَمْ ط

بیت

گفت باھُوؒ گوش کن بہر از خدا   طلب کن حق معرفت وحدت لقا

حدیث قدسی اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِىْ بِىْ فَلْيَظُنَّ مَا يَشَآءُ وَ اَنَا مَعَ حِيْنٍ يَّذْ كُرُ فِىْ نَفْسِىْ ذَكَرْتُهٗ فِىْ نَفْسِىْ وَ اِذَا ذَكَرَنِىْ فِى الْمَلَاءِ ذَكَرْتُهٗ فِى الْمَلَاءِ خَيْرٌ مِّنْهُمْ وَ مَنْ تَقَرَّبَتْ اِلَىَّ شِبْرًا فَقَدْ تَقَرَّبْتُ اِلَيْهِ ذِرَاعًا وَّ مَنْ تَقَرَّبَ اِلَىَّ ذِرَاعًا فَقَدْ تَقَرَّبْتُ اِلَيْهِ بَاعًا وَّ مَنْ جَآءَ اِلَىَّ يَمْشِىْ جِئْتُ اِلَيْهِ هَرْوَلَةً ط

بیت

ہر کہ فی اللہ گشت فانی باخدا   نور نور ذات فی اللہ شد بقا

فقیر کہ درین مراتب سلطان الاوہام فقر تمام برسد وحی العلوم از قرب اللہ مرسل الہام ہزاران ہزار بیشمار قدرت اللہ پیغام علم الدین غیبی و واردات۔ عارف باللہ را از تصور اسم اللہ ذات ہزاران ہزار بلکہ لک کروڑ مقامات در یکدم طی

گرداند، آنچہ غل وغش، غلط، غلاظت، کدورت، زنگار خطرات واہمات خناس، خرطوم دفع دورتر گرداند۔ بجز اسم اللہ ذات، دل پُرنور دوام حضور دیگر نماند۔ درین مقام دل جمعیت گیرد روشن ضمیر بر نفس امیر۔ اینست مراتب فی اللہ فقیر بانظر تاثیر کند و باہر مقام بحضور برساند۔ ذاکر اگر کسی را از نظر در وجود تاثیر میشود۔ در تمام قلب قالب اسم اللہ ذات سکونت بگیرد و مثل نقش اسم اللہ در نظر دست خوشخط مرقوم در جثہ تمام۔ این مراتب ناقص اگرچہ از تصور اسم اللہ ذات گرمی ذکر میشود و بامردہ دل را بانظر ذکر گرمی میکند، بغیر از مشاہدہ حضور غرق معرفت اللہ و مجلس حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم باور نباید کرد کہ این چنین مراتب مبتدی از انا ہو ابعید از فقر محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم معرفت خدا۔

آن دعوت کدام است کہ بعمل آوردن مطالب ہر دو جہان است۔ آن دعوت کدام است کہ لشکر ہزاران ہزار دشمن دار حرب کافر، کاذب، قاطع الطریق منافق، زندیق بخواندن دعوت قرآن در حیرت عبرت درآیند و دل از دست بی واسطہ میروند و آمدہ حاضر شوند و دین محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم قبول کنند و آن دعوت کدام است کہ بخواندن قرآن اسما اللہ تعالیٰ جملہ اعدائی دشمن کور چشم نابینا گردد و صلح کند و بحضور درآید و روشن چشم گردد۔ آن دعوت خواندن قرآن کدام است کہ جملہ اعدائی دشمن دیوانہ مجنون تمام لشکر از خود بی خود گردد و نہ سلاح یاد ماند و نہ خانہ یاد ماند و نہ زبان کشایندہ حیران پریشان خراب تا آنکہ روئی این نہ بینند جمعیت و صحت و ہشیار نگردند۔ آن دعوت خواندن قرآن کدام است کہ بشروع دعوت خواندن قرآن جن و انس و فرشتہ مؤکل در قید قبض تمام است۔ اشارت دعوت حرم مدینہ مبارک حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اشارت دعوت قبر مبارک کہ با نگشت بنویسد محمد ابن عبداللہ و باز بر قبر مبارک بنویسد۔

قولہ تعالیٰ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ؕ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ۔

بگرد قبر مبارک سورۂ مزمل و یا سورۂ اِنَّا فَتَحْنَا بخواند و متوجہ بمراقبہ رود، زود بامقصود گردد۔ این دعوت عظیم روضہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم طرفہ زد بامر اللہ تعالیٰ۔

آن دعوت کدام است کہ گنج خزائن اللہ غیب الغیب از زمین بیرون برآوردہ تصرف کند از مشرق تا مغرب تمام عالم ہفت اقلیم بادشاہ را در حکم و در قید قبض حلقہ بگوش غلام طالب مرید تابع گرداند۔ آن دعوت کدام است کہ درو اسم اعظم بخواند و بر کلوخ و سنگریزہ دم کند سیم و زر گردد و آن دعوت کدام است کہ از دنیا و عقبیٰ دل سرد میشود۔ دوام دل سیر غنایت ہدایت ملک سلیمانی استغراق فی اللہ معرفت دیدار دنیا و عقبیٰ نمیکند اختیار۔ رستگاری بہتر است گدائی با فقر و فاقہ باطن صفائی با روح متفق و از نفس خلاف جدائی۔ حدیث

اَلدُّنْيَا قَوْسٌ وَّحَوَادِثُهَا سِهَامٌ وَ الْاِنْسَانَ فِيْهَا هَدَفٌ فَفِرُّوْٓا اِلَى اللّٰهِ حَتّٰى نَجَاتُ النَّاسِ ؕ

قولہ تعالیٰ وَلَقَدْ جِئْتُمُوْنَا فُرَادٰى كَمَا خَلَقْنٰكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ ؕ

کامل دعوت زندہ دم بخواند۔ دعوت یکدم ہر مشکل اللہ تعالیٰ بہ برکت کلام قرآن مجید مہمات بانجام برسد۔ دعوت مکمل زندہ قلب زندہ دل بشروع از دل دلیل الہام سوار است تمام پیدا میشود و کارمہمات بتمامیت انجام مطلب مقصود برسد۔ دعوت از روح کلی صاحب وہم آواز وحدانیت واحد،کل الکلید طرفہ زد بہر کارمہمات مشکل کشا۔ وصال الجمال ہر حقیقت احوال۔ اینست جذب دعوت کارمہمات از تصور دعوت قرب اللہ ذات بامطلوب انجام رسد۔ این ہر یک دعوت دیراست۔ دعوت عامل مثل باد تیز مرغ طیراست۔ تیر مطالب از کمان زبان برخیزد و باارواح کارقوت توفیق برسد و مطالب کلیہ شود۔ این چنین دعوت نیز دیراست۔ کامل عامل دعوت کل را کارمہمات باتوجہ و باتصور و باتصرف و باتفکر و اشتغال از قرب توحید اللہ معرفت وصال۔ این چنین صاحب دعوت رامیکند ناظر تمام و تماشائی ہر دو جہان بمدنظر حاضر و یا آنکہ منتہی عامل کامل اہل دعوت از قرب حضوری آگاہ بنظر نگاہ از قوت جمعیت قرب اللہ است۔ صاحب دعوت ہر کاری را کہ در قید قبض توجہ در آرد و میداند، اللہ تعالیٰ بدانستن توجہ میکند، آنرا احتیاج لب جنبانیدن نماند۔ اینست دعوت کہ از عمل توجہ بخواند۔ اگر کسی را بخواندن دعوت و یا از نقش دائرہ پُر کردن و یا مؤکل و یا از جنونیت آسیب رجعت خوردہ باشد آنرا چہ احتیاج است علاج او خلاص کردن از تصور اسم اللہ ذات۔ معرفت معراج لائق دعوت خواندن۔ این چنین اہل دعوت دیداراست کہ بعید از ناسوت اہل مرداراست۔ ابیات

دل بیدار حق دیدار جوید / بہر سخنی ز حق دیدار گوید
بہ زندگی دل روا باشد گواہی / کشش از وی کشش با دل آگاہی
دلم را راز شد از راز اللہ / خطی برکش بگرد ماسویٰ اللہ
کسی از خود فنا شد آنچہ تام است / فنا فی اللہ تعالیٰ باتمام است
چنان حباب بر آبش نمودن / شود با آب در آبش ربودن
چو انگر آتش یک رنگ نام است / ولی گردی بخاکستر تمام است
جسم فی اللہ نور گردد بحر نوش / ذکر نورش نور ازو بالا عرش
منم بیدل کہ دل بامن نماندہ / کہ ورد روز و شب دیدار خواندہ
بپرسیدم ز دل دیدار دیدہ / بگفت دیدہ ولی دیگر ندیدہ
کسی بیند ز دل دیدار دائم / روا باشد کہ دل با روح قائم
کہ نفسی شد فنا با قرب اللہ / دلش شد روح و روحش غرق فی اللہ
دو عین یک نظر عینک نماید / حضوری معرفت از دل کشاید

ازل تا ابد بادیدار بودم — ز ابد دیده با دیدار بودم
دویم یک گشتہ در یک روز بینم — ز حق منکر نیم ہر روز بینم
از ہزاران کسی بود آنجا رسیدہ — کہ غرق ماسویٰ مطلق بریدہ
ز دیدہ نور نوری نور راز است — کہ چشم معرفت او را چو باز است

قولہ تعالیٰ وَمَنۡ كَانَ فِىۡ هٰذِهٖۤ اَعۡمٰى فَهُوَ فِى الۡاٰخِرَةِ اَعۡمٰى ط

پس معلوم شدکہ ہریک دعوت وعلم دعوت وحکمت دعوت وجمعیت دعوت وحکم دعوت واجازت دعوت ورخصت دعوت وروحانیت دعوت باید فہمید کہ در دعوت پنج کلید است کہ از حکم حضوری توحید است کہ از ین کلید بی خبر، ناقص اہل تقلید است۔ در ہر قفل کہ بیند از د بکشاید و وا سازد۔ اوّل کلید فیض الفضل دوم کلید از لوح محفوظ مطالعہ دریافتن نصیب ازل۔ سیوم کلید نعم البدل۔ چہارم کلید بردار د رجعت خطرات خلل۔ پنجم کلید عامل راد رہر یک نظر ہر یک دعوت وعمل۔ اینست دعوت مجموعہ کلید کہ اصل او از اللہ توحید۔ دعوت خواندن وموکل در قید آوردن نہ آسان کار۔ در خواندن دعوت یک لک وبیست وسی ہزار رجعت است کہ در وجود بعضی رجعت از غلبات علم وظائف مجنونی، دیوانگی، فقر و ہلاکت و بی اعتباری وبعضی رجعت اناہوا وبعضی رجعت رجوعات ومسخرات خلق۔ کامل عامل مرشد صاحب دعوت آنست کہ طالب او بر ہر مراتب و بر ہر رجعت و بر ہر مقام غالب۔ آخر انتہا دعوت کاملیت دعوت تمام از قرب دیدار روان شود از دل بیدار وروح نظارہ مشاہدہ بین سرّ اسرار پروردگار ورجعت رجوع آوردہ شود بغیر حق است کہ باطل برسد۔ رباعی

دعوت کامل بود کامل کرم — کامل سرشت با ادب و شرم
ناقصی خوانی بود خانہ خراب — بہر اللہ دعوتش خواندن ثواب

وبعضی اہل دعوت باحکم واجازت عامل۔ ہر کہ علمی دعوت داند مبارک کہ ہر آنکس ہر حال بخواند وترک لذت حیوانات و اگر کامل میخواند عامل میخواہد میخورد وآنچہ داند می پوشد وآنچہ آید از ہر طریق کہ میخواند از دعوت روان گردد و ہر کہ برائی اہل دنیا و درم دنیا دعوت خواند، احمق ناقص است۔ طریق توفیق دعوت خواندن تحقیق نداند کہ صاحب دعوت لایحتاج است وبہ ہیچ کس احتیاج ندارد۔ اگر از قہر بخواندن قرآن بحر این چنین دعوت خواند کعبہ، مسجد گاہ مسلمانان وعرش اکبر را می جنباند۔ آفرین باد بر آن اہل دعوت کہ آزار مردم بردارد و ہیچ کس را نیازارد۔ بیت

ہم عالمم ہم کاملم رہبر خدا — ہم عارفم درویش بافقر و لقا

اللہ بس ماسوی اللہ ہوس۔

وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى رَسُوْلِ خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَتْبَاعِهٖ وَاَوْلِيَآءِ اَجْمَعِيْنَ ○

’’قربِ دیدار‘‘ سلطان العارفین برہان الواصلین حضرت سخی سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ کی عظیم کتاب ہے۔ یہ توحید کی کنجی، اسرارِ الٰہی کا مجموعہ اور دیدارِ الٰہی تک پہنچنے کا وسیلہ ہے۔ سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ اس کتاب کے بارے میں فرماتے ہیں:

’’یہ کتاب رسول القطب، قطب الاقطاب، حق و باطل میں فرق کے متعلق صحیح جواب دینے کی اہل، معرفت وفقر کا مغز، ہدایت کی فہرست کا خلاصہ، تصور اسم اللّٰہ ذات کا مجموعہ اور اللہ تعالیٰ کی خاص الخاص تجلیات کا مشاہدہ ہے۔‘‘

یہ کتاب آپ رحمتہ اللہ علیہ کی دیگر کتابوں کے مقابلہ میں بہت کم دستیاب ہے۔ اس کتاب میں پیش کیے جانے والے فارسی متن اور ترجمے کا مقصد قارئین کو حضرت سخی سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ کی اصل تعلیماتِ فقر سے روشناس کروانا ہے۔ اس مختصر کتاب میں آپ رحمتہ اللہ علیہ نے ذکر و تصور اسمِ اللّٰہ ذات، تصور اسمِ محمدؐ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم، معرفتِ حق تعالیٰ تک رسائی، علم دعوت کا طریقہ کار، مراقبہ ومکاشفہ کی اہمیت اور کامل وناقص مرشد کی پہچان جیسے اہم موضوعات کو اپنی الہامی وارداتِ غیبی کے ذریعے طالبانِ مولیٰ کے لیے بطور تلقین قلمبند فرمایا ہے۔

آپ رحمتہ اللہ علیہ نے اس کتاب کو غرق فی التوحید، نورِ ذات، رویت و دیدارِ الٰہی کی کامل کنجی کے خطاب سے نوازا ہے۔

تصنیف لطیف سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ

قربِ دیدار (اردو ترجمہ مع فارسی متن)

سلطان الفقر پبلیکیشنز (رجسٹرڈ) لاہور

≡ سلطان الفقر ہاؤس ≡

4-5/A - ایکسٹینشن ایجوکیشن ٹاؤن وحدت روڈ ڈاکخانہ منصورہ لاہور۔ پوسٹل کوڈ 54790

Ph: +92-42-35436600 Cell: +92 322 4722766

ISBN: 978-969-2220-36-1

Rs. 550
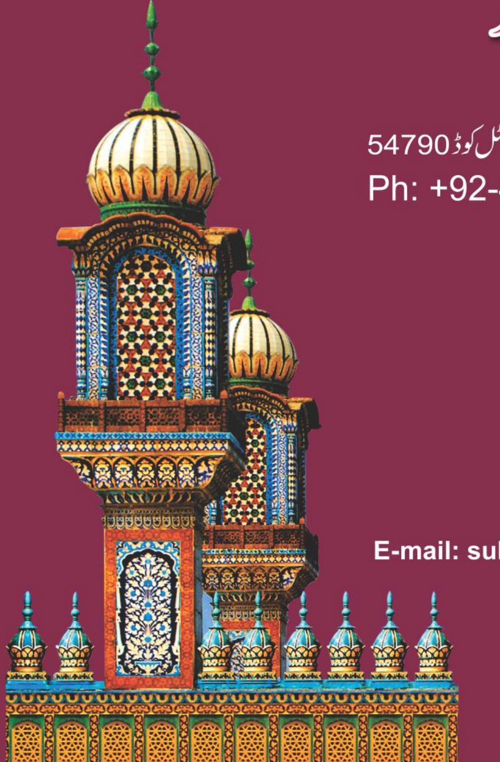
www.sultan-ul-ashiqeen.com
www.sultan-ul-ashiqeen.pk
www.sultan-bahoo.com
www.sultan-bahoo.pk
www.sultan-ul-faqr-publications.com
E-mail: sultanulfaqrpublications@tehreekdawatefaqr.com